عام فہم تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا
ایک سدا بہار مبارک سلسلہ

درسِ حدیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی اور اسکو یاد کیا اور اسکو محفوظ رکھا اور پھر دوسروں کو پہنچادیا۔ (ترمذی)
نیز فرمایا سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم دین کی بات سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھادے۔ (ابن ماجہ)

زیرنگرانی

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ

رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

سلسلہ درس حدیث - 2

عام فہم تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا
ایک سدا بہار مبارک سلسلہ

درسِ حدیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی اور اسکو یاد کیا اور اسکو محفوظ رکھا اور پھر دوسروں کو پہنچا دیا۔ (ترمذی)
نیز فرمایا سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم دین کی بات سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھا دے۔ (ابن ماجہ)

ترتیب و کاوش
مجلس تحقیقات اسلامیہ
زیر نگرانی
فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبد الستار صاحب مدظلہ
رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

ادارہ تالیفات اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان 061-540513-519240 ✆
Email:Taleefat@mul.wol.net.pk/Website: www.taleefat-e-ashrafia.co

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

اللّٰھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ﷺ

نام کتاب............درس حدیث (جلد۲) تاریخ اشاعت.........رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

ناشر...... ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان طباعت..............سلامت اقبال پریس ملتان

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان---ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور---مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ---کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور---دارالاشاعت اردو بازار کراچی

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K (ISLAMIC BOOKS CENTRE)

119-121-HALLIWELL ROAD BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

ضروری وضاحت: ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

عرض مرتب وناشر

بفضل للہ درس حدیث کی دوسری جلد حاضر خدمت ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے عوام وخواص نے سبق وار احادیث نبویہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور بہت سے احباب نے مطالبہ کیا کہ جلد سے جلد اسکی دیگر جلدیں بھی منظر عام لائی جائیں۔ اللہ کی توفیق سے یہ دوسری جلد ''دین اسلام کی بنیادی عبادات'' سے متعلق ہے جس میں احادیث اوران کی تشریح حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی مقبول عام کتاب ''حیات المسلمین'' سے ماخوذ ہیں۔

''حیات المسلمین'' کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۴۳ء میں مسلم لیگ نے حکیم الامت کو بایں الفاظ دعوت دی کہ ''آپ سے استدعا ہے کہ اس موقع پر خود دہلی تشریف لاکر اپنے ارشادات سے مجلس کو ہدایات دیں تو بہت بہتر لیکن اگر حضور تشریف نہ لاسکیں تو اپنے نمائندہ کو بھیج کر مشکور فرمائیں اور اللہ پاک اس اجتماع کے رعب سے غیر مسلموں کے دلوں کو مسحور کر دے اور ہمارا مطالبہ پاکستان منوادے تاکہ سلطنت اسلامی قائم ہوسکے''۔

اس کے جواب میں حضرت اقدس رحمہ اللہ نے ارقام فرمایا۔ اپنی دو کتابوں کا پتہ دیتا ہوں جو ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والی نسلوں کیلئے پیام عمل ہے ایک حیات المسلمین شخصی اصلاح کے لئے دوسری حیات المسلمین جمہوری نظام کیلئے۔ ان کے مضامین اپنے موضوع میں گو رنگین نہیں مگر سنگین ہیں جس میں وہی فرق ہے جو ذوق وغالب کے اشعار میں اور حکیم محمود خان اور حکیم محمد صادق خان کے نسخوں میں اور نمائندہ وہ کام نہیں کرسکتا جو یہ کتابیں کرسکتی ہیں مگر عمل شرط ہے۔ (خاتمۃ السوانح)

ایک مرتبہ حکیم الامت نے ارشاد فرمایا ''مجھ کو اپنی کسی تصنیف کے متعلق یہ خیال نہیں ہے کہ یہ میرا سرمایہ نجات ہے البتہ حیات المسلمین کے متعلق میرا غالب خیال قلب پر ہے کہ اس سے میری نجات ہوجائیگی۔ اس کو میں اپنی ساری عمر کی کمائی اور ساری عمر کا سرمایہ سمجھتا ہوں مگر لوگ اس کو اردو میں دیکھ کر بے وقعت سمجھتے ہیں۔ اس کی قدر ان علماء کو ہوسکتی ہے جو حدیث شریف پڑھاتے ہیں۔ وہ دیکھیں گے کہ کون اشکال کہاں پر کس ذرا سے لفظ سے حل ہوگیا ہے۔ اور پھر یہ کتاب گویا فہرست ہے ان اعمال کی جن سے یقینی طور پر دنیا کی فلاح حاصل ہوگی اور دین کی بھی''

حیات المسلمین کی افادیت اور خود مصنف علیہ الرحمۃ کی نظر میں اسکی اہمیت نے درس حدیث کی اس جلد کو پایہ استناد کے اعلیٰ مقام پر فائز کردیا ہے۔
حدیث کا عربی متن ''حیات المسلمین عربی اردو'' سے نقل کیا گیا ہے جو حضرت شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہم

کی مبارک کاوش ہے کہ انہوں نے مکمل احادیث وتشریح کو عربی جامہ پہنا کر کتاب کی افادیت کو عالمگیر بنا دیا ہے۔

زیر نظر درس حدیث میں حیات المسلمین کی احادیث وتشریح کو جدید انداز میں پیش کیا گیا ہے حضرت نے جو روح کے عنوان سے ابواب قائم فرماتے تھے وہاں روح کا لفظ ختم کر کے عام فہم عنوان لگا دیا گیا ہے۔

درس میں شامل احادیث کے حوالہ کیلئے صرف حیات المسلمین کا نام ہی سند ہے اس لئے ہر جگہ حوالہ لکھنے کا التزام نہیں کیا گیا۔

امید قوی ہے کہ اس ترتیب جدید سے حیات المسلمین کی افادیت یہ جو پہلے بھی کم نہیں دو چند ہو جائے گی۔

ان شاء اللہ جلد سے جلد درس حدیث کی مزید جلدیں منظر عام پر لانے کی کوشش کی جائیگی۔

فضائل علم، فضائل ذکر، فضائل حج، اصلاح معاشرت، اسلامی تعلیمات برائے خواتین (3 جلد) جیسے عام فہم ضروری موضوعات پر دیگر جلدوں کا کام جاری ہے۔ جس کے لئے تمام قارئین سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

اللہ پاک حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے وسیلہ سے یہ خدمت حدیث اپنی بارگاہ قدس میں قبول فرمائے۔

ہر درس کے آخر میں دعائیہ کلمات دئے گئے ہیں اور اس جلد کے آخر میں درود شریف کے ایسے چالیس سے زائد صیغہ جات ذکر کر دیئے ہیں جو مختلف مصائب، امراض اور پریشانیوں میں مجرب ہیں۔ یہ تمام درود شریف حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ کی تالیف "درود و سلام کا حسین گلدستہ" سے ماخوذ ہیں۔ اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے کہ ہم اس درس کو مسجد، مدرسہ، دفتر وغیرہ کسی بھی جگہ سنیں اور سنائیں تو غور و فکر اور عمل کی نیت سے سنیں اور پھر گھر میں، اپنے دوست احباب میں اس درس سے حاصل شدہ علم کی تبلیغ محبت وحکمت سے ضرور کریں۔ اس سلسلہ میں ہمارے معاشرہ میں بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے کہ ہم دین کی باتیں سننے کے بعد گھر میں جا کر ان کا مذاکرہ نہیں کرتے۔

یاد رکھئے! جس طرح اہل وعیال کی دنیوی راحت وآرام کا ہم خیال رکھتے ہیں اس سے زیادہ ضروری ان کی صحیح دینی تربیت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس لئے اپنے گھروں میں بھی احادیث مبارکہ پر مشتمل اس درس کا روزانہ اہتمام کیا جائے۔ اور دنیا کی عظیم ترین ہستی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال کو سن کر اپنایا جائے جن کے مقابلہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی دولت ہیچ ہے۔ اس لئے ان مبارک فرامین سے اپنے اور اپنے تمام متعلقین کے دامن کو سجانے کی کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر اپنے بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات سنانے کی ضرورت ہے تاکہ ان کے دل و دماغ کی سفید لوح پر اسلامی تاریخ کے درخشندہ ابواب نقش ہو جائیں اور یہی بچے مستقبل میں اچھے مسلمان ثابت ہوں۔

عصر حاضر میں جبکہ ہم مسلمان ہر طرف سے مغلوبیت کے شکار ہیں اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اسلامی اقدار کی طرف لوٹیں شریعت پر عمل کر کے اپنا تعلق اللہ وحدہٗ لاشریک سے مضبوط کریں کہ وہی غالب ہے اور اسی سے تعلق کی برکت سے ہمیں دنیا میں غلبہ اور آخرت میں نجات مل سکتی ہے۔ بقول شخصے عبادات میں ہمارا قبلہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اعمال میں ہمارا قبلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آیئے! ان مبارک احادیث کے مطالعہ سے اپنی عبادات اور اعمال دونوں کا قبلہ سنواریں۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد واله واتباعه اجمعین وارخلنا برحمتک فی عبادک الصالحین

والسلام محمد اسحٰق عفی عنہ

محرم الحرام ١٤٢٦ھ بمطابق مارچ 2005ء

تقریظ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ
رئیس دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان ونگران اعلیٰ مجلس تحقیقات اسلامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم.....اما بعد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے پیش نظر اللہ پاک نے قرآن مجید کی حفاظت جس طرح اپنے ذمہ لی ہے اسی طرح الفاظ قرآن کی تشریح جو ذخیرہ آحادیث کی شکل میں موجود ہے اسکی حفاظت وصیانت بھی اللہ پاک نے اس امت کے ذریعے فرمائی۔ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ حفاظت حدیث کے سلسلہ میں اس امت کے محدثین حضرات نے عجیب کمالات دکھائے۔ اسماء الرجال کے علم ہی کو دیکھ لیجئے اس علم سے سابقہ امتیں محروم رہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات چونکہ تا قیامت محفوظ اور قابل عمل تھیں اس لئے ان فرامین کی حفاظت کیلئے محدثین نے اسماء الرجال اور اس کے علاوہ دوسرے علوم متعارف کرائے جنہوں نے احادیث مبارکہ کے گرد ایک قوی حصار کا کام کیا تاکہ کوئی دین دشمن حسب منشاء ان احادیث میں کوئی تغیر وتصرف نہ کر سکے۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کی مغلوبیت میں جہاں دیگر عوامل کارفرما ہیں ان سب میں بنیادی چیز یہی ہے کہ ہم اپنی بنیاد یعنی اسلامی تعلیمات سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور اس بات کے جاننے کے باوجود کہ ہماری دینی ودنیاوی فلاح وترقی اسلامی تہذیب' اسلامی تعلیمات اور انہی اقدار میں ہے جن پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چلایا اور تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمان ان اسلامی تعلیمات پر مضبوطی سے عمل پیرا رہے اللہ پاک نے انہیں اخروی نجات کے علاوہ دنیا میں بھی شان وشوکت' غلبہ ونصرت سے نوازا اور پوری دنیا کے غیر مسلم ان کے خادم اور زیر دست کی حیثیت سے رہے۔

آج ہم سب مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں مسلمان غالب ہوں لیکن اس کے لئے جو بنیادی چیز ہے یعنی تعلیمات نبوت کی روشنی میں زندگی کے سفر کو طے کرنا۔ اسکی طرف ہماری توجہ کم ہوتی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ معاشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات کو عام کیا جائے اور جس طرح تلاوت قرآن کو اپنے معمول میں شامل کیا جاتا ہے اسی طرح ہمارے بعض اکابر کے معمول میں تلاوت حدیث بھی شامل تھی۔

''ادارہ تالیفات اشرفیہ'' اس لحاظ سے بڑی مبارک کا مستحق ہے کہ عوام کو اس بنیادی ضرورت کو عام فہم انداز میں درس حدیث کی شکل میں پیش کرنے کا سہرا اُسی کے سر ہے۔ اس سے قبل ''درس قرآن'' بھی عوام الناس میں بے حد مقبول ہو چکا ہے۔

دل سے دُعا ہے کہ فرامین نبوی کا یہ سدا بہار گلدستہ عنداللہ مقبول ہو اور ہم سب تعلیمات نبوی کی روشنی میں اپنا قبلہ درست کر کے دنیا وآخرت کی سعادتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔

فقط: عبدالستار عفی عنہ　　رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

فہرست مضامین

دین کا سیکھنا اور سکھلانا

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم (دین کا) طلب کرنا (یعنی اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا) ہر مسلمان پر فرض ہے (ابن ماجہ)

تشریح: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت ہو، شہری ہو یا دیہاتی ہو، امیر ہو یا غریب ہو، دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے اور علم کا یہ مطلب نہیں کہ عربی ہی پڑھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کی باتیں سیکھے خواہ عربی کتابیں پڑھ کر خواہ اُردو کی کتابیں پڑھ کر، خواہ معتبر عالموں سے زبانی پوچھ کر، خواہ معتبر واعظوں سے وعظ کہلوا کر، اور جو عورتیں خود نہ پڑھ سکیں اور نہ کسی عالم تک پہنچ سکیں، وہ اپنے مردوں کے ذریعہ سے دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر (یہ ایک صحابی کا نام ہے) اگر تم کہیں جا کر ایک آیت قرآن کی سیکھ لو یہ تمہارے لیے سو رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم کہیں جا کر ایک مضمون علم (دین) کا سیکھ لو خواہ اس پر عمل ہو یا عمل نہ ہو یہ تمہارے لیے ہزار رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے علم دین حاصل کرنے کی کتنی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بعضے لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ جب عمل نہ ہوسکا تو پوچھنے اور سیکھنے سے کیا فائدہ، یہ غلطی ہے۔

دیکھو اس میں صاف فرمایا ہے کہ خواہ عمل ہو یا نہ ہو دونوں حالت میں یہ فضیلت حاصل ہوگی۔ اس کی تین وجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگئی تو گمراہی سے تو بچ گیا یہ بھی بڑی دولت ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی تو عمل کی بھی توفیق ہو جاوے گی۔

تیسری وجہ یہ کہ کسی اور کو بھی بتلا دے گا۔ یہ بھی ضرورت اور ثواب کی بات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان آدمی کوئی علم (دین کی بات) سیکھے پھر اپنے بھائی مسلمان کو سکھلا دے۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین کی جو بات معلوم ہوا کرے وہ دوسرے بھائی مسلمانوں کو بھی بتلا دیا کرے، اس کا ثواب تمام خیر خیرات سے زیادہ ہے، سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی کیسی رحمت ہے کہ ذرا سی زبان ہلانے میں ہزار روپیہ خیرات کرنے سے بھی زیادہ ثواب مل جاتا ہے۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے، اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ (التحریم آیت ۶) اس کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو بھلائی (یعنی دین) کی باتیں سکھلاؤ۔ (حاکم) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بیوی بچوں کو دین کی باتیں سکھلانا فرض ہے۔ نہیں تو انجام دوزخ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان

والے کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو پہنچتی رہتی ہے ان میں یہ چیزیں بھی ہیں ایک علم (دین) جو سکھلایا ہو (یعنی کسی کو پڑھایا ہو یا مسئلہ بتلایا ہو) اور اس (علم) کو پھیلایا ہو (مثلاً دین کی کتابیں تصنیف کی ہوں یا ایسی کتابیں خرید کر وقف کی ہوں یا طالب علموں کو دی ہوں یا طالب علموں کو کھانے، کپڑے کی مدد دی ہو جن سے علم دین پھیلے گا اور یہ بھی مدد دے کہ اُس پھیلانے میں ساجھی ہو گیا) دوسرے نیک اولاد جس کو چھوڑ مرا ہو (اور بھی کئی چیزیں فرمائیں)۔ (ابن ماجہ وبیہقی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمایا نے کسی اولاد والے نے اپنی اولاد کو کوئی دینے کی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب (یعنی علم سے بڑھ کر ہو۔ (ترمذی وبیہقی)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین بیٹیوں کی یا اسی طرح تین بہنوں کی عیالداری (یعنی ان کی پرورش کی ذمہ داری کرے پھر ان کو ادب (یعنی علم) سکھلا دے اور ان پر مہربانی کرے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے فکر کر دے (یعنی اُن کی شادی ہو جاوے جس سے وہ پرورش سے بے فکر ہو جاویں) اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت کو واجب کر دے گا۔ ایک شخص نے دو کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا دو میں بھی یہی فضیلت ہے۔ ایک شخص نے ایک کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا ایک میں بھی یہی فضیلت ہے۔ (شرح السُنہ)

دُعا کیجئے

یا اللہ! ان احادیث میں ہم نے جو اسلامی آداب و احکام سیکھے ہیں ان پر دل و جان سے عمل کر کے اپنی رضا والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمایئے۔

یا اللہ! موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ آمین

یا اللہ! ہمیں اپنی اتنی محبت عطا فرما کہ آپ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا ہمارے لئے نہایت سہل ہو جائے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (تاکہ اُن کا حقِ عظمت ادا ہو۔)
درود و سلام پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔

حصول علم کا دستور العمل

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال افضل الصدقة ان یتعلم المرا المسلم علما ثم یعلمه اخاه المسلمؐ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان آدمی کوئی علم (دین کی بات) سیکھے پھر اپنے بھائی مسلمان کو سکھلا دے۔ (ابن ماجہ)

تشریح: ان حدیثوں میں اور اسی طرح اور بہت سی حدیثوں میں علم دین اور تعلیم دین یعنی دین کے سیکھنے اور سکھلانے کا ثواب اور اس کا فرض ہونا مذکور ہے اصل سیکھنا اور سکھلانا تو وہی ہے جس سے آدمی عالم یعنی مولوی بن جاوے مگر ہر شخص کو نہ اتنی ہمت، نہ اتنی فرصت۔ اس لیے میں دین سیکھنے اور سکھلانے کے ایسے آسان طریقے بتلاتا ہوں جس سے عام لوگ بھی اس فرض کو ادا کر کے ثواب حاصل کر سکیں، تفصیل ان طریقوں کی یہ ہے:

۱۔ جو لوگ اُردو حروف پہچان سکتے اور پڑھ سکتے ہیں یا آسانی سے اُردو پڑھنا سیکھ سکتے ہیں وہ تو ایسا کریں کہ اُردو زبان میں جو معتبر کتابیں دین کی ہیں جیسے بہشتی زیور اور بہشتی گوہر اور تعلیم الدین اور قصد السبیل اور تبلیغ دین اور تسہیل المواعظ کے سلسلہ کے وعظ جتنے مل جاویں ان کتابوں کو کسی اچھے جاننے والے سے سبق کے طور پر پڑھ لے اور جب تک کوئی ایسا پڑھانے والا نہ ملے ان کتابوں کو خود دیکھتا رہے اور جہاں سمجھ میں نہ آوے یا کچھ شبہ رہے وہاں پنسل وغیرہ سے کچھ نشان کر دے، پھر جب کوئی اچھا جاننے والا مل جاوے اس سے پوچھ لے اور سمجھ لے اور اس طرح جو حاصل ہو وہ مسجد میں یا بیٹھک میں دوسروں کو بھی پڑھ کر سُنا دیا کرے اور گھر میں آ کر اپنی عورتوں اور بچوں کو سُنا دیا کرے اسی طرح جنھوں نے مسجد یا بیٹھک میں سُنا ہے وہ بھی اس کو اپنے دھیان میں چڑھا کر جتنا یاد رہے اپنے گھر والوں میں آ کر گھر والوں کو سنا دیا کریں۔

۲۔ اور جو لوگ اُردو نہیں پڑھ سکتے وہ کسی اچھے لکھے پڑھے سمجھ دار آدمی کو اپنے یہاں بلا کر اس سے اسی طرح وہی کتابیں سن لیا کریں اور دین کی باتیں پوچھ لیا کریں، اگر ایسا آدمی ہمیشہ رہنے کے لیے تجویز ہو جاوے تو بہت ہی اچھا ہے اگر اس کو کچھ تنخواہ بھی دینا پڑے تو سب آدمی تھوڑا تھوڑا چندہ کے طور پر جمع کر کے ایسے شخص کو تنخواہ بھی دے دیا کریں۔ دنیا کے بے ضرورت کاموں میں سینکڑوں ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں اگر دین کی ضروری بات میں تھوڑا سا خرچ کر دو تو کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر ایسا آدمی جو تم کو دین کی باتیں بتلاوے اور ایسی کتابیں اپنی عقل سے تجویز مت کرنا بلکہ کسی اچھے اللہ والے عالم سے صلاح لے کر تجویز کرنا۔

۳۔ ایک کام یہ پابندی سے کریں کہ جب کوئی کام دنیا کا یا دین کا کرنا ہو جس کا اچھا یا بُرا ہونا شروع سے نہ معلوم ہو اس کو دھیان کر کے کسی اللہ والے عالم سے ضرور پوچھ لیا کریں اور وہ جو بتلاوے اس کو خوب یاد رکھیں اور دوسرے مردوں اور عورتوں کو بھی بتلا دیا کریں اور اگر ایسے عالم کے پاس جانے کی فرصت نہ ہو تو اس کے پاس خط بھیج کر پوچھ لیا کریں اور جواب کے واسطے ایک لفافہ پر اپنا پتہ لکھ کر یا لکھوا کر اپنے خط کے اندر رکھ دیا کریں کہ اس طرح سے جواب دینا اس عالم کو آسان ہوگا اور جلدی آوے گا۔

۴۔ ایک اس بات کی پابندی رکھیں کہ کبھی کبھی اللہ والے عالموں سے ملتے رہیں، اگر ارادہ کر کے جاویں تو بہت ہی اچھی بات ہے اور اگر اتنی فرصت نہ ہو اور ایسا عالم پاس بھی نہ ہو جیسے گاؤں والے ایک طرف پڑے رہتے ہیں تو جب کبھی شہروں میں کسی کام کو جانا ہو اور وہاں ایسا عالم موجود ہو تو تھوڑی دیر کے لیے اس کے پاس جا کر بیٹھ جایا کریں اور کوئی بات یاد آ جائے تو پوچھ لیا کریں۔

۵۔ ایک کام ضروری سمجھ کر یہ کیا کریں کہ کبھی کبھی مہینہ دو مہینہ میں کسی عالم کی صلاح سے کسی وعظ کہنے والے کو گاؤں یا اپنے محلّہ میں بلا کر اس کا وعظ سنا کریں جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف دل میں پیدا ہو کہ اس سے دین پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

یہ مختصر بیان ہے دین سیکھنے کے طریقوں کا اور طریقے بھی کیسے! بہت آسان، اگر پابندی سے ان طریقوں کو جاری رکھیں گے تو دین کی ضروری باتیں بے محنت حاصل ہو جاویں گی اور اس کے ساتھ ہی دو باتوں کا اور خیال رکھیں کہ وہ بطور پرہیز کے ہے۔ ایک یہ کہ کافروں کے اور گمراہوں کے جلسوں میں ہرگز نہ جاویں۔ اول تو کفر کی اور گمراہی کی باتیں کان میں پڑنے سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے دوسرے بعض دفعہ ایمان کے جوش میں ایسی باتوں پر غصہ آ جاتا ہے۔ پھر اگر غصہ ظاہر کیا تو بعض دفعہ فساد ہو جاتا ہے، بعض دفعہ اس فساد سے دنیا کا بھی نقصان ہو جاتا ہے، بعض دفعہ مقدمہ کا جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے، سب میں وقت بھی خرچ ہوتا ہے اور روپیہ بھی، یہ سب باتیں پریشانی کی ہیں اور اگر غصہ ظاہر نہ کر سکے تو دل ہی دل میں گھٹن اور رنج پیدا ہوتا ہے خواہ مخواہ بیٹھے بٹھلائے غم خریدنا کیا فائدہ۔ دوسری بات یہ ہے کہ کسی سے بحث مباحثہ نہ کریں کہ اس میں بھی اکثر ویسی ہی خرابیاں ہو جاتی ہیں جن کا ابھی بیان ہوا اور ایک بڑی خرابی ان دونوں باتوں میں اور ہے جو سب خرابیوں سے بڑھ کر ہے۔ وہ یہ کہ ایسے جلسوں میں جانے سے یا بحث کرنے سے کوئی بات کفر کی اور گمراہی کی ایسی کان میں پڑ جاتی ہے جس سے خود بھی شبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے پاس اتنا علم نہیں جو اس شبہ کو دل سے دُور کر سکے تو ایسا کام کیوں کرے جس سے اتنا بڑا نقصان ہونے کا ڈر ہو اور اگر کوئی خواہ مخواہ بحث چھیڑنے لگے تو سختی سے کہہ دو کہ ہم سے ایسی باتیں مت کرو، اگر تم کو پوچھنا ہی ضروری ہو تو عالموں کے پاس جاؤ اگر ان سب باتوں کا خیال رکھو گے تو دوا اور پرہیز کو جمع کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین کے تندرست رہو گے کبھی دین کی بیماری نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

دُعا کیجئے

اے اللہ! جو علم آپ نے ہمیں دیا اس سے نفع عطا فرمائے اور ہمیں وہ علم دیجئے جو ہمیں نفع دے۔

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے دین میں، دنیا میں اور اہل وعیال میں معافی اور امن کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔

قرآنِ مجید کا پڑھنا اور پڑھانا

عن عثمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر کم من تعلم القران و علمه.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سب میں اچھا وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلا وے۔ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جا کر کلام اللہ شریف کی دو آیتیں کیوں نہ سیکھ لے یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں (کے ملنے) سے زیادہ بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں اور ان کی گنتی کے جتنے اونٹ ہوں ان سب سے وہ آیتیں بہتر ہیں۔ (مسلم)

فائدہ: جس کی وجہ ظاہر ہے کہ اونٹ تو دنیا ہی میں کام آتے ہیں اور آیتیں دونوں جہان میں کام آتی ہیں اور اونٹ کا نام مثال کے طور پر لیا گیا کیونکہ عرب اونٹوں کو بہت چاہتے تھے ورنہ ایک آیت کے مقابلہ میں بھی ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں (مرقاۃ) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے پورا قرآن بھی نہ پڑھا ہو تھوڑا ہی پڑھا ہو اس کو بھی بڑی نعمت حاصل ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا قرآن خوب صاف ہو وہ (درجہ میں) فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو بندوں کے اعمال نامے لکھنے والے اور عزت والے اور پاکی والے ہیں اور جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو اور وہ اس کو مشکل لگتا اس کو دو ثواب ملیں گے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: دو ثواب اس طرح سے کہ ایک ثواب پڑھنے کا اور ایک ثواب اس محنت کا کہ اچھی طرح چلتا نہیں مگر تکلیف اُٹھا کر پڑھتا ہے۔ اس حدیث میں کتنی بڑی تسلی ہے اس شخص کے لیے جس کو قرآن اچھی طرح یاد نہیں ہوتا وہ تنگ ہو کر اور نا اُمید ہو کر یہ سمجھ کر چھوڑ نہ دے کہ جب یاد ہی نہیں ہوتا تو پڑھنے ہی سے کیا فائدہ؟ آپ نے خوشخبری دے دی کہ ایسے شخص کو دو ثواب ملیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے سینہ میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اُجاڑ گھر۔ (ترمذی و دارمی)

فائدہ: اس میں تاکید ہے کہ کوئی مسلمان قرآن سے خالی نہ ہونا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کلام اللہ میں سے ایک حرف پڑھا اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی دس نیکی کے برابر ہوتی ہے (تو اس حساب سے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں) اور میں یوں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے بلکہ اس میں الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی و دارمی)

فائدہ: یہ ایک مثال ہے اسی طرح جب پڑھنے والے نے الحمد کہا تو اس میں پانچ حرف ہیں تو اس پر پچاس نیکیاں ملیں گی۔ اللہ اکبر کتنی بڑی فضیلت ہے۔ پس ایسے شخص کی حالت پر افسوس ہے کہ ذرا سی کم ہمتی کر کے اتنی بڑی دولت حاصل نہ کرے۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کے حکموں پر عمل کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جاوے گا جس کی روشنی آفتاب کی اس روشنی سے بھی زیادہ خوب صورت ہوگی جو دنیا کے گھروں میں اس حالت میں ہو کہ آفتاب تم لوگوں میں آ جاوے (یعنی اگر آفتاب تمہارے پاس آ جاوے تو اس وقت گھروں میں کتنی روشنی ہو جاوے۔ اس روشنی سے بھی زیادہ روشنی اس تاج کی ہوگی) سو اس شخص کی نسبت

تمہارا کیا خیال ہوگا جس نے خود یہ کام کیا ہے (یعنی قرآن پڑھا ہے اور اس پر عمل کیا ہے اس کا کیا کچھ مرتبہ ہوگا!)۔ (احمد وابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں اولاد کے قرآن پڑھنے کی کتنی بڑی فضیلت ہے سو سب مسلمانوں کو چاہیے کہ اولاد کو ضرور قرآن پڑھائیں اور لڑکوں کو بھی اگر کاروبار میں پورا پڑھانے کی فرصت نہ ہو تو جتنا پڑھا سکو جیسا حدیث نمبر ۲ میں معلوم ہوا اور اگر حفظ نہ کرا سکو تو ناظرہ ہی پڑھاؤ اور اگر حفظ کرانے کی توفیق ہو تو سبحان اللہ اس کی اور بھی فضیلت ہے جیسا ابھی اس کی حدیث لکھتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور اس کو حفظ کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام جانے (یعنی عقیدہ اس کے خلاف نہ رکھے جیسے اوپر والی حدیث پر عمل کرنے کو فرمایا تھا اس میں اس پر عقیدہ رکھنے کو فرمایا) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کی سفارش (بخشش کے لیے) اس کے گھر والوں میں ایسے دس شخصوں کے حق میں قبول فرماوے گا کہ ان سب کے لیے دوزخ لازم ہو چکی تھی۔ (احمد وترمذی وابن ماجہ ودارمی)

فائدہ: اس حدیث میں حفظ کرنے کی فضیلت پہلے سے بھی زیادہ ہے، اور ظاہر ہے کہ گھر والوں میں سب سے زیادہ قریب کے علاقہ والے ماں باپ ہیں تو یہ سفارش بخشش کی ماں باپ کے لیے یقینی ہے، تو اس سے اپنی اولاد کو حافظ بنانے کی فضیلت کس درجہ کی ثابت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو بھی (کبھی) زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے جب اس کو پانی پہنچ جاتا ہے، عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون چیز ہے جس سے دلوں کی صفائی ہو جاوے؟ آپ نے فرمایا موت کا دھیان رکھنا اور قرآن مجید کا پڑھنا۔ (بیہقی شعب الایمان)

دُعا کیجئے

یا اللہ! ان احادیث میں ہم نے جو اسلامی آداب واحکام سیکھے ہیں ان پر دل وجان سے عمل کر کے اپنی رضا والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیے۔

یا اللہ! موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ آمین

یا اللہ! ہمیں اپنی اتنی محبت عطا فرما کہ آپ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا ہمارے لئے نہایت سہل ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا، اُس کے لئے حضور کی شفاعت واجب ہوگی۔ (ص ۳۹)

تلاوت قرآن کا اجر وثواب

عن جابر رضی الله عنه قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نقرا القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرء وا فکل حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں دیہاتی لوگ بھی تھے اور ایسے بھی تھے جو عرب نہ تھے (مطلب یہ کہ ایسے لوگ بھی تھے جو بہت اچھا قرآن نہ پڑھ سکتے تھے، کیونکہ دیہاتیوں کی تعلیم کم ہوتی ہے، اور جو عرب نہیں ان کی زبان عربی پڑھنے میں زیادہ صاف نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا پڑھتے رہو سب اچھے ہیں (یعنی اگر بہت اچھا نہ پڑھ سکو تو دل تھوڑا نہ کرو اور اچھا پڑھنے والے ان کو حقیر نہ سمجھیں اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے) (ابوداؤد وبیہقی)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ خیال نہ کرے کہ ہماری زبان صاف نہیں یا ہماری عمر زیادہ ہوگئی اب اچھا نہ پڑھا جاوے گا تو ہم کو ثواب کیا ملے گا یا شاید گناہ ہو۔ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کی کیسی تسلی فرمادی اور سب کو پڑھنے کا حکم دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت سننے کے لیے بھی کان لگاوے اس کے لیے ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے (اس بڑھنے کی کوئی حد نہیں بتلائی، اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ بڑھنے کی کوئی حد نہ ہوگی، بے انتہائی بڑھتی چلی جاوے گی) اور جو شخص اس آیت کو پڑھے وہ آیت اس شخص کے لیے قیامت کے دن ایک نور ہوگا (جو اس نیکی کے بڑھنے سے بھی زیادہ ہے۔) (احمد)

فائدہ: اللہ اکبر قرآن مجید کیسی بڑی چیز ہے کہ جب تک قرآن پڑھنا نہ آوے کسی پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سن ہی لیا کرے وہ بھی ثواب سے مالا مال ہو جاوے گا، اللہ کے بندو یہ تو کچھ بھی مشکل نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آوے گا اور ان کو بخشواوے گا۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کا پڑھنے والا قیامت کے روز آوے گا۔ قرآن یوں کہے گا کہ اے پروردگار! اس کو جوڑا پہنا دیجئے۔ پس اس کو عزت کا تاج پہنا دیا جاوے گا۔ پھر کہے گا اے پروردگار اور زیادہ پہنا دیجئے۔ پس اس کو عزت کا جوڑا پہنا دیا جاوے گا۔ پھر کہے گا اے پروردگار اس سے خوش ہو جایئے، پس اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے گا۔ پھر اس سے کہا جاوے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور درجوں پر چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک ایک نیکی بڑھتی جاوے گی۔ (ترمذی وابن ماجہ وخزیمہ وحاکم)

فائدہ: اس پڑھنے اور چڑھنے کی تفصیل ایک اور حدیث میں آئی ہے کہ جس طرح سنبھال سنبھال کر دنیا میں پڑھتا تھا اس طرح پڑھتا ہوا اور چڑھتا ہوا چلا جا جو آیت پڑھنے میں اخیر ہوگی وہاں ہی تیرے رہنے کا گھر ہے۔ (ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان)

فائدہ: مسلمانو! ان حدیثوں میں غور کرو اور قرآن مجید حاصل کرنے میں اور اولاد کو پڑھانے میں کوشش کرو۔ اگر پورا

قرآن پڑھنے یا پڑھانے کی فرصت نہ ہو تو جتنا ہو سکے اُسی کی ہمت کرو۔ اگر اچھی طرح یاد نہ ہوتا ہو یا صاف اور صحیح نہ ہوتا ہو گھبراؤ مت، اس میں لگے رہو۔ اس طرح سے پڑھنے میں بھی ثواب ملتا ہے، اگر حفظ نہ کر سکو ناظرہ ہی پڑھو پڑھاؤ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ اگر پورا قرآن حاصل کرنے کی فرصت نہیں یا ہمت نہیں کسی پورا قرآن پڑھنے والے کے پاس بیٹھ کر سن ہی لیا کرو۔ ان سب باتوں کا ثواب اوپر حدیثوں میں پڑھ چکے ہو اور موٹی بات ہے کہ جو کام ضروری ہوتا ہے اور ثواب کا ہوتا ہے اُس کا سامان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس میں بھی ثواب ملتا ہے پس اس قاعدہ سے قرآن کے پڑھنے پڑھانے کا سامان کرنا بھی ضروری ہوگا اور اس میں ثواب بھی ملے گا اور سامان اس کا یہی ہے کہ ہر ہر جگہ کے مسلمان مل کر قرآن کے مکتب قائم کریں اور بچوں کو قرآن پڑھوائیں اور بڑی عمر کے آدمی بھی اپنے کاموں میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا قرآن سیکھا کریں اور جو پڑھانے والا مفت نہ ملے سب مل کر اس کو گذارہ کے موافق کچھ تنخواہ دیا کریں۔ اسی طرح جو بچے اپنے گھر سے غریب ہوں اور اس لیے زیادہ قرآن نہ پڑھ سکیں ان کے کھانے کپڑے کا بندوبست کر دیا کریں کہ وہ اطمینان سے قرآن مجید ختم کر سکیں اور جو لڑکے جتنا قرآن پڑھتے جائیں اپنے گھر جا کر عورتوں اور لڑکیوں کو بھی پڑھا دیا کریں۔ اس طرح سے گھر کے سب مرد اور عورت قرآن پڑھ لیں گے۔ اگر کوئی سیپارہ میں نہ پڑھ سکے وہ زبانی ہی کچھ سورتیں یاد کر لے اور قرآن کے کچھ اور حقوق بھی ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص جتنا پڑھ لے خواہ پورا خواہ تھوڑا وہ اس کو ہمیشہ پڑھتا رہا کرے تاکہ یاد رہے۔ اگر یاد نہ رکھا تو پڑھا بے پڑھا سب یکساں ہو گیا۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کا بھی شوق ہو تو بطور خود ترجمہ نہ دیکھے کہ اس میں غلط سمجھ جانے کا قوی اندیشہ ہے، کسی عالم سے سبق کے طور پر پڑھ لے اور تیسرا یہ کہ قرآن مجید کا بہت ادب کرنا چاہیے۔ اس کی طرف پاؤں نہ کرو۔ اُدھر پیٹھ نہ کرو۔ اس سے اونچی جگہ پر مت بیٹھو۔ اس کو زمین یا فرش پر مت رکھو بلکہ رحل یا تکیہ پر رکھو۔ چوتھا یہ کہ اگر وہ پھٹ جائے کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑے۔ دفن کر دو۔ پانچواں یہ کہ جب قرآن پڑھا کرو یہ دھیان رکھا کرو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے باتیں کر رہے ہیں پھر دیکھنا دل پر کیسی روشنی ہوتی ہے؟

دُعا کیجئے

اے اللہ! جو علم آپ نے ہمیں دیا اس سے نفع عطا فرمائیے اور ہمیں وہ علم دیجئے جو ہمیں نفع دے۔

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے دین میں، دنیا میں اور اہل وعیال میں معافی اور امن کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔

اللہ اور رسول سے محبت رکھنا

عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم. ثلث من کن فیه وجد بهن حلاوة الایمان من کان الله ورسوله احب الیه مما سواهما ومن احب عبدا لا تحبه الا الله ومن بکره ان یعود فی الکفر بعد ان انقده الله منه کما یکره ان یلقی فی النار.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اس کو ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی۔ ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (یعنی جتنی محبت اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ہو اتنی محبت کسی سے نہ ہو) اور ایک وہ شخص جس کو کسی بندہ سے محبت ہو اور محض اللہ تعالیٰ ہی کے لیے محبت ہو (یعنی کسی دُنیوی غرض سے نہ ہو محض اس وجہ سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ والا ہے) اور ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچالیا ہو (خواہ پہلے ہی سے بچائے رکھا ہو خواہ کفر سے توبہ کرلی اور بچ گیا) اور اس (بچالینے) کے بعد وہ کفر کی طرف آنے کو اس قدر ناپسند کرتا ہے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ تم میں کوئی شخص (پورا) ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میرے ساتھ اتنی محبت نہ رکھے کہ اپنے والد سے بھی زیادہ اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ اور سب آدمیوں سے بھی زیادہ روایت کیا اس کو بخاری ومسلم نے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ ایماندار نہیں ہوتا جب تک کہ میرے ساتھ اتنی محبت نہ رکھے کہ تمام اہل وعیال سے زیادہ اور تمام آدمیوں سے بھی زیادہ۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور بخاری میں عبداللہ بن ہشام کی روایت سے یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیشک مجھ کو آپ کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ محبت ہے بجز اپنی جان کے (یعنی اپنی جان کے برابر آپ کی محبت معلوم نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایماندار نہ ہوگے جب تک میرے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ رکھوگے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اب تو آپ کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا اب پورے ایماندار ہوا اے عُمر!

فائدہ: اس بات کو آسانی کے ساتھ یوں سمجھو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول غور نہیں کیا تھا، یہ خیال کیا کہ اپنی تکلیف سے جتنا اثر ہوتا ہے دوسرے کی تکلیف سے اتنا اثر نہیں ہوتا اس لیے اپنی جان زیادہ پیاری معلوم ہوئی پھر سوچنے سے معلوم ہوا کہ اگر جان دینے کا موقع آجائے تو یقینی بات ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان بچانے کے لیے ہر مسلمان اپنی جان دینے کو تیار ہوجائے اسی طرح آپ کے دین پر بھی جان دینے سے کبھی منہ نہ موڑے تو اس طرح سے آپ جان سے بھی زیادہ پیارے ہوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت

رکھواس وجہ سے کہ وہ تم کو غذا میں اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت ہے۔ روایت اس کو ترمذی نے۔

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف غذا دینے ہی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کمالات واحسانات جو بے شمار ہیں اگر کسی کی سمجھ میں نہ آویں تو یہ احسان تو بہت ظاہر ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا، یہی سمجھ کر اس سے محبت کرو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب کو ہوگی؟ آپ نے فرمایا تو نے اس کے لیے کیا سامان کر رکھا ہے؟ (جو اس کے آنے کا شوق ہے) اس نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لیے کچھ بہت نماز روزہ کا سامان تو کیا نہیں مگر اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ (قیامت میں) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا (سو تجھ کو میرا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوگا اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بھی ہوگا) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے (کی خوشی) کے بعد کسی بات پر اتنا خوش ہوتا نہیں دیکھا جتنا اس پر خوش ہوئے۔ روایت کیا اس کو بخاری ومسلم نے۔

فائدہ: اس حدیث میں کتنی بڑی بشارت ہے کہ اگر زیادہ عبادت کا بھی ذخیرہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اور رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی محبت سے اتنی بڑی دولت مل جاوے گی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (نماز تہجد میں) ایک آیت میں تمام رات گذار کر صبح کر دی اور وہ آیت یہ ہے: اِن تُعَذِّبهُم الخ (المائدہ آیت ۱۱۸) یعنی (اے پروردگار) اگر آپ ان کو (یعنی میری اُمت کو) عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں (آپ کو ان پر ہر طرح کا اختیار ہے) اور اگر آپ ان کی مغفرت فرمادیں تو (آپ کے نزدیک کچھ مشکل کام نہیں کیونکہ) آپ زبردست ہیں (بڑے سے بڑا کام کر سکتے ہیں اور حکمت والے ہیں (گنہگاروں کو بخش دینا بھی حکمت سے ہو گا) روایت کیا اس کو نسائی اور ابن ماجہ نے۔

فائدہ: شیخ دہلوی نے مشکوٰۃ کے حاشیہ میں کہا ہے کہ اس آیت کا مضمون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے اپنی قوم کے معاملہ میں اور غالباً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے اپنی امت کی حالت حضورِ حق میں پیش کر کے ان کے لیے مغفرت کی درخواست کی۔ فقط۔ شیخ نے یہ لفظ غالباً احتیاط کے لیے فرمادیا ورنہ دوسرا احتمال ہو ہی نہیں سکتا تو دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ کتنی بڑی شفقت ہے کہ تمام رات کا آرام اپنی امت پر قربان کر دیا اور ان کے لئے دُعا مانگتے رہے اور سفارش فرماتے رہے کون ایسا بے حس ہوگا کہ اتنی بڑی شفقت سن کر بھی عاشق نہ ہو جاوے گا۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ان احادیث میں ہم نے جو اسلامی آداب واحکام سیکھے ہیں ان پر دل و جان سے عمل کر کے اپنی رضا والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیے۔ **یا اللہ!** موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ آمین

محبت رسول کا انعام

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم. مثلی کمثل رجل إستو قد نارا فلما اضاء ت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التی تقع فی النار یقعن فیها وجعل یحجزهن ویغلبنه فیتقحمن فیها فانا اخذ بحجزکم عن النار وانتم تقحمون فیها.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری (اور تمہاری) حالت اس شخص کی سی ہے کہ جیسے کسی نے آگ روشن کی اور اس پر پروانے گرنے لگے اور وہ ان کو ہٹاتا ہے مگر وہ اس کی نہیں مانتے اور آگ میں دھنسے جاتے ہیں۔ اسی طرح میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر آگ سے ہٹاتا ہوں (کہ دوزخ میں لے جانیوالی چیزوں سے روکتا ہوں) اور تم اس میں گھسے جاتے ہو۔ روایت کیا اس کو بخاری نے۔

فائدہ: دیکھئے اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوزخ سے اپنی اُمت کو بچانے کا کتنا اہتمام معلوم ہوتا ہے یہ محبت نہیں تو کیا ہے؟ اگر ہم کو ایسی محبت والے سے محبت نہ ہو تو افسوس ہے۔

حضرت عباس بن مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے عرفہ کی شام کو مغفرت کی دُعا فرمائی۔ آپ کو جواب دیا گیا کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی بجز حقوق العباد کے (کہ اس میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا اور بدوں عذاب مغفرت نہ ہوگی) آپ نے عرض کیا اے پروردگار اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو (اس کے حق کا عوض) جنت سے دے کر ظالم کی مغفرت فرما سکتے ہیں مگر اس شام کو یہ دُعا قبول نہیں ہوئی۔ پھر جب مزدلفہ میں آپ کو صبح ہوئی آپ نے پھر وہی دُعا کی اور آپ کی درخواست قبول ہوگئی۔ پس آپ ہنسے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ جب ابلیس کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا قبول کر لی اور میری امت کی مغفرت فرما دی، خاک لے کر اپنے سر پر ڈالتا تھا اور ہائے وائے کرتا تھا مجھ کو اس کا اضطراب دیکھ کر ہنسی آ گئی۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حقوق العباد علی الاطلاق بدوں سزا معاف ہو جاویں گے اور نہ یہ مطلب ہے کہ خاص حج کرنے سے بدوں سزا معاف ہو جاویں گے بلکہ قبل اس دُعا کے قبول ہونے سے دو احتمال تھے ایک یہ کہ حقوق العباد کی سزا میں جہنم میں ہمیشہ سڑنا پڑے، دوسرا یہ کہ گو جہنم میں ہمیشہ رہنا نہ ہو لیکن سزا ضرور ہو۔ اب اس دُعا کے قبول ہونے کے بعد دو وعدے ہو گئے ایک یہ کہ بعد سزا کبھی نہ کبھی ضرور نجات ہو جاوے گی، دوسرا یہ کہ بعض دفعہ بدوں سزا بھی اس طور پر نجات ہو جاوے گی کہ مظلوم کو نعمتیں دے کر اس سے راضی نامہ دلوایا جاوے گا۔

فائدہ: غور کر کے دیکھو آپ کو اس قانون کی منظوری لینے میں کس قدر فکر اور تکلیف ہوئی ہے۔ کیا اب بھی قلب میں آپ کی محبت میں جوش نہیں اُٹھتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام (ابراہیم آیت ۳۶) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (المائدۃ آیت ۱۱۸) کی دُعائیں اپنی اپنی امت کے لیے مذکور ہیں اور دُعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ میری اُمت، میری اُمت۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور یوں تو تمہارا پروردگار جانتا ہے اور اُن سے پوچھو آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ اُنہوں نے آپ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا تھا ان کو بتلایا۔ حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور کہو آپ کو آپ کی اُمت کے معاملہ میں خوش کر دیں گے اور رنج نہ دیں گے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ آپ تو کبھی بھی خوش نہ ہوں گے اگر آپ کی اُمت میں سے ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے (درمنثور عن الخطیب) اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے آپکے خوش کرنے کا تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کا ایک امتی بھی دوزخ میں نہ رہیگا۔ اے مسلمانو! یہ سب دولتیں اور نعمتیں جس ذات کی برکت سے نصیب ہوئیں اگر ان سے محبت نہ کرو گے تو کس سے کرو گے؟

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو شراب نوشی میں سزا بھی دی تھی، ایک دفعہ پھر لایا گیا اور سزا کا حکم ہو کر سزا دی گئی۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ اس پر لعنت کر کس کثرت سے اس کو لایا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو، واللہ میرا علم یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنے کی کتنی قدر فرمائی گئی کہ اتنا بڑا گناہ کرنے پر بھی اس پر لعنت کی اجازت نہیں دی گئی۔

اے مسلمانو! ایسی مفت کی دولت جس میں نہ محنت نہ مشقت کہاں نصیب ہوتی ہے اس کو ہاتھ سے مت دینا اپنی رگ رگ میں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور عشق سما لینا اور رچا لینا۔ یہ حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں اور ایک درمنثور کی ہے جس میں اس کا نام لکھ دیا ہے۔

اس اعتقاد اور اس عمل میں یہ فائدے ہیں:۔

الف۔ کیسی ہی مصیبت یا پریشانی کا واقعہ ہو اُس سے دل مضبوط رہے گا، یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا اس کے خلاف ہو نہیں سکتا تھا اور وہ جب چاہے گا اس کو دفع کر دے گا۔

ب۔ جب یہ سمجھ گیا تو اگر اُس مصیبت کے دور ہونے میں دیر بھی لگے گی تو پریشان اور مایوس اور دل کمزور نہ ہوگا۔

ج۔ نیز جب یہ سمجھ گیا تو کوئی تدبیر اس مصیبت کے دفع کرنے کی ایسی نہ کرے گا جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو۔ یوں سمجھے گا کہ مصیبت تو بدوں خدا تعالیٰ کے چاہے ہوئے دفع ہوگی نہیں پھر خدا تعالیٰ کو کیوں ناراض کیا۔

د۔ نیز اس سمجھنے کے بعد سب تدبیروں کے ساتھ یہ شخص دعا میں بھی مشغول ہوگا کیونکہ یہ سمجھے گا کہ جب اسی کے چاہنے سے یہ مصیبت ٹل سکتی ہے تو اسی سے عرض کرنے میں نفع کی زیادہ اُمید ہے پھر دعا میں لگ جانے سے اللہ تعالیٰ سے علاقہ بڑھ جاوے گا جو تمام راحتوں کی جڑ ہے۔

نیز جب ہر کام میں یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے کرنے

سے ہوتا ہے، تو کسی کامیابی میں اپنی کسی تدبیر یا سمجھ پر اس کو ناز اور فخر اور دعویٰ نہ ہوگا۔ حاصل ان سب فائدوں کا یہ ہوا کہ یہ شخص کامیابی میں شکر کرے گا اور ناکامی میں صبر کرے گا۔ اور یہی فائدے اس مسئلہ کے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بطور خلاصہ بتلائے ہیں (**لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بمآ آتکم** الآیۃ) (سورۂ حدید آیت ۲۳) اور اس مسئلہ کا یہ مطلب نہیں کہ تقدیر کا بہانہ کر کے شریعت کے موافق ضروری تدبیر کو بھی چھوڑ دے بلکہ یہ شخص تو کمزور تدبیر کو بھی نہ چھوڑے گا اور اس میں بھی امید رکھے گا کہ خدا تعالیٰ اس میں بھی اثر دے سکتا ہے اس لئے کبھی ہمت نہ ہارے گا۔ جیسے بعض لوگوں کو یہ غلطی ہو جاتی ہے اور دین تو بڑی چیز ہے دنیا کے ضروری کاموں میں بھی ایسی کم ہمتی کی بُرائی حدیث میں آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کم ہمتی کو ناپسند فرماتا ہے لیکن ہوشیاری سے کام لو (یعنی کوشش و تدبیر میں کم ہمتی مت کرو) پھر جب کوئی کام تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تب کہو **حسبی اللہ ونعم الوکیل** (یعنی خدا کی مرضی میری قسمت) (ابوداؤد)

دُعا کیجئے

یا اللہ! ان احادیث میں ہم نے جو اسلامی آداب واحکام سیکھے ہیں ان پر دل وجان سے عمل کر کے اپنی رضا والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیے۔

یا اللہ! موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ آمین

یا اللہ! ہمیں اپنی اتنی محبت عطا فرما کہ آپ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا ہمارے لئے نہایت سہل ہو جائے۔

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اُس کا مال بڑھ جائے وہ مذکورہ درود شریف پڑھا کرے۔ (زادالسعید)

تقدیر اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا

عن جابر رضی الله عنه رفعه لا یؤمن احدکم حتی یؤمن بالقدر خیره وشره حتی یعلم ان ما اصابه لم یکن لیخطئه وان ما اخطاءَهٗ لم یکن لیصیبهٗ.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، اُس کی بھلائی پر بھی اور اُس کی برائی پر بھی یہاں تک کہ یہ یقین کرلے کہ جو بات واقع ہونے والی تھی وہ اس سے ہٹنے والی نہ تھی اور جو بات اس سے ہٹنے والی تھی وہ اس پر واقع ہونے والی نہ تھی۔ (ترمذی)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیری حفاظت فرماویگا اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پاوے گا جب تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد چاہنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، اور یہ یقین کرلے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہو جاویں کہ تجھ کو کسی بات سے نفع پہنچاویں تو تجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہو جاویں کہ تجھ کو کسی بات سے ضرر پہنچاویں تو تجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دی تھی۔ (ترمذی)

حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کی پانچ چیزوں سے فراغت فرمادی ہے، اس کی عمر سے اور اس کے رزق سے اور اس کے عمل سے اور اس کے دفن ہونے کی جگہ اور یہ کہ (انجام میں) سعید ہے یا شقی ہے۔ (احمد و بزار و کبیر و اوسط)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ایسی چیز پر آگے مت بڑھ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ میں آگے بڑھ کر اس کو حاصل کرلوں گا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر نہ کیا ہو۔ اور کسی ایسی چیز سے پیچھے مت ہٹ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ وہ میرے پیچھے ہٹنے سے ٹل جاوے گی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدر کردیا ہو۔ (کبیر و اوسط)

فائدہ: یعنی یہ دونوں گمان غلط ہیں بلکہ جو چیز مقدر نہیں وہ آگے بڑھنے سے بھی حاصل نہیں ہوسکتی اس لئے اس گمان سے آگے بڑھنا بیکار۔ اور اسی طرح جو چیز مقدر ہے وہ ہٹنے اور بچنے سے ٹل نہیں سکتی اس لئے اس سے بچنا بیکار۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نفع کی چیز کو کوشش سے حاصل کر اور اللہ سے مدد چاہ اور ہمت مت ہار اور اگر تجھ پر کوئی واقعہ پڑ جائے تو یوں مت کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا لیکن (ایسے وقت میں) یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا تھا، اور جو اس کو منظور ہوا اس نے وہی کیا۔ (مسلم)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی سعادت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کے لئے مقدر فرمایا اس پر راضی رہے اور آدمی کی محرومی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے خیر مانگنا چھوڑ دے، اور یہ بھی آدمی کی محرومی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو اس کے لئے مقدر فرمایا اس سے ناراض ہو۔ (احمد و ترمذی)

حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا دل (تعلقات کے) ہر میدان میں شاخ شاخ رہتا ہے۔ سو جس نے اپنے دل کو ہر شاخ کے پیچھے ڈال دیا اللہ تعالیٰ پروا بھی نہیں کرتا۔ خواہ وہ کسی میدان میں ہلاک ہو جاوے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ سب شاخوں میں اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: یعنی اس کو پریشانی اور مشکلیں نہیں ہوتیں، یہ دو حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (اپنے دل سے) اللہ تعالیٰ ہی کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کی سب ذمہ داریوں کی کفایت فرماتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی کے حوالہ کر دیتا ہے (ابوالشیخ) یہ حدیث ترغیب و ترہیب میں ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو فرمایا کہ اونٹ کو باندھ کر توکل کر۔

فائدہ: یعنی توکل میں تدبیر کی ممانعت نہیں ہاتھ سے تدبیر کرے دل سے اللہ پر توکل کرے اور اس تدبیر پر بھروسہ نہ کرے۔

ابوخزامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دوا اور جھاڑ پھونک کیا تقدیر کو ٹال دیتی ہے آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہی میں داخل ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

فائدہ: یعنی یہ بھی تقدیر میں ہے کہ فلاں دوا یا جھاڑ پھونک سے نفع ہو جاوے گا یہ حدیث تخریج عراقی میں ہے۔

نتیجہ۔ مسلمانو! ان حدیثوں سے سبق لو، کیسی ہی دشواری پیش آوے دل تھوڑا مت کرو اور دین میں کچے مت بنو، خدا تعالیٰ مدد کرے گا۔ فقط

دُعا کیجئے

اے اللہ! جو علم آپ نے ہمیں دیا اس سے نفع عطا فرمائے اور ہمیں وہ علم دیجئے جو ہمیں نفع دے۔

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے دین میں، دنیا میں اور اہل و عیال میں معافی اور امن کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔

بسم اللہ اللھم صل علی محمد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں جاتے یا مسجد سے نکلتے تو یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (ص ۵۵)

دُعامانگنا

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یستجاب للعبد مالم یدع بالاثم او قطیعة رحم مالم یستعجل قیل یا رسول الله ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم او یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کی دُعا قبول ہوتی ہے تاوقتیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دعا نہ کرے جب تک کہ جلدی نہ مچاوے عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلدی مچاوے کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا جلدی مچانا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے بار بار دُعا کی مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھتا سو دُعا کرنا چھوڑ دے۔ (مسلم)

یعنی جس چیز کی ضرورت ہو خواہ وہ دنیا کا کام ہو یا دین کا اور خواہ اس میں اپنی بھی کوشش کرنا پڑے اور خواہ اپنی کوشش اور قابو سے باہر ہو سب اللہ تعالیٰ سے مانگا کرے۔ لیکن اتنا خیال ضروری ہے کہ وہ گناہ کی بات نہ ہو۔ اس میں سب باتیں آ گئیں، جیسے کوئی کھیتی کرتا ہے تو محنت اور سامان بھی کرنا چاہیے مگر اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی مانگنا چاہیے کہ اے اللہ اس میں برکت فرما اور نقصان سے بچا۔ یا کوئی دشمن ستاوے، خواہ دنیا کا دشمن خواہ دین کا دشمن، تو اس سے بچنے کی تدبیر بھی کرنا چاہیے خواہ وہ تدبیر اپنے قابو کی ہو خواہ حاکم سے مدد لینا پڑے مگر اس تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی دعا مانگنا چاہیے کہ اے اللہ اس دشمن کو زیر کر دے یا مثلاً کوئی بیمار ہو تو دوا دارو بھی کرنا چاہیے مگر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنا چاہیے کہ اے اللہ اس بیماری کو کھو دے یا اپنے پاس کچھ مال ہے تو اس کی حفاظت کا سامان بھی کرنا چاہیے، جیسے مضبوط مکان میں مضبوط قفل لگا کر رکھنا یا گھر والوں کے یا نوکروں کے ذریعہ سے اس کا پہرہ دینا، دیکھ بھال رکھنا، مگر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنا چاہیے کہ اے اللہ اس کو چوروں سے محفوظ رکھ۔ یا مثلاً کوئی مقدمہ کر رکھا ہے یا اس پر کسی نے کر رکھا ہے تو اس کی پیروی بھی کرنا چاہئے وکیل اور گواہوں کا انتظام بھی کرنا چاہیے، مگر اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنا چاہیے کہ اے اللہ اس مقدمہ میں مجھ کو فتح دے اور ظالم کے شر سے مجھ کو بچا۔ یا قرآن اور علم دین حاصل کر رہا ہے تو اس میں جی لگا کر پابندی سے محنت بھی کرنا چاہیے مگر اس کے ساتھ دعا بھی کرنا چاہیے کہ اے اللہ اس کو آسان کر دے اور میرے ذہن میں اس کو جما دے۔ یا نماز و روزہ وغیرہ شروع کیا ہے، یا بزرگوں کے بتلانے سے اور عبادتوں میں لگ گیا ہو تو سستی اور نفس کے حیلہ بہانہ کا مقابلہ کر کے ہمت کے ساتھ اس کو نباہنا چاہیے مگر دعا بھی کرتا رہے کہ اے اللہ میری مدد کر اور مجھ کو اس کی ہمیشہ توفیق دے اور اس کو قبول فرما۔ یہ نمونہ کے طور پر چند مثالیں لکھ دی ہیں۔ ہر کام اور ہر مصیبت میں اسی طرح جو اپنے کرنے کی تدبیر ہے وہ بھی کرے اور سب تدبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی اور توجہ کے ساتھ عرض بھی کرتا رہے اور جس کام میں تدبیر کا کچھ دخل نہیں اس میں تو تمام کوشش دعا

ہی میں خرچ کرنا ضرور ہے، جیسے بارش کا ہونا یا اولاد کا زندہ رہنا یا کسی بیماری کا علاج بیماری سے اچھا ہو جانا یا نفس وشیطان کا نہ بہکانا۔ یا وبا اور طاعون سے محفوظ رہنا یا قابو یافتہ ظالموں کے شر سے بچنا۔ ان کاموں کا بنانے والا تو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی برائے نام بھی نہیں۔ اس لیے تدبیر کے کاموں میں جتنا حصہ تدبیر کا ہے، ان بے تدبیر کے کاموں میں وہ حصہ تدبیر کا بھی دعا ہی میں خرچ کرنا چاہیے۔ غرض تدبیر کے کاموں میں تو کچھ تدبیر اور کچھ دعا ہے اور بے تدبیر کے کاموں میں تدبیر کی جگہ بھی دعا ہی ہے۔

تو اس میں زیادہ دعا ہوئی اور دعا فقط اس کا نام نہیں کہ دو چار باتیں یاد کر لیں اور نمازوں کے بعد اس کو صرف زبان سے آموختہ کی طرح پڑھ دیا، سو یہ دعا نہیں ہے۔ محض دعا کی نقل ہے۔ دعا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست پیش کرنا ہے، سو جس طرح حاکم کے یہاں درخواست دیتے ہیں کم سے کم دعا اس طرح تو کرنا چاہیے کہ درخواست دینے کے وقت آنکھیں بھی اسی طرف لگی ہوتی ہیں، دل بھی ہمہ تن ادھر ہی ہوتا ہے، صورت بھی عاجزوں کی سی بناتے ہیں۔ اگر زبانی کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے ادب سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنی عرضی منظور ہونے کے لیے پورا زور لگاتے ہیں اور اس یقین دلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہم کو آپ سے پوری اُمید ہے کہ ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی جاوے گی، پھر بھی عرضی کے موافق حکم نہ ہو اور حاکم عرضی دینے والے کے سامنے افسوس ظاہر کرے کہ تمہاری مرضی کے موافق تمہارا کام نہ ہوا تو یہ شخص فوراً یہ جواب دیتا ہے کہ جناب مجھ کو کوئی رنج یا شکایت نہیں۔ اس معاملہ میں قانون ہی سے جان نہ تھی یا میری پیروی میں کمی رہ گئی تھی جناب نے کچھ کمی نہیں فرمائی اور اگر اس حاجت کی آئندہ بھی ضرورت ہو تو کہتا ہے کہ کچھ کو ناامیدی نہیں پھر عرض کرتا رہوں گا اور اصلی بات تو یہ ہے کہ مجھ کو جناب کی مہربانی کام ہونے سے زیادہ پیاری چیز ہے۔ کام تو خاص وقت یا محدود درجہ کی چیز ہے۔ جناب کی مہربانی تو عمر بھر کی اور غیر محدود درجہ کی دولت اور نعمت ہے۔

تو اے مسلمانو! دل میں سوچو کیا تم دعا مانگنے کے وقت اور دعا مانگنے کے بعد جب اس کا کوئی ظہور نہ ہوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہو۔ سوچو اور شرماؤ۔ جب یہ برتاؤ نہیں کرتے تو اپنی دُعا کو دُعا یعنی درخواست کس منہ سے کہتے ہو تو واقع میں کمی تمہاری ہی طرف سے ہے جس سے وہ دُعا درخواست نہ رہی اور اس طرف سے تو اتنی رعایت ہے کہ درخواست دینے کا وقت بھی معین نہیں فرمایا۔ وقت بے وقت جب چاہو عرض معروض کر لو۔ نمازوں کے بعد کا وقت بھی تم ہی نے ٹھہرا رکھا ہے البتہ وہ وقت دوسرے وقتوں سے زیادہ برکت کا ہے۔ سو اس وقت زیادہ دُعا کرو باقی اور وقتوں میں بھی اس کا سلسلہ جاری رکھو۔ جس وقت جو حاجت یاد آ گئی فوراً ہی دل سے یا زبان سے بھی مانگنا شروع کرو۔ جب دُعا کی حقیقت معلوم ہو گئی تو اس حقیقت کے موافق دُعا مانگو پھر دیکھو کیسی برکت ہوتی ہے اور برکت کا یہ مطلب نہیں کہ جو مانگو گے وہی مل جاوے گا۔ کبھی تو وہی چیز مل جاتی ہے جیسے کوئی آخرت کی چیز مانگے کیونکہ وہ بندہ کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے۔ البتہ اُس میں ایمان اور اطاعت شرط ہے کیونکہ وہاں کی چیزیں قانوناً اُسی شخص کو مل سکتی ہیں اور کبھی وہ چیز مانگی ہوئی نہیں ملتی جیسے دنیا کی چیزیں مانگے کیونکہ وہ بندہ کے لیے کبھی بھلائی ہے کبھی برائی۔ جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھلائی ہوتی ہے اس کو مل جاتی ہے اور جب بُرائی

ہوتی ہے تو نہیں ملتی۔ جیسے باپ بچہ کو پیسہ مانگنے پر کبھی دے دیتا ہے اور کبھی نہیں دیتا جب وہ دیکھتا ہے کہ اس سے یہ ایسی چیز خرید کر کھاوے گا جس سے حکیم نے منع کر رکھا ہے۔ تو برکت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مانگی ہوئی چیز مل جاوے۔ بلکہ برکت کا مطلب یہ ہے کہ دُعا کرنے سے حق تعالیٰ کی توجہ بندہ کی طرف ہوجاتی ہے اگر وہ چیز بھی کسی مصلحت سے نہ ملے تو دُعا کی برکت سے بندہ کے دل میں تسلی اور قوت پیدا ہوجاتی ہے اور پریشانی اور کمزوری جاتی رہتی ہے اور یہ اثر حق تعالیٰ کی اس خالص توجہ کا ہوتا ہے جو دُعا کرنے سے بندہ کی طرف حق تعالیٰ کو ہوجاتی ہے اور یہی توجہ خاص اجابت کا وہ یقینی درجہ ہے جس کا وعدہ حق تعالیٰ کی طرف سے دُعا کرنے والے کے لیے ہوا ہے اور اس حاجت کا عطا فرمادینا یہ اجابت کا دوسرا درجہ ہے۔

(جیسے کوئی طبیب سے درخواست کرے کہ میرا علاج مسہل سے کر دیجئے تو اصل منظوری تو علاج شروع کر دینا ہے وہ مسہل نہ دے اور دوسری منظوری مسہل دینا ہے۔ اس میں یہ شرط ہے کہ مصلحت بھی سمجھے ۱۲)

جس کا وعدہ بلاشرط نہیں بلکہ اس شرط سے ہے کہ بندہ کی مصلحت کے خلاف نہ ہو اور یہی توجہ خاص ہے۔ جس کے سامنے بڑی سے بڑی حاجت اور دولت کوئی چیز نہیں اور یہی توجہ خاص بندہ کی اصل پونجی ہے جس سے دنیا میں بھی اُس کو حقیقی اور دائمی راحت نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں بھی غیر محدود اور ابدی نعمت اور حلاوت نصیب ہوگی۔ تو دُعا میں اس برکت کے ہوتے ہوئے دُعا کرنے والے کو خسارہ اور محرومی کا اندیشہ کرنے کی کب گنجائش ہے؟

دُعا کیجئے

یا اللہ! ان احادیث میں ہم نے جو اسلامی آداب واحکام سیکھے ہیں ان پر دل وجان سے عمل کر کے اپنی رضا والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمایئے۔

یا اللہ! موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ آمین

یا اللہ! ہمیں اپنی اتنی محبت عطا فرما کہ آپ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا ہمارے لئے نہایت سہل ہوجائے۔

حضور اکرم ﷺ نے صحابہؓ سے ایک مرتبہ فرمایا تم ناکمل درود شریف نہ پڑھا کرو پھر صحابہ کرامؓ کے دریافت کرنے پر آپ نے مذکورہ درود شریف تعلیم فرمایا۔ (ص ۴۴)

قبولیت دعا کی شرائط

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یستجاب للعبد مالم یدع بالاثم او قطیعة رحم مالم یستعجل قیل یا رسول الله ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم او یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کی دُعا قبول ہوتی ہے تاوقتیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دُعا نہ کرے جب تک کہ جلدی نہ مچاوے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلدی مچانے کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جلدی مچانا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے بار بار دُعا کی مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھتا، سو دُعا کرنا چھوڑ دے۔ (مسلم)

تشریح: اس میں تاکید ہے اس بات کی کہ گو قبول نہ ہو مگر برابر کیے جائے اسکے متعلق اوپر بیان آ چکا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں۔ (ترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دُعا (ہر چیز سے) کام دیتی ہے ایسی (بلا) سے بھی جو کہ نازل ہو چکی ہو اور ایسی (بلا) سے بھی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئی۔ سو اے بندگانِ خدا دُعا کو پلہ باندھو۔ (ترمذی واحمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرتا ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: البتہ جس کو اس کی دھن اور دھیان سے فرصت نہ ہو وہ اس میں داخل نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دُعا کیا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غفلت سے بھرے دل سے دُعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

فائدہ: تو دُعا خوب توجہ سے کرنا چاہیے اور اجابت کے دو درجے اوپر بیان کیے ہیں۔

وہی قبولیت کے بھی ہیں کیونکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک درجہ اس کا عام ہے جو اگلی حدیث میں آتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی دُعا کرے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس دُعا کے سبب اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے، یا تو فی الحال وہی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے اور یا اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیتا ہے اور یا کوئی ایسی ہی بُرائی اُس سے ہٹا دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دُعا کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے بھی زیادہ عطا کی کثرت ہے۔ (احمد)

فائدہ: خلاصہ یہ کہ کوئی دُعا خالی نہیں جاتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے سب حاجتیں مانگنا چاہئیں (اور ثابت کی روایت میں ہے کہ) یہاں تک کہ اُس سے نمک بھی مانگے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے وہ بھی اُسی سے مانگے۔ (ترمذی)

فائدہ: یعنی یہ خیال نہ کرے کہ ایسی حقیر چیز اتنے بڑے سے کیا مانگے، اُن کے نزدیک تو بڑی چیز بھی چھوٹی ہی ہے۔

دُعا کیجئے

اے اللہ! جو علم آپ نے ہمیں دیا اس سے نفع عطا فرمائے اور ہمیں وہ علم دیجئے جو ہمیں نفع دے۔

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے دین میں، دنیا میں اور اہل وعیال میں معافی اور امن کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔

اے اللہ! علم سے ہماری مدد فرما اور حلم سے ہمیں آراستہ فرما اور پرہیزگاری سے بزرگی عطا فرما اور امن سے ہمیں جمال عطا فرمائیے۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے کھول دے اپنے ذکر کے ساتھ اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا فرما۔ اور ہم پر اپنا فضل کامل کر اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے فرما دیجے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (صحاح ستہ)

یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح اور سب سے افضل ہے۔ (ص ۲۰)

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا

عن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تعالیٰ وحقت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی (رواه مالک)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت ایسے لوگوں کے لئے واجب (یعنی ضروری الثبوت) ہوگئی جو میرے ہی علاقہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو میرے ہی علاقہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں۔الخ

تاکہ ان لوگوں سے اچھی باتیں سنیں، ان سے اچھی خصلتیں سیکھیں اور جو نیک لوگ گذر گئے ہیں ان کے اچھے حالات کی کتابیں پڑھ کر یا سن کر ان کے حالات معلوم کرنا یہ بھی ایسا ہی ہے جیسے گویا ان کے پاس ہی بیٹھ کر ان سے باتیں سنیں اور ان سے اچھی خصلتیں سیکھ لیں۔

فائدہ: چونکہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ دوسرے انسان کے خیالات اور حالات سے بہت جلد اور بہت قوت کے ساتھ اور بدوں کسی خاص کوشش کے اثر قبول کر لیتا ہے اچھا اثر بھی اور بُرا اثر بھی۔ اس لیے اچھی صحبت بہت ہی بڑے فائدے کی چیز ہے اور اسی طرح بُری صحبت بڑے نقصان کی چیز ہے اور اچھی صحبت ایسے شخص کی صحبت ہے جس کو ضرورت کے موافق دین کی باتوں کی واقفیت بھی ہو اور جس کے عقیدے بھی اچھے ہوں شرک و بدعت اور دنیا کی رسموں سے بچتا ہو اعمال بھی اچھے ہوں، نماز، روزہ اور ضروری عبادتوں کا پابند ہو معاملات بھی اچھے ہوں لین دین صاف ہو، حلال وحرام کی احتیاط ہو، اخلاقِ ظاہر بھی اچھے ہوں، مزاج میں عاجزی ہو کسی کو بے وجہ تکلیف نہ دیتا ہو، غریبوں، حاجت مندوں کو ذلیل نہ سمجھتا ہو، اخلاقِ باطنی بھی اچھے ہوں، خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف دل میں رکھتا ہو، دنیا کا لالچ دل میں نہ رکھتا ہو، دین کے مقابلہ میں مال اور راحت اور آبرو کی پروا نہ رکھتا ہو، آخرت کی زندگی کے سامنے دنیا کی زندگی کو عزیز نہ رکھتا ہو، ہر حال میں صبر وشکر کرتا ہو۔ جس شخص میں یہ باتیں پائی جائیں اس کی صحبت اکسیر ہے اور جس شخص کو ان باتوں کی پوری پہچان نہ ہو سکے اس کے لیے یہ پہچان ہے کہ اپنے زمانہ کے نیک لوگ (جن کو اکثر مسلمان عام طور پر نیک سمجھتے ہوں ایسے نیک لوگ) جس شخص کو اچھا کہتے ہوں اور دس پانچ بار اس کے پاس بیٹھنے سے بُری باتوں سے دل ہٹنے لگے اور نیک باتوں کی طرف دل جھکنے لگے بس تم اس کو اچھا سمجھو اور اس کی صحبت اختیار کرو اور جس شخص میں بُری باتیں دیکھی جاویں بدوں کسی سخت مجبوری کے اس سے میل جول مت کرو کہ اس سے دین تو بالکل تباہ ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ دنیا کا بھی نقصان ہو جاتا ہے کبھی تو جان کا کہ کسی تکلیف یا پریشانی کا سامنا ہو جاتا ہے اور کبھی مال کا کہ بُری جگہ خرچ ہو گیا یا دھوکہ میں آ کر کسی کو دے دیا۔ خواہ محبت کے جوش میں آ کر مفت دے دیا خواہ قرض کے طور پر دیا تھا پھر وصول نہ ہوا اور کبھی آبرو کا کہ بُروں کے ساتھ یہ بھی رسوا و بدنام ہوا اور جس شخص میں نہ اچھی علامتیں معلوم ہوں اور نہ بُری علامتیں اس پر گمان تو نیک رکھو اس کی صحبت مت اختیار کرو۔ غرض تجربہ سے نیک صحبت کو دین کے سنورنے میں اور دل کے مضبوط ہونے میں بڑا دخل ہے اور اسی طرح صحبت بد کو دین کے بگڑنے میں اور دل کے کمزور ہونے میں اب چند آیتیں اور حدیثیں صحبت نیک کی ترغیب میں اور صحبت بد کی مذمت میں لکھی جاتی ہیں۔

کس کی صحبت اختیار کی جائے

عن ابن عباس رضی الله عنه قال قیل یا رسول الله ای جلسائنا خیر قال من ذکرکم الله رؤیته وزاد فی علمکم منطقه وذکرکم بالآخرة علمه

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم جن لوگوں کے پاس بیٹھتے ہیں ان میں سب سے اچھا کون شخص ہے؟ (کہ اسی کے پاس بیٹھا کریں) آپ نے ارشاد فرمایا ایسا شخص (پاس بیٹھنے کے لیے سب سے اچھا ہے) کہ جس کا دیکھنا تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلا دے اور اس کا بولنا تمہارے علم (دین) میں ترقی دے اور اس کا عمل تم کو آخرت کی یاد دلا دے۔ (ابو یعلی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہو تب بھی حدیث ہی ہے) کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹا تو علما کے پاس بیٹھنے کو اپنے ذمہ لازم رکھنا اور اہل حکمت کی باتوں کو سنتے رہنا (حکمت دین کی باریک باتوں کو کہتے ہیں جیسی سچے درویش کیا کرتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نورِ حکمت سے اس طرح زندہ کر دیتے ہیں جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار پانی سے زندہ کر دیتے ہیں۔ (طبرانی فی الکبیر)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت ایسے لوگوں کے لیے واجب (یعنی ضروری الثبوت) ہوگئی جو میرے ہی علاقہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو میرے ہی علاقہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں۔ الخ

فائدہ: یہ جو فرمایا میرے علاقہ سے مطلب یہ کہ محض دین کے واسطے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیک ہم نشین اور بد ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص مشک لیے ہوئے ہو (یہ مثال ہے نیک صحبت کی) اور ایک شخص بھٹی کو دھونک رہا ہے (یہ مثال ہے بدصحبت کی) سو وہ مشک والا تو تجھ کو دے دیگا اور یا (اگر نہ بھی دیا تو) اس سے تجھ کو خوشبو ہی پہنچ جاوے گی اور بھٹی کا دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا (اگر کوئی چنگاری آپڑی) اور یا (اگر اس سے بچ بھی گیا تو) اس کی گندی بو ہی تجھ کو پہنچ جاوے گی۔

فائدہ: یعنی نیک صحبت سے اگر کامل نفع نہ ہوا تب بھی کچھ تو ضرور ہو جاوے گا اور بدصحبت سے اگر کامل ضرر نہ ہوا تب بھی کچھ تو ضرور ہو جاوے گا۔ (یہ سب حدیثیں ترغیب سے لی گئی ہیں)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کسی کی صحبت اختیار مت کرو بجز ایمان والے کے۔

فائدہ: اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ کافر کی صحبت میں مت بیٹھو دوسرا یہ کہ جس کا ایمان کامل نہ ہو اس کے پاس مت بیٹھو۔ پس پورا قابلِ صحبت وہ ہے جو مومن ہو خصوص جو مومن کامل ہو یعنی دین کا پورا پابند ہو۔

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جو اس دین کا (بڑا) مدار ہے جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکتے ہو ایک تو اہل ذکر کی مجالس کو مضبوط پکڑ لو (اور دوسرے) جب تنہا ہوا کرو جہاں تک ممکن ہو ذکر اللہ کے ساتھ زبان کو متحرک رکھو (اور تیسرے) اللہ ہی کے لیے محبت رکھو اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھو۔ الخ (بیہقی فی شعب الایمان)

فائدہ: یہ بات تجربہ سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ صحبت نیک جڑ ہے تمام دین کی۔ دین کی حقیقت، دین کی حلاوت، دین کی قوت کے جتنے ذریعے ہیں سب سے بڑھ کر ذریعہ ان چیزوں کا صحبت نیک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالا خانے قائم ہیں ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں جو تیز چمکدار ستارہ کی طرح چمکتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان بالا خانوں میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا جو لوگ اللہ کے لیے (یعنی دین کے لیے) آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے لیے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور جو اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ نہ سکونت کرو اور نہ ان کے ساتھ یکجائی کرو (یعنی ان کی مجلس میں مت بیٹھو) جو شخص ان کے ساتھ سکونت کریگا یا یکجائی کرے گا وہ انہی میں سے ہے (ترمذی) (یہ حدیث جمع الفوائد سے لی گئی ہے) ان سب آیتوں وحدیثوں سے مدعا کے ایک جزو کا ثابت ہونا ظاہر ہے۔ یعنی نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا تا کہ ان سے اچھی باتیں سنیں اور اچھی خصلتیں سیکھیں۔ اب مدعا دوسرا جزو رہ گیا یعنی جو نیک لوگ گذر گئے ہیں، کتابوں سے ان کے اچھے حالات معلوم کرنا کہ اس سے بھی ویسے ہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جیسے ان کے پاس بیٹھنے سے۔ آگے اس دوسرے جزو کا بیان کرتے ہیں۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے (مذکورہ) قصے (یعنی حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ اور حضرت ہود علیہ السلام کا اور حضرت صالح علیہ السلام کا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور حضرت لوط علیہ السلام کا اور حضرت شعیب علیہ السلام کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا، یہ سب قصے) آپ سے بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔ (سورۂ ہود۔ آیت ۱۲۰)

فائدہ: یہ ایک فائدہ ہے نیکوں کے قصوں کے بیان کرنے کا کہ ان سے دل کو مضبوطی اور تسلی ہوتی ہے کہ جیسے وہ حق پر مضبوط رہے ہم کو بھی مضبوط رہنا چاہیے۔ اور جس طرح اس مضبوطی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اسی طرح اس مضبوطی پر ہماری بھی مدد ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی (یہاں) دنیاوی زندگانی میں بھی مدد کرتے ہیں اور (وہاں) اس روز بھی (مدد کریں گے) جس میں گواہی دینے والے (فرشتے) کھڑے ہوں گے (مراد اس سے قیامت کا دن ہے) (سورۂ مومن آیت ۵۱) اور وہاں کی مدد تو ظاہر ہے کہ حکم ماننے والے ظاہر میں بھی کامیاب ہوں گے اور بے حکمی کرنے والے ناکام ہوں گے اور یہاں کی مدد کبھی تو اسی طرح کی ہوتی ہے اور کبھی دوسری طرح ہوتی ہے وہ اس طرح کہ اول بے حکموں کو

حکم ماننے والوں پر غلبہ ہو گیا مگر مؤمن جانب اللہ کسی وقت ان سے بدلہ ضرور لیا گیا۔ چنانچہ تاریخ بھی اس کی گواہ ہے (تفسیر ابن کثیر) اور ان قصوں سے یوں بھی تسلی ہوتی ہے کہ جیسے دین پر مضبوط رہنے پر آخرت میں وہ بڑھے رہیں گے جس کی خبر کئی قصوں کے بعد اس ارشاد میں دی گئی ہے یقیناً نیک انجامی متقیوں ہی کے لیے ہے اسی طرح ہم سے بھی اس بڑھے رہنے کا وعدہ ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ متقی ہیں ان کافروں سے اعلیٰ درجہ (کی حالت) میں ہوں گے۔ (سورۂ بقرہ آیت ۲۱۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص (ہمیشہ کے لیے) کوئی طریقہ اختیار کرنے والا ہو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے جو گذر چکے ہیں کیونکہ زندہ آدمی پر تو بچل جانے کا بھی شبہ ہے (اس لیے زندہ آدمی کا طریقہ اسی وقت تک اختیار کیا جا سکتا ہے جب تک وہ راہ پر رہے) یہ لوگ (جن کا ہمیشہ کے لیے طریقہ لیا جا سکتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں (اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ) جہاں تک ہو سکے ان کے اخلاق و عادات کو سند بناؤ۔ (رزین) (جمع الفوائد)

فائدہ: اور یہ ظاہر ہے کہ صحابہ کے اخلاق و عادات کا اختیار کرنا تب ہی ممکن ہے جب ان کے واقعات معلوم ہوں تو ایسی کتابوں کا پڑھنا سننا ضرور ٹھہرا۔

جس طرح قرآن مجید میں حضرات انبیاء و علماء و اولیاء کے قصے بمصلحت ان کی پیروی کرنے کے مذکور ہیں (جو اس ارشاد میں مذکور ہے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ الانعام آیت ۹۱)

اسی طرح حدیثوں میں بھی ان مقبولین کے قصے بکثرت مذکور ہیں چنانچہ حدیث کی اکثر کتابوں میں کتاب القصص ایک مستقل حصہ قرار دیا گیا ہے اس سے بھی ایسے قصوں کا مفید اور قابل اشتغال ہونا ثابت ہوتا ہے اسی وجہ سے بزرگوں نے ہمیشہ ایسے قصوں کی کتابیں لکھنے کا اہتمام رکھا ہے۔

اب میں ایسی چند کتابوں کے نام بتلاتا ہوں کہ ان کو پڑھا کریں یا سُنا کریں اگر سنانے والا عالم مل جاوے تو سبحان اللہ ورنہ جو مل جاوے۔ (۱) نشر الطیب (۲) مغازی الرسول (۳) قصص الانبیاء، (۴) مجموعہ فتوح الشام والمصر والعجم (۵) فتوح العراق، (۶) فتوحاتِ بھنسہ، (۷) حکایات الصالحین (۸) تذکرۃ الاولیاء، (۹) انوار المحسنین (۱۰) نزہۃ البساتین (۱۱) امداد المشتاق (۱۲) نیک بیبیاں۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہمارے پاس اور کوئی سرمایہ نہیں، کوئی وسیلہ نہیں اقرار جرم کرتے ہیں آپ کے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہمیں ہر خطا و عصیان سے محفوظ رکھئے ہر تقصیر و کوتاہی سے محفوظ رکھئے۔

یا اللہ! ہم کو اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی سے بچا لیجئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے ہم پر اور تمام امت مسلمہ پر رحم فرمایئے۔

مخلوق خدا پر شفقت

عن انس رضی اللہ عنہ قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اُف ولا لم صنعت ولا الا صنعت.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی، آپ نے کبھی مجھ کو اُف بھی نہ کہا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ فلانا کام کیوں کیا اور فلانا کام کیوں نہیں کیا۔ (بخاری ومسلم)

تشریح: ہر وقت کے خادم کو دس برس کے عرصہ تک ہوں سے یا ہاں نہ فرمانا یہ معمولی بات نہیں، کیا اتنے عرصہ تک کوئی بات بھی خلافِ مزاج لطیف نہ ہوئی ہوگی!

ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر خوش خلق تھے۔ آپ نے مجھ کو ایک دن کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا میں تو نہیں جاتا اور دل میں یہ تھا کہ جہاں حکم دیا ہے وہاں جاؤں گا (یہ بچپن کا اثر تھا) میں وہاں سے چلا تو بازار میں چند کھیلنے والے لڑکوں پر گزرا اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیچھے سے (آ کر) میری گردن پکڑ لی۔ میں نے آپ کو دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم تو جہاں میں نے کہا تھا جا رہے ہو۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ میں جا رہا ہوں۔ (مسلم)

ان ہی سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ کے بدن مبارک پر ایک نجران کا بنا ہوا موٹی کنی کا چادرہ تھا۔ آپ کو ایک بدوی ملا اور اس نے آپ کو چادرہ پکڑ کر بڑے زور سے کھینچا اور آپ اس کے سینہ کے قریب جا پہنچے۔ پھر کہا اے محمد میرے لیے بھی اللہ کے اس مال میں سے دینے کا حکم دو جو تمہارے پاس ہے۔ آپ نے اس کی طرف التفات فرمایا پھر ہنسے پھر اس کے لیے عطا فرمانے کا حکم دیا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جس پر آپ نے یہ فرمایا ہو کہ نہیں دیتا (اگر ہوا دے دیا ورنہ اس وقت معذرت اور دوسرے وقت کے لیے وعدہ فرما لیا)۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکریاں مانگیں جو (آپ ہی کی تھیں اور) دو پہاڑوں کے درمیان پھر رہی تھیں۔ آپ نے اس کو سب دے دیں، وہ اپنی قوم میں آیا اور کہنے لگا اے قوم مسلمان ہو جاؤ واللہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوب دیتے ہیں کہ خالی ہاتھ رہ جانے سے بھی اندیشہ نہیں کرتے۔ (مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے جب کہ آپ مقامِ حنین سے واپس ہو رہے تھے۔ آپ کو بدوی لوگ لپٹ گئے اور آپ سے مانگ رہے تھے یہاں تک کہ آپ کو ایک ببول کے درخت سے اڑا دیا اور آپ کا چادرہ بھی چھین لیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا میرا چادرہ تو دے دو اگر میرے پاس ان درختوں کی گنتی کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں

سب تم میں تقسیم کر دیتا پھر تم مجھ کو نہ بخیل پاؤ گے نہ جھوٹا نہ تھوڑے دل کا۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے مدینہ (والوں) کے غلام اپنے برتن لاتے جن میں پانی ہوتا تھا۔ سو جو برتن بھی پیش کرتے آپ (برکت کے لیے) اس میں اپنا دستِ مُبارک ڈال دیتے۔ بعض اوقات سردی کی صبح ہوتی تب بھی اپنا دست مبارک اس میں ڈال دیتے۔ (مسلم)

ان ہی سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت مزاج نہ تھے اور نہ کوسنا دینے والے تھے۔ کوئی بات عتاب کی ہوتی تو یوں فرماتے فلانے شخص کو کیا ہوگیا۔ اس کی پیشانی کو خاک لگ جاوے (جس سے کوئی تکلیف ہی نہیں خصوص اگر سجدہ میں لگ جاوے تب تو یہ دُعا ہے نمازی ہونے کی اور نماز میں خاصیت ہے بُری باتوں سے روکنے کی یہ اصلاح کی دُعا ہوئی۔) (بخاری)

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قدر شرمگین تھے کہ کنواری لڑکی جیسے اپنے پردہ میں ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ۔ سو جب کوئی بات ناگوار دیکھتے تھے تو (شرم کے سبب زبان سے نہ فرماتے مگر) ہم لوگ اس کا اثر آپ کے چہرہ مبارک میں دیکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر کے اندر کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے کہا اپنے گھر والوں کے کام میں لگے رہتے تھے (جس کی کچھ مثالیں اگلی حدیث میں آتی ہیں)۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کر لیتے تھے جس طرح تم میں معمولی آدمی اپنے گھر میں کام کر لیتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بھی کہا کہ آپ منجملہ بشر کے ایک بشر تھے (گھر کے اندر مخدوم اور ممتاز ہو کر نہ رہتے تھے) اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے (کہ شاید کسی کی چڑھ گئی ہو کیونکہ آپ اس سے پاک تھے) اور اپنی بکری کا دودھ نکال لیتے تھے۔ (یہ مثالیں ہیں گھر کے کام کی کیونکہ رواج میں یہ کام گھر والوں کے کرنے کے ہوتے ہیں) اور اپنا (ذاتی) کام بھی کر لیتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو، ہاں راہِ خدا میں جہاد اس سے مستثنیٰ ہے (مراد وہ مارنا ہے جیسے غصہ کے جوش میں عادت ہے) اور آپ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی جس میں آپ نے اس تکلیف پہنچانے والے سے انتقام لیا ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں میں کسی چیز کا ارتکاب کرتا تو اس وقت آپ اللہ کے لیے اس سے انتقام لیتے تھے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں آٹھ برس کا تھا اس وقت آپ کی خدمت میں آ گیا تھا اور دس برس تک میں نے آپ کی خدمت کی۔ میرے ہاتھوں کوئی نقصان بھی ہو گیا تو آپ نے کبھی ملامت نہیں کی۔ اگر آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے ملامت بھی کی تو آپ فرماتے جانے دو۔ اگر کوئی (دوسری) بات مقدر ہوتی تو وہی ہوتی۔

حقوق معاشرت

عن انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعود المریض ویتبع الجنازۃ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال بیان کرتے تھے کہ آپ مریض کی بیمار پُرسی فرماتے تھے اور جنازہ کے ساتھ جاتے تھے۔ (ابن ماجہ وبیہقی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ فرماتے تو آپ اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں سے خود نہ نکالتے تھے یہاں تک کہ وہی اپنا ہاتھ نکال لیتا تھا، اور نہ اپنا منہ اس کے منہ کی طرف سے پھیرتے تھے یہاں تک کہ وہی اپنا منہ آپ کی طرف سے پھیر لیتا تھا اور آپ کبھی اپنے پاس بیٹھنے والے کے سامنے اپنے زانو کو بڑھائے ہوئے نہیں دیکھے گئے (بلکہ صف میں سب کے برابر بیٹھتے تھے) ایک مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ زانو سے مراد پاؤں ہو یعنی آپ کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے تھے۔ (ترمذی)

شمائل ترمذی باب تواضع و باب خلق میں دو لمبی حدیثیں ہیں ان سے بعضے جملے نقل کرتا ہوں۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں تشریف لے جاتے تو مکان میں رہنے کے وقت کو تین حصوں پر تقسیم فرماتے، ایک حصہ اللہ عزوجل (کی عبادت) کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے (حقوق ادا کرنے کے) لیے اور ایک حصہ اپنی ذات خاص کے لیے۔ پھر اپنے خاص حصہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان اِسطرح پر تقسیم فرماتے کہ اس حصہ (کے برکات) کو اپنے خاص اصحاب کے ذریعہ سے عام لوگوں تک پہنچاتے (یعنی اس حصہ میں خاص حضرات کو استفادہ کے لیے اجازت تھی پھر وہ عام لوگوں تک ان علوم کو پہنچاتے) اور اس مذکورہ حصہ امت میں آپ کی عادت یہ تھی کہ اہل فضل (یعنی اہل علم وعمل) کو (حاضری کی) اجازت دینے میں دوسروں پر ترجیح دیتے تھے اور اس وقت کو ان پر بقدر ان کی دینی فضیلت کے تقسیم کرتے تھے کیونکہ کسی کو ایک ضرورت ہوئی کسی کو دو ضرورتیں ہوئیں کسی کو کئی ضرورتیں ہوئیں آپ (اسی نسبت سے) اُن کے ساتھ مشغول ہوتے اور ان کو بھی ایسے کام میں مشغول رکھتے جس میں ان کی اور امت کی مصلحت ہو۔ جیسے مسئلہ پوچھنا اور مناسب حالات کی اطلاع دینا اور آپ کے سب طالب ہو کر آتے اور (علاوہ علمی فوائد کے) کچھ کھا پی کر واپس جاتے اور دین کے ہادی بن کر نکلتے۔ (یہ رنگ تھا مجلسِ خاص کا) پھر میں نے اپنے باپ سے آپ کے باہر تشریف لانے کی بابت پوچھا۔ (انہوں نے اس کی تفصیل بیان کی جس کو میں اُنہی کی دوسری حدیث میں نقل کرتا ہوں) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت کشادہ رو، نرم خو، نرم مزاج تھے۔ آپ کے سامنے لوگ آپس میں جھگڑتے نہ تھے اور جب آپ کے روبرو کوئی بات کرتا اس کے فارغ ہونے تک آپ خاموش رہتے اور آپ پردیسی آدمی کی گفتگو اور سوال میں بے تمیزی کرنے پر تحمل فرماتے تھے اور کسی کی بات نہیں کاٹتے تھے، یہاں تک کہ وہ حد سے بڑھنے لگتا تب اس کو کاٹ دیتے خواہ منع فرما کر، یا اُٹھ کر چلے جانے سے (یہ رنگ تھا مجلس عام کا) یہ برتاؤ تو اپنے تعلق والوں سے تھا اور مخالفین

کے ساتھ جو برتاؤ تھا اس کا بھی کچھ بیان کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی موقع پر آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ مشرکین پر بددُعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا میں کوسنے والا کر کے نہیں بھیجا گیا۔ میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم)

فائدہ: اس لیے آپ کی عادت دشمنوں کے لیے بھی دُعائے خیر ہی کرنے کی تھی اور کبھی کبھار اپنے مالک حقیقی سے فریاد کے طور پر کچھ کہہ دینا کہ انکی شرارت سے آپکی حفاظت فرما دے یہ اور بات ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک لمبا قصہ طائف کا منقول ہے جس میں آپ کو کفار کے ہاتھ سے اس قدر اذیت پہنچی جس کو آپ نے جنگ اُحد کی تکلیف سے بھی زیادہ سخت فرمایا ہے۔ اس وقت جبریل علیہ السلام نے آپ کو پہاڑوں کے فرشتہ سے ملایا اور اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا اے محمد! میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ مجھ کو حکم دیں اگر آپ چاہیں تو میں دونوں پہاڑوں کو ان لوگوں پر لا ملاؤں (جس میں یہ سب پس جاویں)۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ میں اُمید کرتا ہوں کہ (شاید) اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کر دے جو صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کو شریک نہ کریں۔

فائدہ: دیکھئے اگر اس وقت ہاتھ سے بدلہ لینے کا موقع نہ تھا تو زبان سے کہنا تو آسان تھا خصوص جب آپ کو یہ بھی یقین دلایا گیا کہ زبان ہلاتے ہی سب تہس نہس کر دیئے جاویں گے مگر آپ نے پھر بھی شفقت ہی سے کام لیا۔ یہ برتاؤ ان مخالفین سے تھا جو آپ کے مدِ مقابل تھے بعضے مخالفین آپ کی رعایا تھے جن پر باضابطہ بھی قدرت تھی۔ ان کے ساتھ بھی برتاؤ سُنئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لمبا قصہ منقول ہے جس میں کسی یہودی کا جو کہ مسلمانوں کی رعیت ہو کر مدینہ میں آباد تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمے کچھ قرض تھا اور اس نے ایک بار آپ کو اس قدر تنگ کیا کہ ظہر سے اگلے دن صبح تک آپ کو مسجد سے گھر بھی نہیں جانے دیا۔ لوگوں کے دھمکانے پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو معاہد اور غیر معاہد پر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی قصہ میں ہے کہ جب دن چڑھا تو یہودی نے کہا **اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** اور یہ بھی کہا کہ میں نے تو یہ سب اس لیے کیا تھا کہ آپ کی صفت جو توراۃ میں ہے کہ محمد عبداللہ کے بیٹے ہیں آپ کی پیدائش مکہ میں ہے اور ہجرت کا مقام مدینہ ہے اور سلطنت شام میں ہوگی (چنانچہ بعد میں ہوئی) اور آپ نہ سخت خو ہیں، نہ درشت مزاج ہیں، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں اور نہ بے حیائی کا کام، نہ بے حیائی کی بات آپ کی وضع ہے۔ مجھ کو اس کا دیکھنا تھا (کہ دیکھوں آپ وہی ہیں یا نہیں سو دیکھ لیا آپ وہی ہیں) **اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** الخ (بیہقی)

مشورہ: اگر ان ہی تھوڑی سی حدیثوں کو روزمرہ ایک ہی بار پڑھ لیا کرو یا سن لیا کرو۔ تو پھر دیکھ لو گے تم کیسی جلدی کیسے اچھے ہو جاؤ گے۔

دُعا کیجئے

یااللہ! تمام ممالک اسلامیہ میں پھر اسلام کی حیات طیبہ عطا فرما دیجئے۔ ان کی اعانت ونصرت فرمائیے۔

مسلمانوں کے حقوق ادا کرنا

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المؤمن فسوق وقتاله كفر.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو (بلاوجہ) بُرا بھلا کہنا بڑا گنا ہے اور اس سے بلاوجہ لڑنا قریب کفر کے ہے۔ (بخاری و مسلم)

آیت: فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ایمان والے (سب آپس میں ایک دوسرے کے) بھائی ہیں۔ (آگے فرماتے ہیں کہ) اے ایمان والو! نہ مَردوں کو مَردوں پر ہنسنا چاہیے۔ (آگے ارشاد ہے) اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیے۔ یعنی جس سے دوسرے کی تحقیر ہو آگے فرماتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو۔ (الحجرات۔ آیت ۱۱) (آگے فرماتے ہیں کہ) اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیوں کہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور (کسی کے عیب کا) سراغ ملت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ (الحجرات، آیت ۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص (لوگوں کے عیوب پر نظر کر کے اور اپنے کو عیوب سے بَری سمجھ کر بطور شکایت کے) یوں کہے کہ لوگ برباد ہو گئے تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے (کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھتا ہے)۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ چغل خور (قانون ابدوں سزا) جنت میں نہ جاوے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز سب سے بدتر (حالت میں) اس شخص کو پاؤ گے جو دو رویہ ہو یعنی جو ایسا ہو کہ ان کے منہ پر ان جیسا، اُن کے منہ پر اُن جیسا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا (غیبت یہ ہے کہ) اپنے بھائی (مسلمان) کا ایسے طور پر ذکر کرنا کہ (اگر اس کو خبر ہو تو) اس کو ناگوار ہو۔ عرض کیا گیا کہ یہ بتلائیے کہ اگر میرے (اس) بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہتا ہوں (یعنی اگر میں سچی بُرائی کرتا ہوں) آپ نے فرمایا اگر اس میں وہ بات ہے جو تو کہتا ہے تب تو تُو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات نہیں ہے جو تو کہتا ہے تو تُو نے اس پر بہتان باندھا۔ (مسلم)

حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی (مسلمان) کو کوئی ایسی بات کہے وہ اسمیں تجھ کو سچا سمجھ رہا ہے اور تو اسمیں جھوٹ کہہ رہا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کسی گناہ سے عار دلاوے اس کو موت نہ آوے گی جب تک کہ خود اُس گناہ کو نہ کرے گا۔ (یعنی عار دلانے کا یہ وبال ہے اگر کسی خاص وجہ سے ظہور نہ ہو اور بات ہے اور خیر خواہی سے نصیحت کرنے کا کچھ ڈر نہیں)۔ (ترمذی)

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) کی (کسی) دنیوی یا دینی بُری حالت پر خوشی مت ظاہر کر، کبھی اللہ

تعالیٰ اس پر رحمت فرمادے اور تجھ کو مبتلا کردے۔ (ترمذی)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندگانِ خدا میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلیاں پہنچاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلواتے ہیں۔ (احمد و بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے نہ (خواہ مخواہ) بحث کیا کرو اور نہ اس سے (ایسی) دل لگی کر (جو اس کو ناگوار ہو) اور اس سے کوئی ایسا وعدہ کر جس کو تو پورا نہ کرے۔ (ترمذی)

فائدہ: البتہ اگر کسی عذر کے سبب پورا نہ کر سکے تو معذور ہے، چنانچہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس وقت پورا کرنے کی نیت تھی مگر پورا نہیں کر سکا اور (اگر آنے کا وعدہ تھا تو) وقت پر نہ آ سکا (اس کا یہی مطلب ہے کہ کسی عذر کے سبب ایسا ہو گیا) تو اس پر گناہ نہ ہوگا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

حضرت عیاض مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی فرمائی ہے کہ سب آدمی تواضع اختیار کرو۔ یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے (کیونکہ فخر اور ظلم تکبر ہی سے ہوتا ہے)۔ (مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوہ اور غریبوں کے کاموں میں سعی کرے وہ (ثواب میں) اس شخص کے مثل ہے جو جہاد میں سعی کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ شخص جو کسی یتیم کو اپنے ذمہ رکھ لے خواہ وہ یتیم اس کا (کچھ لگتا) ہو اور خواہ غیر کا ہو ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں میں تھوڑا سا فرق بھی کر دیا کیونکہ نبی اور غیر نبی میں فرق تو ضروری ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنت میں رہنا کیا تھوڑی بات ہے۔ (بخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی اور باہمی محبت اور باہمی شفقت میں ایسا دیکھو گے جیسے (جاندار) بدن ہوتا ہے کہ جب اس کے ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو تمام بدن بدخوابی اور بیماری میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

دُعا کیجئے

یااللہ! تمام ممالک اسلامیہ میں پھر اسلام کی حیات طیبہ عطا فرما دیجئے۔ ان کی اعانت و نصرت فرمائیے۔

یااللہ! یہ ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اس کو گمراہیوں سے بچائیے۔ ہر قسم کے فواحش و منکرات سے جو رائج الوقت ہو رہے ہیں۔ ان سے محفوظ رکھئے۔

یااللہ! ہمارے قلوب کی صلاحیتیں درست فرما دیجئے' ایمانوں میں تازگی عطا فرما دیجئے۔ تقاضائے ایمان بیدار فرما دیجئے ہمارے دلوں میں گناہوں سے نفرت پیدا فرما دیجئے' غیرت پیدا فرما دیجئے۔

تکمیل ایمان کی شرائط

عن ابی موسٰی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اتاہ السائل وصاحب الحاجۃ قال اشفعو افلتو جروا ویقضی اللہ علی لسان رسولہ ماشاء.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کے پاس کوئی سائل یا کوئی صاحبِ حاجت آتا تو آپ (صحابہ سے) فرماتے کہ تم سفارش کردیا کروتم کوثواب ملے گااور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے حکم دے (یعنی میری زباں سے وہی نکلے گا جو اللہ تعالیٰ کو دلوانا ہوگا مگر تم کو مفت کا ثواب مل جاوے گا اور یہ اس وقت ہے جب جس سے سفارش کی جاوے اس کو گرانی نہ ہو جیسا یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا)۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مظلوم ہونے کی صورت میں تو مدد کروں مگر ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روک دے یہی تمہاری مدد کرنا ہے اس ظالم کی۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں اس کا ساتھ چھوڑ دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی سختی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اس کی سختی دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریگا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یہ فرمایا آدمی کے لیے یہ شر کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے (یعنی اگر کسی میں یہ بات ہو اور کوئی شر کی بات نہ ہو تب بھی اس میں شر کی کمی نہیں)۔ مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کی جان اور اس کا مال اور اس کی آبرو (یعنی نہ اس کی جان کو تکلیف دینا جائز ہے نہ اس کے مال کا نقصان کرنا اور نہ اس کی آبرو کو کوئی صدمہ پہنچانا مثلاً اس کا عیب کھولنا، اس کی غیبت کرنا وغیرہ۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ (پورا) ایماندار نہیں بنتا یہاں تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے وہی بات پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہ جاوے گا جس کا پڑوسی اُس کے خطرات سے مطمئن نہ ہو (یعنی اس سے اندیشہ ضرر کا لگا رہے)۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت سے

خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے کی عزت نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت نہ کرے اور بُرے کام سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ بھی مسلمان کا حق ہے کہ موقع پر اس کو دین کی باتیں بتلا دیا کرے مگر نرمی اور تہذیب سے)۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہوتی ہو اور وہ اس کی حمایت پر قادر ہو اور اس کی حمایت کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حمایت فرماوے گا اور اگر اس کی حمایت نہ کی حالانکہ اس کی حمایت پر قادر تھا تو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اس پر گرفت فرماویگا۔ (شرح سنۃ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی کا) کوئی عیب دیکھے پھر اس کو چھپائے (یعنی دوسروں سے ظاہر نہ کرے) تو وہ (ثواب میں) ایسا ہوگا جیسے کسی نے زندہ در گور لڑکی کی جان بچالی (کہ قبر سے اس کو زندہ نکال لیا)۔ (احمد و ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔ پس اگر اس (اپنے بھائی) میں کوئی گندی بات دیکھے تو اس سے (اس طرح) دور کر دے (جیسے آئینہ داغ، دھبہ چہرہ کا اس طرح صاف کر دیتا ہے کہ عیب والے پر ظاہر کر دیتا ہے اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسی طرح اس شخص کو چاہیے کہ اس کے عیب کی خفیہ طور پر اصلاح کر دے فضیحت نہ کرے)۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھو۔ (یعنی ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے موافق برتاؤ کرو سب کو ایک لکڑی مت ہانکو)۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وہ شخص (پورا) ایماندار نہیں جو خود اپنا پیٹ بھر لے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا رہے۔ (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن الفت (اور لگاؤ) کا محل (اور خانہ) ہے اور اس شخص میں خیر نہیں جو کسی سے نہ خود الفت رکھے اور نہ اس سے کوئی الفت رکھے، یعنی سب سے روکھا اور الگ رہے، کسی سے میل ہی نہ ہو۔ باقی دین کی حفاظت کے لیے کسی سے تعلق نہ رکھنا یا کم رکھنا وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ (احمد و بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری اُمت میں سے کسی کی حاجت پوری کرے صرف اس نیت سے کہ اس کو مسرور (اور خوش) کرے سو اس شخص نے مجھ کو مسرور کیا اور جس نے مجھ کو مسرور کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو مسرور کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو مسرور کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بیہقی)

نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی پریشان حال آدمی کی امداد کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر (۷۳) مغفرت لکھے گا جن میں ایک مغفرت تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لیے (کافی) ہے اور بہتر (۷۲) مغفرت قیامت کے دن اس کے لیے درجات ہو جاویں گے۔ (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا ویسے ہی ملاقات کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو بھی پاکیزہ ہے تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہے تو نے جنت میں اپنا مقام بنالیا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے یہ بات حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کردے اس طرح سے کہ دونوں ملیں اور یہ اُدھر منہ پھیر لے اور وہ ادھر کو منہ پھیر لے اور ان دونوں میں اچھا وہ شخص ہے جو پہلے سلام کر لے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کو بدگمانی سے بچاؤ کہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کی مخفی حالت کی کرید مت کرو نہ اچھی حالت کی نہ بُری حالت کی اور نہ دھوکہ دینے کو کسی چیز کے دام بڑھاؤ اور نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے غیبت کرو اور اے اللہ کے بندو سب بھائی بھائی ہو کر رہو اور ایک روایت میں ہے نہ ایک دوسرے پر رشک کرو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حقوق مسلمان پر چھ ہیں۔ (اس وقت انہی چھ کے ذکر کا موقع تھا) عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: ۱۔ جب اس سے ملنا ہو اس کو سلام کرو اور ۲۔ جب وہ تجھ کو بلاوے تو قبول کرو اور ۳۔ جب تجھ سے خیر خواہی چاہے اس کی خیر خواہی کرو اور ۴۔ جب چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہو اور ۵۔ جب بیمار ہو جاوے اس کی عیادت کرو اور ۶۔ جب مر جاوے اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچاوے یا اس کے ساتھ فریب کرے۔ (ترمذی)

یہ تو عام مسلمانوں کے کثیر الوقوع حقوق ہیں اور خاص اسباب سے اور خاص حالات سے خاص حقوق بھی ہیں جن کو میں نے بقدرِ ضرورت رسالہ حقوق الاسلام میں لکھ دیا ہے سب کے ادا کی خوب کوشش رکھو، کیونکہ اس میں بہت بے پروائی ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

دُعا کیجئے

اے اللہ! جو علم آپ نے ہمیں دیا اس سے نفع عطا فرمائے اور ہمیں وہ علم دیجئے جو ہمیں نفع دے۔

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے دین میں، دنیا میں اور اہل وعیال میں معافی اور امن کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔

اے اللہ! علم سے ہماری مدد فرما اور حلم سے ہمیں آراستہ فرما اور پرہیزگاری سے بزرگی عطا فرما اور امن سے ہمیں جمال عطا فرمائیے۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے کھول دے اپنے ذکر کے ساتھ اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا فرما۔ اور ہم پر اپنا فضل کامل کر اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے فرما دیجئے۔ آمین

اپنی جان کے حقوق ادا کرنا

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لجسدک علیک حقا و ان لعینک علیک حقا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (شب بیداری اور نفل روزہ میں زیادتی کی ممانعت میں) فرمایا کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

تشریح: مطلب یہ کہ زیادہ محنت کرنے سے اور زیادہ جاگنے سے صحت خراب ہوجائے گی اور آنکھیں آشوب کرآئینگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارہ میں کثرت سے لوگ ٹوٹے میں رہتے ہیں (یعنی ان سے کام نہیں لیتے۔ جس سے دینی نفع ہو) ایک صحت دوسری بےفکری۔ (بخاری)

فائدہ: اس سے صحت اور بےفکری کا ایسی نعمت ہونا معلوم ہوا کہ ان سے دین میں مدد ملتی ہے اور بےفکری اس وقت ہوتی ہے کہ کافی مال ہو اور کوئی پریشانی بھی نہ ہو، تو اس سے افلاس اور پریشانی سے بچے رہنے کی کوشش کرنے کا مطلوب ہونا بھی معلوم ہوا۔

حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت سمجھو اور صحت کو بیماری سے پہلے اور مالداری کو افلاس سے پہلے اور بےفکری کو پریشانی سے پہلے اور زندگی کو مرنے سے پہلے۔ (ترمذی)

فائدہ: معلوم ہوا کہ جوانی میں جو صحت وقوت ہوتی ہے وہ اور بےفکری زندگی اور مالی گنجائش بڑی نعمتیں ہیں۔

حضرت عبید اللہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان میں (پریشانی سے) امن میں ہو اور اپنے بدن میں (بیماری سے) عافیت میں ہو اور اس کے پاس اُس دن کے کھانے کو ہو (جس سے بھوکا رہنے کا اندیشہ نہ ہو) تو یوں سمجھو کہ اس کے لیے ساری دنیا سمیٹ کر دے دی گئی۔ (ترمذی)

فائدہ: اس سے بھی صحت اور امن وعافیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حلال دنیا کو اس لیے طلب کرے کہ مانگنے سے بچا رہے اور اپنے اہل وعیال کے (ادائے حقوق کے) لیے کمایا کرے اور اپنے پڑوسی پر توجہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا۔ (بیہقی وابونعیم)

فائدہ: معلوم ہوا کہ کسبِ مال کے بقدر ضرورت دین بچانے کے لیے اور ادائے حقوق کے لیے بڑی فضیلت ہے۔ اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دنیا کی بےرغبتی (جس کا کہ حکم ہے) یہ حلال کو حرام کرنے سے ہے اور نہ مال کے ضائع

کرنے سے۔ الخ (ترمذی وابن ماجہ)

فائدہ: اس میں صاف بُرائی ہے مال کے برباد کرنے کی کیونکہ اس سے جمعیت جاتی رہتی ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کے لیے دوا بھی بنائی۔ سوتم دوا کیا کرو اور حرام چیز سے دوامت کرو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس میں صاف حکم ہے تحصیلِ صحت کا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کے پاس (غذا حاصل کرنے) آتی ہیں۔ سو اگر معدہ درست ہو تو وہ رگیں صحت لے کر جاتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہوا تو رگیں بیماری لے کر جاتی ہیں۔ (شعب الایمان وبیہقی)

فائدہ: اس میں معدہ کی خاص رعایت کا ارشاد ہے۔

حضرت اُم منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک موقع پر) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ (کھجور) مت کھاؤ۔ تم کو نقاہت ہے پھر میں نے چقندر اور جَو تیار کیا آپ نے فرمایا اے علی اسمیں سے لو یہ تمہارے موافق ہے۔ (احمد وترمذی وابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث سے بد پرہیزی کی ممانعت معلوم ہوئی کہ مضرِ صحت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دُعا فرماتے تھے کہ اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بھوک سے، وہ بھوک برا ہم خواب ہے۔ الخ (ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ)

فائدہ: مرقاۃ میں طیبی سے پناہ مانگنے کا سبب نقل کیا ہے کہ اس سے قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اس سے صحت وقوت وجمعیت کا مطلوب ہونا ثابت ہوا۔ کیونکہ زیادہ بھوک سے یہ سب فوت ہو جاتے ہیں اور بھوک کی جو فضیلت آئی ہے وہ ایسی ہے جیسے بیماری کی فضیلت آئی ہے۔ اس سے بھوک اور بیماری کا مطلوب التحصیل ہونا لازم نہیں آتا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ تیر اندازی بھی کیا کرو اور سواری بھی کیا کرو۔ الخ (ترمذی وابن ماجہ وابوداؤد ودارمی)

فائدہ: سواری سیکھنا بھی ایک ورزش ہے جس سے قوت بڑھتی ہے۔

دُعا کیجئے

یااللہ! ہمارے پاس اور کوئی سرمایہ نہیں، کوئی وسیلہ نہیں اقرار جرم کرتے ہیں آپ کے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

یااللہ! ہمیں ہر خطاو عصیان سے محفوظ رکھئے ہر تقصیر وکوتاہی سے محفوظ رکھئے۔

یااللہ! ہم کو اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی سے بچالیجئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے ہم پر اور تمام امت مسلمہ پر رحم فرمائیے۔

ایمانی صفات

عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من علم الرمی ثم ترکه فلیس منا.

ترجمہ: ان ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے تیراندازی سیکھی پھر چھوڑ دی وہ ہم میں سے نہیں یا یوں فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔ (مسلم)

فائدہ: اس سے کس قدر تاکید معلوم ہوتی ہے قوت کی حفاظت کی اور اس کے قوت ہونے کا بیان آیت کے ذیل میں گذر چکا ہے اور ان دو حدیثوں کے اس مضمون کا بقیہ اگلی حدیث کے ذیل میں آتا ہے۔

ہماری جان بھی اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جو ہم کو بطور امانت کے دے رکھی ہے۔ اس لیے اس کے حکم کے موافق اس کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے اور اس کی حفاظت ایک یہ ہے کہ اس کی صحت کی حفاظت کرے، دوسرے اس کی قوت کی حفاظت کرے، تیسرے اس کی جمعیت کی حفاظت کرے یعنی اپنے اختیارات سے ایسا کوئی کام نہ کرے جس میں جان میں پریشانی پیدا ہو جاوے کیونکہ ان چیزوں میں خلل آجانے سے دین کے کاموں کی ہمت نہیں رہتی نیز دوسرے حاجت مندوں کی خدمت اور امداد نہیں کرسکتا نیز کبھی کبھی ناشکری اور بے صبری سے ایمان کھو بیٹھتا ہے۔ اس بارہ میں چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نعمتوں کے شمار میں ارشاد فرمایا جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے۔ (شعراء، آیت ۸۰)

فائدہ: اس سے صحت کا مطلوب ہونا صاف معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ان دشمنوں کے لیے جس قدر تم سے ہو سکے قوت تیار رکھو۔ (انفال، آیت ۶۰)

فائدہ: اس میں قوت کی حفاظت کا صاف حکم ہے۔ مسلم میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تفسیر تیراندازی کے ساتھ منقول ہے اور اس کو قوت اس لیے فرمایا کہ اس سے دین اور دل میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور اس میں دوڑنا بھاگنا جو پڑتا ہے تو بدن میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور یہ اس زمانہ کا ہتھیار تھا اس زمانہ میں جو ہتھیار ہیں وہ تیر کے حکم میں ہیں اور اس مضمون کا بقیہ حدیث نمبر ۱۳ کے ذیل میں آئے گا۔

۳۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مال کو بے موقع مت اُڑانا۔ (بنی اسرائیل، آیت ۲۶)

فائدہ: مال کی تنگی سے جان میں پریشانی سے بچنے کا حکم دیا گیا اور جن امور سے اس سے بھی زیادہ پریشانی ہو جاوے ان سے بچنے کا تو اور زیادہ حکم ہوگا اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا۔ آگے حدیثیں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوت والا مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کم قوت والے مؤمن سے بہتر اور زیادہ پیارا ہے اور یوں سب میں خوبی ہے۔ (مسلم)

فائدہ: جب قوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی پیاری چیز ہے تو اس کو باقی رکھنا اور بڑھانا اور جو چیزیں قوت کم کرنے والی ہیں اُن سے احتیاط رکھنا یہ سب مطلوب ہوگا۔ اس میں غذا کا بہت

کم کر دینا، نیند کا بہت کم کر دینا، ہم بستری میں حدِ قوت سے آگے زیادتی کرنا، ایسی چیز کھانا جس سے بیماری ہو جائے یا بدپرہیزی کرنا جس سے بیماری بڑھ جائے یا جلدی نہ جاوے یہ سب داخل ہو گیا، ان سے بچنا چاہئے۔ اسی طرح قوت بڑھانے میں ورزش کرنا، دوڑنا، پیادہ چلنے کی عادت کرنا، جن اسلحہ کی قانون سے اجازت ہے یا اجازت حاصل ہو سکتی ہے ان کی مشق کرنا یہ سب داخل ہے مگر حدِ شرع وحدِ قانون سے باہر نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے جمعیت وراحت جو کہ شرعاً مطلوب ہے برباد ہوتی ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار قافلہ ہے۔ (مالک وترمذی وابوداؤد ونسائی)

فائدہ: یہ اس وقت تھا جب کہ اِکے دُکے کو دشمن کا خطرہ تھا، اس سے ثابت ہے کہ اپنی حفاظت کا سامان ضروری ہے۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل میں اترتے تو گھاٹیوں میں اور نشیب میدانوں میں متفرق ہو جاتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارا گھاٹیوں اور نشیب میدانوں میں متفرق ہو جانا یہ شیطان کی طرف سے ہے (اس لیے کہ اگر کسی پر آفت آوے تو دوسروں کو خبر بھی نہ ہو)۔ سو اس کے بعد جس منزل پر اُترتے ایک دوسرے سے اس طرح مل جاتے کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا بچھا دیا جائے تو سب پر آ جائے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس سے بھی اپنی احتیاط اور حفاظت کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔

حضرت ابو السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک اجازت لینے والے سے) فرمایا کہ اپنا ہتھیار ساتھ لے لو مجھ کو بنی قریظہ سے (جو کہ یہودی اور دشمن تھے) اندیشہ ہے۔ چنانچہ اس شخص نے ہتھیار لے لیا اور گھر کو چلا، لانبی حدیث ہے۔ (مسلم)

فائدہ: جس موقع پر دشمنوں سے ایسا اندیشہ ہو اپنی حفاظت کے لیے جائز ہتھیار اپنے ساتھ رکھنے کا اس سے ثبوت ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ بدر کے دن تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر تھے اور ابولبابہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شریکِ سواری تھے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیادہ چلیں گے۔ آپ فرماتے تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تم سے زیادہ ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں۔ (یعنی پیادہ چلنے میں جو ثواب ہے اس کی مجھ کو بھی حاجت ہے)

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ پیادہ چلنے کی بھی عادت رکھنے زیادہ آرام طلب نہ ہو۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو زیادہ آرام طلبی سے منع فرماتے تھے اور ہم کو حکم دیتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس میں بھی وہی بات ہے جو اس سے پہلی حدیث میں تھی اور ننگے پاؤں چلنا اس سے زیادہ۔

حضرت ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تنگی سے گذر کرو اور موٹا چلن رکھو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔ (جمع الفوائد از کبیر واوسط)

فائدہ: اس میں کئی مصلحتیں ہیں مضبوطی وجفاکشی وآزادی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو لائق نہیں کہ

اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا نفس کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ جس بلا کو سہار نہ سکے اس کا سامنا کرے۔ (تیسیر از ترمذی)

فائدہ: یہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے۔ اس میں تمام وہ کام آ گئے جو اپنے قابو کے نہ ہوں بلکہ اگر کسی مخالف کی طرف سے بھی کوئی شورش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعہ سے اس کی مدافعت کرو خواہ وہ خود انتظار کر دیں، خواہ تم کو انتقام کی اجازت دے دیں اور اگر خود حکام ہی کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ پیش آوے تو تہذیب سے اپنی تکلیف کی اطلاع کر دو اگر پھر بھی حسب مرضی انتظام نہ ہو تو صبر کرو اور عمل سے یا زبان سے یا قلم سے مقابلہ مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہاری مصیبت دُور ہو۔

جو افعال مقاصدِ مذکورہ میں خلل انداز ہوں اگر وہ مقاصد واجب ہوں اور خلل یقینی اور شدید ہے تو وہ افعال حرام ہیں ورنہ مکروہ۔

اگر بدوں بندہ کے اختیار کے محض من جانب اللہ ایسے واقعات پیش آویں جن سے یہ مقاصد صحت وقوت وطمانیت وغیرہا برباد ہو جاویں تو پھر ان مصائب پر ثواب ملتا ہے اور مدد غیبی بھی ہوتی ہے پریشانی نہیں ہوتی۔ اس لیے ان پر صبر کرے اور خوش رہے انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام سب کے ساتھ ایسا معاملہ ہوا ہے جس سے قرآن اور حدیث بھرے ہوئے ہیں۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! تمام ممالک اسلامیہ میں پھر اسلام کی حیات طیبہ عطا فرما دیجئے۔ ان کی اعانت ونصرت فرمائیے۔

یا اللہ! یہ ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اس کو گمراہیوں سے بچائیے۔ ہر قسم کے فواحش ومنکرات سے جو رائج الوقت ہو رہے ہیں۔ ان سے محفوظ رکھئے۔

یا اللہ! ہمارے قلوب کی صلاحیتیں درست فرما دیجئے، ایمانوں میں تازگی عطا فرما دیجئے۔ تقاضائے ایمان بیدار فرما دیجئے ہمارے دلوں میں گناہوں سے نفرت پیدا فرما دیجئے، غیرت پیدا فرما دیجئے۔

یا اللہ! ہمیں ظاہری وباطنی ہلاکت سے بچا لیجئے اور اپنی مغفرت ورحمت کا مورد بنا دیجئے اور عذاب نار سے بچا لیجئے۔

یا اللہ! اپنے محبوب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے حشر میں ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیے۔ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائیے ہمارے ظاہر کو بھی پاک کر دیجئے اور باطن کو بھی پاک کر دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ
فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ
وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اُس کو خواب میں حضور کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت ہوگی۔ (ص ۴۷)

نماز کی پابندی کرنا

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارأیتم لو ان نهراً بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمس مرات هل یبقی من درنه شیءٌ قالوا لا یبقی من درنه شیءٍ قال فذٰلک مثل الصلوٰت الخمس یمحو الله بهن الخطایا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ تو اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو اور اس میں وہ ہر روز پانچ بار غسل کیا کرے تو کیا اس کا کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل نہ رہے گا آپ نے فرمایا کہ یہی حالت پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

تشریح: اس سے کتنی بڑی فضیلت نماز کی ثابت ہوتی ہے اور مسلم کی ایک حدیث میں اجتناب کبائر کو شرط فرمایا ہے مگر یہ کیا تھوڑی دولت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کے اور کفر کے درمیان بس ترکِ نماز کی کسر ہے (جب ترکِ نماز کیا وہ کسر مٹ گئی اور کفر آ گیا، چاہے بندہ کے اندر نہ آوے پاس ہی آ جاوے مگر دوری تو نہ رہی)۔ (مسلم)

فائدہ: دیکھو نماز چھوڑنے پر کتنی بڑی وعید ہے کہ وہ بندہ کو کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص اُس پر محافظت رکھے وہ قیامت کے روز اس کے لیے روشنی اور دستاویز اور نجات ہوگی اور جو شخص اس پر محافظت نہ کرے وہ اس کے لیے نہ روشنی ہوگی اور نہ دستاویز اور نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یعنی دوزخ میں اگرچہ ان کے ساتھ ہمیشہ کے لیے نہ رہے مگر ہونا ہی بڑی سخت بات ہے۔) (احمد و دارمی و بیہقی شعب الایمان)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان جو ایک عہد کی چیز (یعنی عہد کا سبب) ہے وہ نماز ہے۔ پس جس شخص نے اس کو ترک کر دیا وہ (برتاؤ کے حق میں) کافر ہو گیا (یعنی ہم اس کے ساتھ کا برتاؤ کریں گے کیونکہ اور کوئی علامت اسلام کی ان میں نہیں پائی جاتی کیونکہ وضع ولباس وگفتگو سب مشترک تھے تو ہم کافر ہی سمجھیں گے)۔ (احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)

فائدہ: اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ ترکِ نماز بھی ایک علامت ہے کفر کی گو کوئی دوسری اسلامی علامت ہونے سے ترک نماز سے کافر نہ سمجھیں مگر کفر کی کسی علامت کو اختیار کرنا کیا تھوڑی بات ہے؟

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے اور ان کے باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جب وہ سات برس کے ہوں، اور اس پر ان کو مارو جب وہ دس برس کے ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص قبیلہ خزاعہ کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

میں مسلمان ہوئے ان میں ایک شہید ہوگیا اور دوسرا برس روز پیچھے (موت طبعی سے) مرا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے پیچھے مرنے والے کو (خواب میں) دیکھا کہ اس شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا۔ مجھ کو بہت تعجب ہوا، صبح کو میں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس (مرنے والے) نے اس (شہید) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور برس روز تک ہزاروں رکعتیں پڑھیں (اگر صرف فرض وواجب وسنت مؤکدہ ہی لی جاویں تو دس ہزار رکعت کے قریب ہوتی ہیں یعنی اس لیے وہ شہید سے بڑھ گیا)۔ (احمد وابن ماجہ وابن حبان وبیہقی)

فائدہ: حضرت ابن ماجہ و ابن حبان نے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے درجوں میں اتنا فرق ہے کہ آسمان وزمین کے فاصلہ سے بھی زیادہ۔ فقط۔ اور ظاہر ہے کہ زیادہ دخل اس فضیلت میں نماز ہی کو ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کی کثرت کا بیان بھی فرمایا۔ تو نماز ایسی چیز ٹھہری کہ اس کی بدولت شہید سے بھی بڑا رتبہ مل جاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے۔ (دارمی)

فائدہ: نماز ہی کا نام لینا صاف بتلا رہا ہے کہ وہ سب عبادات سے بڑھ کر جنت میں لے جانے والی ہے۔

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اول جس چیز کا بندہ سے قیامت میں حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر وہ ٹھیک اُتری تو اس کے سارے عمل ٹھیک اتریں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو اس کے سارے عمل خراب نکلیں گے۔ (طبرانی اوسط)

فائدہ: معلوم ہوتا ہے نماز کی برکت سب عبادات میں اثر کرتی ہے اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہوگی بڑا عمل ہونے کی؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ جس کے پاس نماز نہیں (یعنی نماز نہ پڑھتا ہو) اس کے پاس دین نہیں نماز کو دین سے وہ نسبت ہے جیسے سر کو دھڑ سے نسبت ہے۔ (کہ سر نہ ہو تو دھڑ مردہ ہے) اسی طرح نماز نہ ہو تو تمام اعمال بے جان ہیں۔ (طبرانی اوسط وصغیر)

فائدہ: جس چیز پر دین کا اتنا بڑا دارومدار ہو اس کو چھوڑ کر کسی نیک عمل کو کافی سمجھنا کتنی بڑی غلطی ہے!

حضرت حنظلہ کاتبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص پانچ نماز کی محافظت کرے یعنی ان کے رکوع کی بھی، ان کے سجدہ کی بھی، اور ان کے وقتوں کی بھی (یعنی ان میں کوتاہی نہ کرے) اور اس کا اعتقاد رکھے کہ سب نمازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے واجب ہوگئی۔ یا یہ فرمایا کہ وہ دوزخ پر حرام ہو جاوے گا۔ (ان سب کا ایک ہی مطلب ہے)۔ (احمد)

دُعا کیجئے

یا اللہ! ان احادیث میں ہم نے جو اسلامی آداب واحکام سیکھے ہیں ان پر دل وجان سے عمل کر کے اپنی رضا والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیے۔

یا اللہ! موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ آمین

مساجد کی تعمیر

عن عثمان بن عفان رضی الله عنه وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بنی مسجدا یبتغی به وجه الله بنی الله له بیتا وفی روایة بنی الله له مثله فی الجنة.

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کا خوش کرنا ہو (اور کوئی بُری غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی کی مثل (اُس کا گھر) جنت میں بنادے گا۔ (بخاری ومسلم)

تشریح: اس حدیث سے نیت کی درستی کی تاکید بھی معلوم ہوئی اور اگر نئی مسجد نہ بناوے بلکہ بنی ہوئی کی مرمت کردے اس کا ثواب بھی اس سے معلوم ہوا کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کی مرمت کر کے یہ حدیث بیان کی تھی اور دوسری حدیثوں سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کوئی مسجد بناوے (بنانے میں مال خرچ کرنا یا جان کی محنت خرچ کرنا دونوں آگئے۔ چنانچہ جمع الفوائد میں رزین سے حضرت ابوسعید کی روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی کے بننے کے وقت خود کچی اینٹیں اُٹھا رہے تھے) خواہ وہ قطاۃ پرندہ کے گھونسلہ کے برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔ (ابن خزیمہ وابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث سے بنتی ہوئی مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کیونکہ گھونسلہ کی برابر بنانے کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ پوری مسجد نہیں بنا سکا اس کے بننے میں تھوڑی سی شرکت کرلی جس سے اس کی رقم کے مقابلہ میں اس مسجد کا اتنا ذرا سا حصہ آگیا اور اوپر کی حدیث میں جو آیا ہے کہ اس کی مثل جنت میں گھر بنے گا، اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ اس صورت میں گھونسلہ کے برابر گھر بن جائے گا کیونکہ مثل کا یہ مطلب نہیں کہ چھوٹے بڑے ہونے میں اس کی مثل ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسا اس شخص کا اخلاص ہوگا اس کی مثل گھر بنے گا، لیکن لمبائی چوڑائی میں بہت بڑا ہوگا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بناوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بناوے گا جو اس سے بہت لمبا چوڑا ہوگا۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کے لیے حلال مال سے کوئی عمارت (یعنی مسجد) بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناوے گا۔ (طبرانی اوسط)

فائدہ: یہ بھی مسجد کا ادب ہے کہ اس میں حرام مال نہ لگاوے خواہ وہ حرام روپیہ پیسہ ہو، خواہ ملبہ، خواہ زمین ہو جیسا کہ بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہے کہ زمیندار کی زمین میں بدوں اس کی اجازت کے مسجد بنا لیتے ہیں اور پھر اس کے روک ٹوک کرنے پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کو اسلام کی بڑی طرفداری و خدمت سمجھتے ہیں۔ خاص کر اگر زمیندار غیر مسلم ہو تو تب تو اس کو کفر و اسلام کا مقابلہ سمجھتے ہیں۔ سو خوب سمجھ لو کہ اس زمین میں جو مسجد

بنائی جاوے وہ شرع سے مسجد ہی نہیں ہے۔ البتہ زمیندار کی خوشی سے اپنی مِلک کرا کر پھر اس میں مسجد بناتے رہیں۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت تھی (شاید حبشن ہو) جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، ایک رات کو وہ مرگئی۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی، آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو اس کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ صحابہ کو لے کر باہر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اُس پر تکبیر فرمائی (مراد نماز جنازہ ہے) اور اس کے لیے دعا کی پھر واپس تشریف لے آئے۔ (ابن ماجہ وابن خزیمہ) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے پوچھا تو نے کس عمل کو زیادہ فضیلت کا پایا۔ اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینے کو۔ (ابوالشیخ اصبہانی)

فائدہ: دیکھئے مسجد میں جھاڑو دینے کی بدولت ایک غریب گمنام حبشن کی جس کی مسکنت وگمنامی کے سبب اس کی وفات کی بھی اطلاع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں کی گئی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی بڑی قدر فرمائی کہ اس کی وفات کی خبر نہ دینے کی بھی شکایت فرمائی، پھر قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی اور یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور اس کے لیے دعا فرمائی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پوچھنے پر خود اس نے اس عمل کی کتنی بڑی فضیلت بیان کی۔ افسوس اب مسجد میں جھاڑو دینے کو لوگ عیب اور ذلت سمجھتے ہیں۔

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک بڑی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے کوڑا کباڑ نکالنا بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہے۔ (طبرانی کبیر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کردی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کباڑ، کانٹا، اصلی فرش سے الگ کنکر، پتھر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بناوے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راویت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محلّہ محلّہ میں مسجدیں بنانے کا حکم اور ان کو صاف پاک رکھنے کا حکم فرمایا۔ (احمد وترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ)

فائدہ: پاک رکھنا یہ کہ اس میں کوئی ناپاک آدمی یا ناپاک کپڑا ناپاک تیل وغیرہ نہ جانے پائے اور صاف رکھنا یہ کہ اس میں سے کوڑا کباڑ نکالتے رہیں۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک بڑی حدیث میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجدوں کو جمعہ جمعہ (خوشبو کی) دھونی دیا کرو۔ (ابن ماجہ وکبیر طبرانی)

فائدہ: جمعہ کی قید نہیں، صرف یہ مصلحت ہے کہ اس روز نمازی زیادہ ہوتے ہیں جن میں ہر طرح کے آدمی ہوتی ہیں کبھی کبھی دھونی دے دینا یا اور کسی طرح خوشبو لگا دینا، چھڑک دینا، سب برابر ہے۔

دُعا کیجئے

اے اللہ! جو علم آپ نے ہمیں دیا اس سے نفع عطا فرمائے اور ہمیں وہ علم دیجئے جو ہمیں نفع دے۔

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

آداب مساجد

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم من یتبع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد ضالۃ فقولوا لا رد اللہ علیک وفی روایۃ قبلھا فان المساجد لم تبن لھٰذا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد میں خرید وفروخت کر رہا ہے تو یوں کہہ دیا کرو، اللہ تعالیٰ تیرے تجارت میں نفع نہ دے اور جب ایسے شخص کو دیکھو کہ کھوئی چیز کو مسجد میں پکار پکار کر تلاش کر رہا ہے تو یوں کہہ دو اللہ تعالیٰ تیرے پاس وہ چیز نہ پہنچاوے۔ (ترمذی ونسائی وابن خزیمہ وحاکم)

اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ (مسلم)

فائدہ: مراد اس چیز کا تلاش کرنا ہے جو باہر کھوگئی اور مسجد میں اس لیے پکار رہا ہے کہ مختلف لوگوں کا مجمع ہے شاید کوئی پتہ دیدے اور یہ بددعا دینا تنبیہ کے لیے ہے لیکن اگر لڑائی دنگے کا ڈر ہو تو دل میں کہہ لے۔ اس حدیث میں باطنی ادب مسجد کا مذکور ہے کہ وہاں دنیا کے کام نہ کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چند امور ہیں جو مسجد میں مناسب نہیں، اس کو راستہ نہ بنایا جائے (جیسا بعض لوگ چکر سے بچنے کے لیے مسجد کے اندر ہو کر دوسری طرف نکل جاتے ہیں) اور اس میں ہتھیار نہ سوتے جائیں اور نہ اس میں کمان کھینچی جائے اور نہ اس میں تیروں کو بکھیرا جائے (تاکہ کسی کے چُبھ نہ جاویں) اور نہ کچا گوشت لے کر اس میں سے گذرے اور نہ اس میں کسی کو سزا دی جائے اور نہ اس میں کسی سے بدلہ لیا جاوے (جس کو شرع میں حد وقصاص کہتے ہیں اور نہ اس کو بازار بنایا جائے)۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: یہ سب باتیں مسجد کے ادب کے خلاف ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب اخیر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی باتیں مسجدوں میں ہوا کریں گی اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہ ہوگی (یعنی ان سے خوش نہ ہوگا)۔ (ابن حبان)

فائدہ: دنیا کی باتیں کرنا بھی مسجد کی بے ادبی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت کی نیت سے مسجد کی طرف چلے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اس کے لیے نیکی لکھتا ہے جانے میں بھی، لوٹنے میں بھی۔ (احمد وطبرانی وابن حبان)

فائدہ: کیا ٹھکانا ہے رحمت کا کہ جاتے ہوئے تو ثواب ملتا ہے لوٹنے میں بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کی اندھیری میں مسجد کی طرف چلے، اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز نور کے ساتھ ملے گا۔ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس روز سوائے اس کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جسکا دل مسجد میں لگا ہوا ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان بدبودار ترکاریوں سے (یعنی پیاز و لہسن سے جیسا کہ اور حدیثوں میں آیا ہے) بچو کہ ان کو کھا کر مسجدوں میں آؤ۔ اگر تم کو ان کے کھانے کی ضرورت ہی ہو تو ان (کی بدبو) کو آگ سے ماردو، (یعنی پکار کر کھاؤ کچی کھا کر مسجد میں نہ آؤ)۔ (طبرانی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص مسجد کی طرف جائے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ کوئی اچھی بات (یعنی دین کی بات) سیکھے یا سکھائے، اُس کو حج کرنے کے برابر پورا ثواب ملے گا۔ (طبرانی)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسجد جیسے نماز کے لیے ہے ایسے ہی علم دین سیکھنے کے لیے بھی ہے۔ سو مسجد میں ایسے شخص کو رہنا چاہیے جو دین کی باتیں بتلایا کرے۔ یہ سب حدیثیں ترغیب سے لی گئی ہیں بجز دو حدیثوں کے کہ اس میں مشکوٰۃ اور جمع الفوائد کا نام لکھ دیا ہے۔ دستور العمل جو ان سب آیات اور احادیث سے ثابت ہوا یہ ہے۔

(الف) کہ ہر بڑی چھوٹی بستی میں وہاں کی ضرورت کے موافق مسجد بنانا چاہیے۔

(ب) مگر وہ حلال مال سے اور حلال زمین میں ہو۔

(ج) مسجد کا ادب کرے یعنی اس کو پاک صاف رکھے۔ اس میں جھاڑو دیا کرے۔ اس کی ضروری خدمت کا خیال رکھے۔ بدبودار جیسے تمباکو وغیرہ چیز کھا کر یا لے کر اس میں نہ جائے۔ وہاں دنیا کا کوئی کام یا بات نہ کرے۔

(د) مَردوں کو نماز مسجد میں پڑھنا چاہیے اور بدوں عذر کے جماعت نہ چھوڑنا چاہیے۔ مسجد میں اور جماعت سے نماز پڑھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ آپس میں تعلق بڑھے، ایک کو دوسرے کا حال معلوم رہے۔ مالک کی حدیث سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صبح کی نماز میں نہیں پایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار تشریف لے گئے اور حضرت سلیمان کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان تھا تو سلیمان کی ماں سے پوچھا میں نے سلیمان کو صبح میں نہیں دیکھا۔

اس حدیث کے ذیل میں علماء نے یہ فائدہ بھی ذکر کیا ہے۔

(ہ) مسجد میں ایسے شخص کو رکھیں کہ وہ بستی والوں کو مسئلے مسائل بھی بتلاتا رہے۔

(و) جب فرصت ملا کرے مسجد میں جا کر بیٹھ جایا کرے مگر وہاں جا کر دین کے کاموں میں یا دین کی باتوں میں لگا رہے۔ اگر سب آدمی اس کی پابندی رکھیں تو علاوہ ثواب کے جماعت کو بھی قوت پہنچے۔

تنبیہ: حدیثوں میں صاف آیا ہے کہ عورتوں کے لیے گھروں میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجدوں میں پڑھنے سے زیادہ ہے۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ان احادیث میں ہم نے جو اسلامی آداب و احکام سیکھے ہیں ان پر دل و جان سے عمل کر کے اپنی رضا والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیے۔

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

عن ابی هریرة رضی الله عنه وابی سعید رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقعد قوم یذکرون الله الا خفتهم الملئکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جولوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھیں ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اوران پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت چھاجاتی ہے اوران پر چین کی کیفیت اترتی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہواور جو شخص ذکر نہ کرتا ہوان کی حالت زندہ اور مُردہ کی سی حالت ہے (یعنی پہلا شخص مثل زندہ کے ہے اور دوسرا مثل مُردہ کے کیونکہ روح کی زندگی یہی اللہ کی یاد ہے یہ نہ ہوتو روح مُردہ ہے)۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے (یعنی اپنے بندہ کے) ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو پھر وہ اگر اپنے جی میں میرا ذکر کرے تو میں اپنے جی میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرے تو میں اس کا ذکر ایسے مجمع میں کرتا ہوں جو اس مجمع سے بہتر ہوتا ہے۔ (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے مجمع میں)۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے جی کا یہ مطلب نہیں جیسا ہمارا جی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس یاد کی کسی کو خبر نہیں ہوتی جیسے دوسری حالت میں مجمع کو خبر ہوگئی اور وہاں کے مجمع کا یہاں کے مجمع سے اچھا ہونا اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس مجمع کے زیادہ شخص اس مجمع کے زیادہ شخصوں سے اچھے ہوتے ہیں۔ یہ ضرور نہیں کہ ہر شخص، ہر شخص سے اچھا ہو۔ سو اگر دنیا میں کوئی مجمع ذکر کا ایسا ہو جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہوں جیسا آپ کے زمانہ میں تھا تو کسی فرشتہ یا پیغمبر کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل ہونا لازم نہ آئے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں گذرا کرو تو اس کے میوے منہ چھٹ کھایا کرو، لوگوں نے عرض کیا جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر کے حلقے (اور مجمع)۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اللہ کی طرف سے اس پر گھاٹا ہوگا اور جو شخص کسی جگہ لیٹے جس میں اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ کی طرف سے اس پر گھاٹا ہوگا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ کوئی موقع اور کوئی حالت ذکر سے خالی نہ ہونا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے شرعی اعمال مجھ پر بہت سے ہوگئے (مُراد نفلی اعمال ہیں کیونکہ تاکیدی اعمال تو بہت نہیں ہیں مطلب یہ کہ ثواب کے کام اتنے ہیں کہ سب کا یاد رکھنا اور عمل کرنا بہت مشکل ہے) اس لیے آپ مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا

دیجئے کہ اس کا پابند ہو جاؤں (اور وہ سب کے بدلہ میں کافی ہو جائے) آپ نے فرمایا (اس کی پابندی کرلو کہ) تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (یعنی چلتی رہے)۔ (ترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں (اسی طرح کثرت سے) ذکر کرنے والی ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے (کیا یہ) اس سے بھی (افضل ہے؟) آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص کفار ومشرکین میں اس قدر تلوار مارے کہ تلوار بھی ٹوٹ جائے اور یہ شخص بھی تمام خون میں (اپنے زخموں سے) رنگین ہو جائے۔ اللہ کا ذکر کرنے والا درجہ میں اس سے بھی افضل ہے۔ (احمد وترمذی)۔ وجہ ظاہر ہے کہ جہاد خود اللہ ہی کی یاد کے لیے مقرر ہوا ہے جیسے وضو نماز کے لیے مقرر ہوا ہے۔ سورۂ حج آیت اَلَّذِینَ اِن مَّکَّنّٰھُم میں اس کا صاف ذکر ہے تو یاد اصل ہوئی اور اصل کا افضل ہونا ظاہر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر شے کی ایک قلعی ہے اور دلوں کی قلعی اللہ کا ذکر ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے قلب پر چمٹا ہوا بیٹھا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے اور جب (یاد سے) غافل ہوتا ہے وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر اللہ کے سوا بہت کلام مت کیا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے سوا بہت کلام کرنا قلب میں سختی پیدا کرتا ہے اور سب سے زیادہ اللہ سے دور وہ قلب ہے جس میں سختی ہو۔ (ترمذی)

فائدہ: اخیر کی تین حدیثوں کا مجموعی حاصل یہ ہے کہ اصل صفائی اچھے عملوں سے ہوتی ہے اور اصل سختی بُرے عملوں سے اور دونوں عملوں کی جڑ قلب کا ارادہ ہے اور ارادہ کی جڑ خیال۔ پس جب ذکر میں کمی ہوتی ہے تو شیطان بُرے بُرے خیال قلب میں پیدا کرتا ہے جس سے بُرے ارادوں کی نوبت آجاتی ہے اور نیک ارادوں کی ہمت نہیں رہتی۔ پس نیک کام نہیں ہوتے اور بُرے ہونے لگتے ہیں اور جب ذکر کی کثرت ہوتی ہے تو بُرے خیال قلب میں پیدا نہیں ہوتے پس بُرا ارادہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ بھی نہیں ہوتے اور نیک کاموں کا ارادہ اور نیک کام ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح سے صفائی اور سختی قلب میں پیدا ہو جاتی ہے مگر یہ باتیں خود بخود نہیں ہوتیں کرنے سے ہوتی ہیں سو اگر کوئی خالی ذکر کیا کرے اور نیک کاموں کے کرنے کا، اور بُرے کاموں سے بچنے کا ارادہ اور ہمت نہ کرے وہ دھوکہ میں ہے۔ یہاں تک کی حدیثیں مشکوٰۃ کی ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہت لوگ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو اُونچے اُونچے درجوں میں داخل فرمائے گا۔ (ابن حبان)

فائدہ: یعنی کوئی یوں نہ سمجھے کہ جب تک امیری سامان کو نہ چھوڑے ذکر اللہ سے نفع نہیں ہوتا۔

ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگیں۔ (احمد وابویعلی وابن حبان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ذکر کرو کہ منافق (یعنی بددین) لوگ تم کو ریاکار ومکار کہنے لگیں۔ (طبرانی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت والوں کو کوئی حسرت نہ ہوگی مگر جو گھڑی ان پر ایسی گذری ہوگی جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہوگا۔ اس گھڑی پر ان کو حسرت ہوگی۔ (طبرانی و بیہقی)

فائدہ: مگر اس حسرت میں دنیا کی سی تکلیف نہ ہوگی۔ پس یہ شبہ نہ رہا کہ جنت میں تکلیف کیسی؟

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بی بی کے ہاں گئے اور اس بی بی کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ سبحان اللہ، سبحان اللہ پڑھ رہی تھیں۔ (اور آپ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یہ اصل ہے تسبیح پر گننے کی (کما قرر الشامی) یہ پانچ حدیثیں ترغیب کی ہیں۔ یہاں تک تو عام ذکر کا بیان تھا بعضے خاص خاص ذکروں کا بھی ثواب آتا ہے ان میں سے بعضے آسان اور مختصر بطور نمونہ بتلاتا ہوں جیسے:

(الف) لا الہ الا اللہ یا مع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ب) سبحان اللہ (ج) الحمد للہ (د) اللہ اکبر (ہ) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (و) استغفر اللہ واتوب الیہ (ز) درود شریف جو کئی طرح سے ہے، ایک ہلکا سا یہ ہے **اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد**۔ (نسائی عن زید بن خارجہ)

خلاصہ: یہ کہ ذکر سے غافل مت ہو خواہ کوئی خاص ذکر کرو یا عام پھر خواہ ہر وقت کوئی پھر خواہ بے گنتی خواہ اُنگلیوں یا تسبیح پر گنتی سے اور بعض دُعائیں خاص وقتوں کی بھی ہیں۔ اگر شوق ہو تو کسی دیندار عالم سے پوچھ لو ورنہ نمونہ کے طور پر جو ابھی لکھ دی ہیں یہ کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فائدہ: جس قدر ہو سکے اللہ کا نام لیتے رہنا۔ قرآن و حدیث میں اس کا حکم بھی ہے اور فضیلت اور ثواب بھی اور کچھ مشکل کام بھی نہیں۔ تو ایسے آسان کام میں بے پروائی یا سستی کر کے حکم کے خلاف کرنا اور اتنا بڑا ثواب کھو کر اپنا نقصان کرنا کیسی بے جا اور بری بات ہے؟ پھر اللہ کا نام لیتے رہنے میں نہ کسی گنتی کی قید ہے اور نہ وقت کی اور نہ تسبیح رکھنے کی نہ پکار کر پڑھنے کی، نہ وضو کی نہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کی، نہ کسی خاص جگہ کی نہ ایک جگہ بیٹھنے کی، ہر طرح سے آزادی اور اختیار ہے۔ پھر کیا مشکل ہے؟ البتہ اگر کوئی اپنی خوشی سے تسبیح پر پڑھنا چاہے خواہ گنتی یاد رکھنے کے لیے یا اس لیے کہ تسبیح ہاتھ میں ہونے سے پڑھنے کا خیال آجاتا ہے، خالی ہاتھ یاد نہیں رہتا تو اس مصلحت کے لیے تسبیح رکھنا بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے اور اس کا خیال نہ کرے کہ تسبیح رکھنے سے دکھلاوا ہو جائے گا۔ دکھلاوا تو نیت سے ہوتا ہے یعنی جب یہ نیت ہو کہ دیکھنے والے مجھ کو بزرگ سمجھیں گے اور اگر یہ نیت نہ ہو تو وہ دکھلاوا نہیں۔ اس کو دکھلاوا سمجھنا اور ایسے وہموں سے ذکر کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا دھوکا ہے۔ وہ اس طرح سے بہکا کر ثواب سے محروم رکھنا چاہتا ہے اور وہ ایک دھوکا یہ بھی دیتا ہے کہ جب دل تو دنیا کے کام میں پھنسا رہا اور زبان سے اللہ کا نام لیتے رہے تو اس کا کیا فائدہ؟ سو خوب سمجھ لو کہ یہ بھی غلطی ہے جب دل سے ایک دفعہ یہ نیت کر لی کہ ہم ثواب کے واسطے اللہ کا نام لینا شروع کرتے ہیں اس کے بعد اگر دل دوسری طرف بھی ہو جاوے مگر نیت نہ بدلے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ البتہ جو وقت اور کاموں سے خالی ہو اُس میں دل کو ذکر کی طرف متوجہ رہنے کی بھی کوشش کرے فضول قصوں کی طرف خیال نہ لے جاوے تا کہ اور زیادہ ثواب ہو۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہم کو اپنی عبادات وطاعات خاصہ کی توفیق، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق فرمائیے۔

مالداروں کوزکوٰۃ کی پابندی کرنا

عن ابی الدرداءِ رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذکوة قنطرة الاسلام.

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔ (طبرانی اوسط وکبیر)

فائدہ: اس سے زکوٰۃ کا کتنا بڑا درجہ ثابت ہوا اور اس کے نہ دینے سے مسلمانی میں کتنا بڑا نقصان معلوم ہوا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی اُس سے اُس کی بُرائی جاتی رہی (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے جو اس مال میں نحوست اور گندگی آجاتی ہے وہ نہیں رہی) (طبرانی اوسط وابن خزیمہ صحیح)

فائدہ: معلوم ہوا کہ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جاوے اس میں برکت نہیں رہتی، اس کی کچھ تفصیل نمبر ۱۳ و نمبر ۱۴ میں آتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (طبرانی کبیر)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ دینے سے ایمان میں کمی رہتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کے سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس آمادہ کرتا ہو۔ (یعنی اُس کو روکتا نہ ہو)

فائدہ: اس زکوٰۃ کا مرتبہ تو اس سے ظاہر ہوا کہ اس کو توحید کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس کا اثر اس سے ظاہر ہوا کہ اس سے ایمان کا مزہ بڑھ جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص سونے کا رکھنے والا اور چاندی کا رکھنے والا ایسا نہیں جو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دیتا ہو مگر اس کا یہ حال ہوگا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اس شخص کے (عذاب کے) لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان تختیوں کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہونے لگیں گی پھر دوبارہ ان کو تپایا جائے گا (اور) یہ اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں)۔ (بخاری ومسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں اتنا حق یعنی زکوٰۃ فرض کیا ہے جو ان کے غریبوں کو کافی ہو جائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے ہونے کی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے، مالداروں ہی کی اس کرتوت کی بدولت ہوتی ہے (کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے) یادرکھو کہ اللہ تعالیٰ ان سے (اس پر) سخت حساب لینے والا اور ان کو دردناک عذاب دینے والا ہے۔ (طبرانی اوسط وصغیر)

فائدہ: ایک حدیث میں اس کی تفصیل میں یہ بھی ارشاد ہے کہ محتاج لوگ قیامت میں اللہ تعالیٰ سے مالداروں کی یہ

شکایت کریں گے کہ ہمارے حقوق جو آپ نے ان پر فرض کیے تھے انہوں نے ہم کونہیں پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا اپنی عزت وجلال کی قسم میں تم کومقرب بناؤں گا اور ان کو دور کر دوں گا۔ (طبرانی صغیر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کونماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا گیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی۔ (طبرانی واصبہانی) اور ایک روایت میں ان کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کرلے اور زکوٰۃ نہ دے وہ (پورا) مسلمان نہیں کہ اس کا نیک عمل اس کو نفع دے۔ (اصبہانی)

فائدہ: لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ لوگ نماز بھی چھوڑ دیں، اگر ایسا کریں گے تو اس کا عذاب الگ ہوگا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ بھی دینے لگیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اور اس کے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیری جمع ہوں۔ پھر آپ نے (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھی: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ. الآية (آل عمران، آیت ۱۸۰) (اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے۔) (بخاری ونسائی)

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (علاوہ لا اله الله محمد رسول الله پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں پس جو شخص ان میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (پورا) کام نہ دیں گی جب تک سب کو ادا نہ کرے نماز، زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ (احمد)

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز، روزہ وحج سب کرتا ہوگا مگر زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ سب بھی اس کی نجات کے لیے کافی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں جائے گا۔ (طبرانی صغیر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تو سب کے سامنے ظاہر ہونے والی چیز ہے اس کو قبول کرلیا اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اس کو خود کھالیا (حقداروں کو نہ دیا) ایسے لوگ منافق ہیں۔ (بزار)

فائدہ: یعنی بعضے لوگ نماز اسی لیے پڑھتے ہیں کہ نہ پڑھیں گے تو سب کو خبر ہوگی اور زکوٰۃ اس لیے نہیں دیتے کہ اس کی کسی کو خبر نہیں ہوتی اور منافق ایسا ہی کرتے تھے ورنہ خدا کے حکم تو دونوں ہیں۔

دُعا کیجئے

یااللہ! ہمارے پاس اور کوئی سرمایہ نہیں، کوئی وسیلہ نہیں اقرار جرم کرتے ہیں آپ کے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرکے آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

یااللہ! ہمیں ہر خطاوعصیان سے محفوظ رکھئے ہر تقصیر وکوتاہی سے محفوظ رکھئے۔

زکوٰۃ....ایک اسلامی رکن

عن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منع قوم الزکوة الا ابتلاهم الله بالسنین رفی روایة الا جس الله عنهم المطر.

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس قوم نے زکوٰۃ دینا بند کرلیا اللہ تعالیٰ ان کو قحط میں مبتلا کرتا ہے اور ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک لیتا ہے۔ (طبرانی وحاکم وبیہقی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی رہی وہ اس کو برباد کردیتی ہے۔ (بزار وبیہقی)

فائدہ: زکوٰۃ ملنا یہ کہ اس میں زکوٰۃ فرض ہوجائے اور نکالی نہ جائے، اور برباد ہونا یہ کہ وہ مال جاتا رہے یا اس کی برکت جاتی رہے جیسے اگلی حدیث میں مذکور ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مال خشکی میں یا دریا میں تلف ہوتا ہے زکوٰۃ نہ دینے سے ہوتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

فائدہ: اور اگر باوجود زکوٰۃ دینے کے شاذ نادر تلف ہوجاوے تو وہ حقیقت میں تلف نہیں ہے کیونکہ اس کا اجر آخرت میں ملے گا اور زکوٰۃ نہ دینے سے جو تلف ہو وہ سزا ہے اس پر اجر کا وعدہ نہیں۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور میری خالہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئیں کہ ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم کو اس سے ڈر نہیں لگتا کہ تم کو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہناوے، اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (احمد سند حسن)

فائدہ: ان حدیثوں سے یہ اُمور ثابت ہوئے۔

الف۔ زکوٰۃ کی فرضیت اور فضیلت

ب۔ زکوٰۃ نہ دینے کا وبال اور عذاب، دنیا میں تو مال کی بربادی یا بے برکتی اور آخرت میں دوزخ۔

ج۔ زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز، روزہ وغیرہ بھی مقبول نہ ہونا۔

د۔ زکوٰۃ نہ دینے والے کی حالت منافق کے مشابہ ہونا۔

ہ۔ زکوٰۃ کا حقوق العباد کے مشابہ ہونا جیسا کہ نمبر ۶ کے ذیل میں گذرا اس سے اس کی تاکید دوسری عبادتوں سے اور زیادہ بڑھ گئی۔ اب چند ضروری مضامین زکوٰۃ کے متعلق لکھتا ہوں۔

پہلا مضمون: جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے وہ کئی چیزیں ہیں۔ ایک چاندی سونا خواہ روپیہ اشرفی، خواہ نوٹ کی شکل میں، پھر خواہ اپنے قبضہ میں ہو خواہ کسی کے ذمہ اُدھار ہو جس کا اپنے پاس ثبوت ہو یا ادھار لینے والا اقراری ہو، خواہ چاندی سونے برتن یا زیور یا سُچا گوٹہ ٹھپہ ہو۔ اگر صرف چاندی کی چیزیں ہوں اور وزن میں ساڑھے چون ۵۴ روپے کے برابر ہوجاوے اور اگر چاندی کے ساتھ کچھ سونے کی بھی چیزیں ہوں اور سونے کے دام چاندی کے وزن کے ساتھ مل کر وہی ساڑھے چون روپیہ کے برابر ہوجاوے تو جس دن سے ان چیزوں کا مالک ہوا ہے اس دن سے اسلامی سال گزرنے پر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ اگر پچاس روپیہ کے برابر بھی مالیت ہو تب بھی سوا روپیہ زکوٰۃ کا دے دے اور دوسری چیز جس میں زکوٰۃ فرض ہے سوداگری کا مال ہے۔

جب وہ قیمت میں اتنے کا ہو جس کا ابھی بیان ہوا ہے اور اس قیمت کی مقدار سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسلمانوں میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے کیونکہ اتنے زیور سے یا سوداگری کی اتنی مالیت سے بہت کم گھر خالی ہوں گے مگر وہ اس سے غافل ہیں سو اس کا ضرور خیال کرنا چاہیے۔

تیسری چیز ایسے اونٹ یا گائے بھینس یا بھیڑ بکریاں ہیں جن کو صرف دودھ اور بچے حاصل کرنے کے لیے پالا ہو اور وہ جنگل میں چرتے ہوں۔

چونکہ اس ملک میں اس کا رواج کم ہے لہٰذا ان کی تعداد جس میں زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے نہیں لکھی گئی جس کو ضرورت ہو عالموں سے پوچھ لے۔

چوتھی چیز عشری زمین کی پیداوار ہے، اس کے مسائل بھی عالموں سے پوچھ لیے جاویں۔

پانچویں چیز صدقہ فطر ہے جو عید کے دن زکوٰۃ والوں پر تو سب پر واجب ہے اور بعضے ایسے شخصوں پر بھی واجب ہے جن پر زکوٰۃ واجب نہیں، اس کو بھی کسی عالم سے پوچھ لیں، یہ اپنی طرف سے اور نابالغ بچوں کی طرف سے دینا چاہیے۔

دوسرا مضمون: سب سے زیادہ زکوٰۃ کے حق دار اپنے غریب رشتہ دار ہیں، خواہ بستی میں ہوں یا دوسری جگہ۔ ان کے بعد اپنی بستی کے دوسرے غریب، لیکن اگر دوسری بستی کے لوگ زیادہ غریب ہوں تو پھر ان ہی کا حق زیادہ ہے۔ مگر جن کو زکوٰۃ دینا ہو وہ نہ بنی ہاشم ہوں یعنی سید وغیرہ اور نہ زکوٰۃ دینے والے کے ماں باپ یا دادا دادی یا نانا نانی یا اولاد یا میاں بی بی لگتے ہوں، اور کفن یا مسجد میں لگانا بھی درست نہیں، البتہ میت والے کو اگر دے دے تو درست ہے۔ مگر پھر اس کو کفن میں لگانے نہ لگانے کا اختیار ہو گا اور اسی طرح ہر انجمن یا مدرسہ میں دینا درست نہیں جب تک مدرسہ والوں سے پوچھ نہ لے کہ تم زکوٰۃ کو کس طریقہ سے خرچ کرتے ہو اور پھر کسی عالم سے پوچھ لے کہ اس طریقہ سے خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

تیسرا مضمون: مسلمانوں کی زیادہ پریشانی ظاہری و باطنی کا سبب افلاس ہے اور زکوٰۃ اس کا کافی علاج ہے اگر مالدار فضول خرچی نہ کریں اور ہٹے کٹے محنت و مزدوری کرتے رہیں اور معذور لوگوں کی زکوٰۃ سے امداد ہوتی رہے تو مسلمانوں میں ایک بھی ننگا بھوکا نہ رہے۔ حدیث نمبر ۶ میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں یہ مضمون صاف صاف مذکور ہے۔ فقط

زکوٰۃ بھی مثل نماز کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے۔ بہت سی آیتوں میں زکوٰۃ دینے کا حکم اور اس کے دینے کا ثواب اور اس کے نہ دینے کا عذاب مذکور ہے اور زیادہ آیتیں ایسی ہی ہیں جن میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم ہے۔ یہ سب آیتیں قرآن مجید میں آسانی سے مل سکتی ہیں۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! تمام ممالک اسلامیہ میں پھر اسلام کی حیات طیبہ عطا فرما دیجئے۔ ان کی اعانت و نصرت فرمائیے۔

یا اللہ! یہ ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اس کو گمراہیوں سے بچائیے۔ ہر قسم کے فواحش و منکرات سے جو رائج الوقت ہو رہے ہیں۔ ان سے محفوظ رکھئے۔

یا اللہ! ہمیں ظاہری و باطنی ہلاکت سے بچا لیجئے اور اپنی مغفرت و رحمت کا مورد بنا دیجئے اور عذاب نار سے بچا لیجئے۔

یا اللہ! تمام ممالک اسلامیہ میں پھر اسلام کی حیات طیبہ عطا فرما دیجئے۔ ان کی اعانت و نصرت فرمائیے۔

نیک کاموں میں خرچ کرنا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالٰی انفق یا ابن اٰدم اُنفق علیک.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تو (نیک کام میں) خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ حرص (حُب مال) سے بچو، اس حرص نے پہلے لوگوں کو برباد کر دیا۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی حیات میں ایک درہم خیرات کرنا مرنے کے وقت سو درہم کے خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات کرنے میں (حتی الامکان) جلدی کیا کرو کیونکہ بلا اس سے آگے نہیں بڑھنے پاتی (بلکہ رُک جاتی ہے)۔ (رزین)

فائدہ: ثواب کے علاوہ یہ دنیا کا بھی فائدہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے خیرات کرے گا اور اللہ تعالیٰ پاک ہی چیز کو قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے (داہنے ہاتھ کا مطلب اللہ ہی معلوم ہے) پھر اس کو بڑھاتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات دینا مال کو کم نہیں ہونے دیتا خواہ آمدنی بڑھ جائے یا برکت بڑھ جائے خواہ ثواب بڑھتا رہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی قسم کی بھلائی کو حقیر نہ سمجھنا گو اتنی سہی کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے خندہ پیشانی سے مل لو۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے ذمہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کسی کے پاس (مال) موجود نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھوں سے کچھ محنت کرے (اور مال حاصل کر کے) اپنے بھی کام میں لاوے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر (معذوری کی وجہ سے) یہ بھی نہ کر سکے یا (اتفاق سے) ایسا نہ کرے، آپ نے فرمایا تو کسی پریشان حاجت مند کی مدد کر دے (یہ بھی صدقہ ہے)۔ لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کرے؟ آپ نے فرمایا کسی کو کوئی نیک بات بتلا دے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کرے، آپ نے فرمایا کسی کو کوئی شر نہ پہنچاوے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: ان سب کو صدقہ اس وجہ سے فرمایا جیسا کہ صدقہ سے خلق کو نفع پہنچتا ہے ان کاموں سے بھی نفع پہنچتا ہے ورنہ صدقہ کے اصلی معنی تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ مال دینے کے ہیں اور نقصان نہ پہنچانے کو نفع پہنچانے میں داخل فرمانا کتنی بڑی رحمت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ لازم ہے۔ دو شخصوں کے درمیان انصاف کردے یہ بھی صدقہ ہے، کسی شخص کو جانور پر سوار کرنے میں یا اس کا اسباب لادنے میں مدد کردے یہ بھی صدقہ ہے، کوئی اچھی بات (جس سے کسی کا بھلا ہو جاوے) یہ بھی صدقہ ہے، جو قدم نماز کی طرف اُٹھاوے وہ بھی صدقہ ہے۔ کوئی تکلیف کی چیز راستہ سے ہٹادے یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: مسلم کی ایک دوسری حدیث میں اس کی شرح آتی ہے کہ (گنتی کے قابل) انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جس شخص نے روزمرہ اتنی نیکیاں کرلیں اس نے اپنے کو دوزخ سے بچالیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا صدقہ یہ ہے کہ کوئی اونٹنی دودھ والی کسی کو مانگی دے دی جاوے، اور (اسی طرح) بکری دودھ والی کسی کو مانگی دے دی جاوے (اس طرح کہ وہ اس کا دودھ پیتا رہے جب دودھ نہ رہے لوٹادے) جو ایک برتن صبح کو بھردے ایک برتن شام کو بھردے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگادے یا کوئی کھیتی بودے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ، چرندہ کھاوے وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جو اس میں سے چوری ہو جاوے وہ بھی اسکے لیے صدقہ ہے۔

فائدہ: حالانکہ مالک نے چور کو نفع پہنچانے کا ارادہ نہیں کیا پھر بھی صدقہ کا ثواب ملنا یہ کتنی بڑی رحمت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدچلن عورت کی اس پر بخشش ہوگئی کہ اس کا ایک کتے پر گذر ہوا جو ایک کنویں کے کنارہ پر زبان لٹکائے ہوئے تھا، پیاس سے ہلاک ہونے کو تھا۔ اُس عورت نے اپنا چمڑہ کا موزہ نکالا اور اس کو اپنی اوڑھنی میں باندھا اور اس کے لیے پانی نکالا (اور اس کو پلایا) اس سے اُس کی بخشش ہوگئی۔ عرض کیا گیا کہ ہم کو جانوروں (کی خدمت کرنے) میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا جتنے تر کلیجے والے ہیں (یعنی جاندار ہیں) ان سب میں ثواب ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: مگر جو موذی جانور ہیں جیسے سانپ بچھو، ان کا حکم بخاری ومسلم کی دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ ان کو قتل کردو۔ (باب المحرم یجتنب الصید)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی عبادت کرو اور کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو (یعنی ہر مسلمان کو سلام کرو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو) تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہمارے پاس اور کوئی سرمایہ نہیں، کوئی وسیلہ نہیں اقرار جرم کرتے ہیں آپ کے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہمیں ہر خطا وعصیان سے محفوظ رکھئے ہر تقصیر وکوتاہی سے محفوظ رکھئے۔

مختصر آسان نیکیاں

عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم تبسمک فی وجه اخیک صدقة و اموک بالمعروف ونهیک عن المنکر وارشادک الرجل فی ارض الضال لک صدقة ونصوک الرجل الردی البصر لک صدقة واما طتک الجمروا الشوک والعظم عن الطریق لک صدقة وافراغک من دنوک فی دیوا خیک لک صدقة.

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اپنے بھائی (مسلمان) کا سامنا (یعنی ملاقات) ہو اس وقت مسکرانا (جس سے وہ سمجھے کہ مجھ سے مل کر اس کو خوشی ہوئی ہے) یہ بھی صدقہ ہے اور کسی کو اچھی بات کا حکم کر دینا اور بُری بات سے منع کر دینا یہ بھی صدقہ ہے، اور راستہ بھول جانے کے مقام میں کسی کو راستہ بتلا دینا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے اور کوئی پتھر، کانٹا، ہڈی راستہ سے ہٹا دینا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے، اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی) اُنڈیل دینا یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ (ترمذی)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اُم سعد (یعنی میری والدہ) مر گئیں سو کون سا صدقہ زیادہ فضیلت کا ہے (جس کا ثواب ان کو بخشوں) آپ نے فرمایا پانی، انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور یہ کہہ دیا کہ یہ (یعنی اس کا ثواب) اُم سعد کے لیے ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے ننگے ہونے (یعنی کپڑا نہ ہونے) کی حالت میں کپڑا دے اللہ اس کو جنت کے سبز کپڑے دے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو (اس کے) بھوکے ہونے (یعنی کھانا نہ ہونے) کی حالت میں کھانا دے گا اللہ اس کو جنت کے پھل دے گا، اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کے وقت پانی پلا دے اس کو جنت کی مہر لگی ہوئی (یعنی نفیس) شراب سے پلاوے گا۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات چیزیں ہیں جن کا ثواب بندہ کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور یہ قبر میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ جس نے علم (دین) سکھلایا یا کوئی نہر کھودی یا کوئی کنواں کھدوایا یا کوئی درخت لگایا یا کوئی مسجد بنائی یا کوئی قرآن چھوڑ گیا یا کوئی اولاد چھوڑی جو اس کے لیے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے۔ (ترغیب از بزار و ابو نعیم)

اور ابن ماجہ نے بجائے درخت لگانے اور کنواں کھودنے کے صدقہ اور مسافر خانہ کا ذکر کیا ہے۔ (ترغیب) اس حدیث سے دینی مدرسہ کی اور رفاہِ عام کے کاموں کی فضیلت ثابت ہوئی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانے کو بھی دیجئے (حدیث کے آخر میں ہے کہ) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (بعض اوقات) کسی شخص کو دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھ کو اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے (مگر) اس اندیشہ سے (دیتا ہوں) کہ اس کو اگر نہ ملے تو وہ اسلام پر قائم نہ رہے اور (اس وجہ سے) اللہ اس کو دوزخ میں

اوندھے منہ ڈال دے کیونکہ بعضے تو مسلم اول میں مضبوط نہیں ہوتے اور تکلیف کی سہار نہیں کر سکتے، ان کے اسلام سے پھر جانے کا شبہ رہتا ہے تو ان کو آرام دینا ضروری ہے۔ (عین مسلم)

فائدہ: اس حدیث سے نو مسلموں کی امداد کرنے کی اور ان کو آرام پہنچانے کی فضیلت ثابت ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا دین دے کر بھیجا، اللہ قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہ دے گا جس نے یتیم پر رحم کیا اور اس سے نرمی کے ساتھ بات کی اور اس کی یتیمی اور بے چارگی پر ترس کھایا۔ (ترغیب از طبرانی)

فائدہ: اس حدیث سے یتیم خانوں کی امداد کی بھی فضیلت معلوم ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا وہ ہے جو آدمیوں کو زیادہ نفع پہنچاوے۔ (ترغیب عن الاصبہانی) اللہ ہم سب کو توفیق دے۔

مسلمان زکوٰۃ دے کر بے فکر اور بے رحم نہ ہو جاوے کہ اب میرے ذمہ کسی کی کوئی ہمدردی لازم نہیں رہی زکوٰۃ تو ایک بندھا ہوا حق ہے باقی بہت سے متفرق کام ایسے بھی ہیں کہ موقع پر ان میں مال خرچ کرنا اور جس کے پاس مال نہ ہو یا اس میں مال کا کام نہ ہو تو جان سے مدد کرنا بھی ضروری ہے۔ باقی ضرورت کا درجہ اس کی تحقیق علماء سے ہو سکتی ہے۔

روزے رکھنا، خاص کر فرض روزے رمضان کے اور واجب روزے رکھنا، روزہ بھی مثل نماز زکوٰۃ کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازم حکم ہے۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہمارے پاس اور کوئی سرمایہ نہیں، کوئی وسیلہ نہیں اقرار جرم کرتے ہیں آپ کے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم کو اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی سے بچا لیجئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے ہم پر اور تمام امت مسلمہ پر رحم فرمائیے۔

یا اللہ! آپ کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اس وقت جہاں جہاں بھی ہیں اور دشمنوں کی رد میں ہیں، سازشوں میں ہیں۔ ان کی حفاظت فرمائیے ان کو ہدایت دیجئے اور ان کو دشمنوں سے آزاد کر دیجئے۔ اعدائے دین کی سازشوں سے ان کو بچا لیجئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلَاةً تُحَلُّ
بِهِ الْعُقَدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ

یہ درود شریف بار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرما دیتے ہیں۔ (ص ۱۱۴)

روزے اورانکی جزا

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الله عزوجل كل عمل ابن ادم له الا الصوم فانه لی.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدمی کے سب عمل اس کے لیے ہیں مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے۔ (بخاری)

ایک اور روایت میں حق تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ روزہ دار اپنا کھانا، اپنا پینا، اپنی نفسانی خواہش (جو بی بی سے متعلق ہے) میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔ (بخاری) اور اس حدیث کی تفصیل ایک دوسری حدیث میں آئی ہے۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد فرمایا کہ وہ کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور پینا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی لذت میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی بی بی کو میرے لیے چھوڑ دیتا ہے (یعنی اپنی خواہش اس سے پوری نہیں کرتا)۔ (ابن خزیمہ)

فائدہ: روزہ میں ایک خاص بات ایسی ہے جو کسی عبادت میں نہیں۔ وہ یہ ہے کہ چونکہ روزہ ہونے یا ہونے کی بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو خبر نہیں ہوسکتی، اس لیے روزہ وہی رکھے گا جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت یا اللہ تعالیٰ کا ڈر ہوگا اور اگر فی الحال اس میں کچھ کمی بھی ہوگی تو تجربہ سے ثابت ہے کہ محبت وعظمت کے کام کرنے سے محبت وعظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے روزہ رکھنے سے یہ کمی پوری ہو جائے گی اور ظاہر ہے کہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ہوگی وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا تو روزہ رکھنے میں دین کی مضبوطی کی خاصیت ثابت ہوگئی۔

ان حدیثوں سے اوپر والی بات ثابت ہوگئی اور اسی لیے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی چیز فرمائی جیسا نمبر ۳ میں گذرا اور اسی خصوصیت مذکورہ کے سبب روزے کو اگلی حدیث میں بڑی تاکید سے سب عملوں میں بے نظیر فرمایا، چنانچہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے۔ فرمایا روزہ کو لو کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ میں نے (دوبارہ) عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے۔ فرمایا روزہ کو لو کیونکہ کوئی عمل اس کے مثل نہیں۔ میں نے (تیسری بار) پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کسی بڑے عمل کا حکم دیجئے فرمایا روزہ کو لو کیونکہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ (نسائی وابن خزیمہ)

فائدہ: یعنی بعض خصوصیتوں میں بے مثل ہے مثلاً خصوصیت مذکورہ میں اور روزہ میں جو حق تعالیٰ کی محبت اور خوف کی خاصیت ہے روزہ دار اگر اس کا خیال رکھے تو ضرور گناہوں سے بچے گا کیونکہ گناہ محبت اور خوف کی کمی ہی سے ہوتا ہے اور جب گناہوں سے بچے گا تو دوزخ سے بھی بچے گا۔ اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے۔

پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا روزہ ایک ڈھال ہے اور ایک مضبوط قلعہ ہے، دوزخ سے (بچانے کے لیے) (احمد اور بیہقی) اور جس طرح روزہ گناہوں سے بچاتا ہے جو کہ باطنی بیماریاں ہیں، اسی طرح بہت سی ظاہری بیماریوں سے بچاتا ہے کیونکہ زیادہ تر بیماریاں کھانے پینے کی زیادتی سے ہوتی ہیں۔ روزہ سے ان میں کمی ہوگی تو ایسی بیماریاں بھی نہ آویں گی، اگلی حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شے کی ایک زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: یعنی جس طرح زکوٰۃ میں مال کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح روزہ میں بدن کا میل کچیل یعنی مادہ فاسد جس سے بیماری پیدا ہوتی ہے دور ہو جاتا ہے اور اگلی حدیث میں یہ مضمون بالکل ہی صاف آیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھا کرو تندرست رہو گے (طبرانی) اور روزہ سے جس طرح ظاہری و باطنی مضرت زائل ہوتی ہے اسی طرح اس سے ظاہری و باطنی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لانبی حدیث میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں (نصیب) ہوتی ہیں، ایک تو جب افطار کرتا ہے (یعنی روزہ کھولتا ہے تو اپنے افطار پر (خوش ہوتا ہے (چنانچہ ظاہر ہے) اور جب اپنے پروردگار سے ملے گا (اس وقت اپنے روزہ پر) خوش ہوگا۔ (بخاری) اور رمضان میں ایک دوسری عبادت اور بھی مقرر کی گئی ہے یعنی تراویح میں قرآن پڑھنا اور سننا جو کہ سنت مؤکدہ ہے بعضی باتیں اس میں روزے کی سی ہیں مثلاً نیند جو کہ کھانے پینے کی طرح نفس کو پیاری چیز ہے تراویح سے اس میں کسی قدر کمی ہوتی ہے اور مثلاً اس کم سونے کی بھی پوری خبر کسی کو نہیں ہوسکتی چنانچہ بہت دفعہ آدمی نماز میں سو جاتا ہے اور دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ جاگ رہا ہے۔ اور مثلاً بعض دفعہ سجدہ میں نیند آ جانے سے بدن ایسی وضع پر ہو جاتا ہے کہ اس وضع پر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جب وضو نہ رہا، نماز بھی نہ رہی، مثلاً وضو بھی نہ ٹوٹا مگر سوتے ہوئے جس قدر حصہ نماز کا ادا ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہوا۔ تو ایسی حالتوں میں نیند جیسی پیاری چیز کو دفع کرنا یا تازہ وضو کر کے اس نماز کو لوٹانا یا نماز کے اس حصہ کو لوٹانا جو سوتے میں ادا ہوا ہے وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف ہوگا۔

پس روزہ کی طرح اس عبادت یعنی تراویح میں قرآن پڑھنے اور سننے میں بھی زیادہ دکھلاوا نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شان کی دو عبادتیں جمع فرمادیں ایک دن میں ایک رات میں، اگلی دو حدیثوں میں اسی کا ذکر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے کو فرض فرمایا اور میں نے رمضان کی شب بیداری کو (تراویح و قرآن کے لیے) تمہارے واسطے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنت بنایا۔ (جو مؤکدہ ہونے کے سبب وہ بھی ضروری ہے) جو شخص ایمان سے اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندہ کی شفاعت (یعنی بخشش کی سفارش) کرینگے۔ روزہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش سے روکے رکھا سو اس کے حق میں میری سفارش قبول کیجئے اور قرآن کہے گا کہ میں نے اس کو (پورا) سونے سے روکے رکھا سو اس کے حق میں میری سفارش قبول کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان دونوں کی سفارش قبول کرلی جائیگی۔ (احمد وطبرانی فی الکبیر وابن ابی الدنیا وحاکم)

دُعا کیجئے: یا اللہ! ہم سے زیادہ محتاج اور کون ہے، ہم آپ کے فضل و کرم کے بہت محتاج ہیں، ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لیجئے، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار، سچا اُمتی بنا دیجئے۔

5

روزہ دار کا مقام اور مرتبہ

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک لانبی حدیث میں) فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو فاقہ سے پیدا ہو جاتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (بخاری)

فائدہ: اس بدبو کا اصلی سبب چونکہ معدہ ہے اس لیے یہ مسواک سے بھی نہیں جاتی ہاں کچھ کم ہو جاتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک لانبی حدیث میں جس میں اعمال کے ثواب کی مختلف مقداریں آئی ہیں) ارشاد فرمایا کہ روزہ خاص اللہ ہی کے لیے ہے اس پر عمل کرنے والے کا ثواب (غیر محدود ہے اس کو) کوئی شخص نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے۔ (طبرانی فی الاوسط وبیہقی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر ان میں کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ رمضان کی اخیر رات ہو جاتی ہے اور کوئی ایماندار بندہ ایسا نہیں جو ان راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھے (مراد وہ نماز ہے جو رمضان کے سبب ہو جیسے تراویح) مگر اللہ تعالیٰ ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر سُرخ یاقوت سے بناتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے۔ ان میں سے ہر دروازہ کے متعلق ایک محل سونے کا ہوگا جو سُرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا۔ پھر جب رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سب گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (جو) رمضان (گذشتہ) کے ایسے ہی دن تک (ہوئے ہوں یعنی اس رمضان کی پہلی تاریخ سے پہلے رمضان کی پہلی تاریخ تک) اور ہر روز صبح کی نماز سے لے کر آفتاب کے چھپنے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں اور یہ جتنی نمازیں رمضان کے مہینے میں پڑھے گا خواہ دن کو خواہ رات کو ہر سجدہ کے عوض ایک درخت ملے گا جس کے سایہ میں سوار پانچ سو برس تک چل سکے گا۔ (بیہقی)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس ایک بڑا اور برکت والا مہینہ آ پہنچا (یعنی رمضان) ایسا مہینہ ہے جس میں ایک رات ہے جو (ایسی ہے جس میں عبادت کرنا) ایک ہزار مہینہ تک عبادت کرنے سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس کی شب بیداری یعنی تراویح کو فرض سے کم (یعنی سنت) کیا ہے۔ جو شخص اس میں کسی نیک کام سے جو فرض نہ ہو اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اس کے سوا کسی دوسرے زمانہ میں ایک فرض ادا کرے اور جو کوئی اس میں کوئی فرض ادا کرے وہ ایسا

ہوگا جیسے اس کے سوا کسی دوسرے زمانہ میں ستر فرض ادا کرے۔ (آگے ارشاد ہے کہ) جو شخص اس میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوادے (یعنی کچھ افطاری دے دے) یہ اس کے گناہوں کی بخشش کا اور دوزخ سے اس کے چھٹکارے کا ذریعہ ہو جائے گا اور اس کو بھی اس روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اس طرح سے کہ اس کا ثواب بھی نہ گھٹے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں ہر شخص کو تو اتنا میسر نہیں جس سے روزہ دار کا روزہ کھلوا سکے۔ (یہ پوچھنے والے روزہ کھلوانے کا مطلب یہ سمجھے کہ پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دیتا ہے جو کسی کا روزہ ایک چھوارے پر یا پیاس بھر پانی پر یا دودھ کی لسی پر (جو دودھ میں پانی ملا کر بنائی جاتی ہے) کھلوا دے۔ الخ (ابن خزیمہ) اور رمضان کے متعلق ایک تیسری عبادت اور بھی ہے یعنی اعتکاف، رمضان کے اخیر دس دن میں جو ایسی سنت ہے کہ سب کے ذمہ ہے لیکن اگر بستی میں ایک بھی کر لے تو سب کی طرف سے کافی ہے اور اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ یہ ارادہ کر کے مسجد میں پڑا رہے کہ اتنے دن تک بدوں پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کی مجبوری کے یہاں سے نہ نکلوں گا اور روزہ اور تراویح کی طرح اس میں بھی نفس کی ایک پیاری چیز چھوٹتی ہے یعنی کھلے مہار پھرنا اور اسی طرح اس میں بھی دکھلاوا نہیں ہوسکتا کیونکہ کسی کو کیا خبر کہ مسجد میں کسی خاص نیت سے بیٹھا ہے یا ویسے ہی آ گیا ہے۔ آگے اس کی فضیلت کا ذکر ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں دس روز کا اعتکاف کرے دو حج اور دو عمرہ جیسا (ثواب) ہوگا۔ (بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا کہ وہ تمام گناہوں سے رُکا رہتا ہے اور اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کوئی تمام نیکیاں کر رہا ہو۔ (مشکوٰۃ از ابن ماجہ) اور ایک فضیلت اسمیں یہ بھی ہے کہ اسمیں مسجد میں حاضر رہنا پڑتا ہے، اور مسجد میں حاضر رہنے کی فضیلت گذر چکی ہے البتہ عورتیں گھر ہی میں اپنی نماز پڑھنے کی جگہ اعتکاف کریں اور یہ سب عبادتیں جس دن ختم ہوتی ہیں یعنی عید کا دن اس کی بھی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہوں نے میرا فرض ادا کیا پھر دُعا کے لیے نکلے ہیں، اپنی عزت وجلال اور کرم و شانِ بلند کی قسم میں ضرور ان کی عرض قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے کہ واپس جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا پس وہ بخشے بخشائے واپس آتے ہیں۔ (مشکوٰۃ از بیہقی)

دُعا کیجئے

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔

اے اللہ! علم سے ہماری مدد فرما اور حلم سے ہمیں آراستہ فرما اور پرہیز گاری سے بزرگی عطا فرما اور امن سے ہمیں جمال عطا فرمائیے۔

حج بیت اللہ

عن عائشة رضی الله عنه قالت قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم انما جعل الطواف بالبیت وبین الصفا والمروة ورمی الجمار لاقامة ذکر اللہ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کے گرد پھرنا۔ اور صفا مروہ کے درمیان پھیرے کرنا۔ اور کنکریوں کا مارنا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی یاد کے قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ (عین ابوداؤد باب الرمل)

تشریح: یعنی گو ظاہر والوں کو تعجب ہوسکتا ہے کہ اس گھومنے دوڑنے کنکریاں مارنے میں عقلی مصلحت کیا ہے؟ مگر تم مصلحت مت ڈھونڈو، یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس کے کرنے سے اس کی یاد ہوتی ہے اور اس سے علاقہ بڑھتا ہے اور محبت کا امتحان ہوتا ہے کہ جو بات عقل میں بھی نہیں آئی حکم سمجھ کر اس کو بھی مان لیا پھر محبوب کے گھر کے بل بل قربان ہونا اس کے کوچہ میں دوڑے دوڑے پھرنا کھلم کھلا عاشقانہ حرکات ہیں۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ (اب طواف میں) شانے ہلاتے ہوئے دوڑنا اور شانوں کو چادرہ سے باہر نکال لینا کس وجہ سے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو (مکہ میں) قوت دے دی اور کفر کو اور کفر والوں کو مٹا دیا (اور یہ فعل شروع ہوا تھا ان ہی کو اپنی قوت دکھلانے کے لیے جیسا روایات میں آیا ہے) اور باوجود اس کے (کہ اب مصلحت نہیں رہی مگر) ہم اس فعل کو نہ چھوڑیں گے جس کو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت میں (آپ کے اتباع اور حکم سے کرتے تھے) کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر حجۃ الوداع میں عمل فرمایا جب کہ مکہ میں ایک بھی کافر نہ تھا۔ (عین ابوداؤد الرمل)

فائدہ: اگر حج میں عاشقی کا رنگ غالب نہ ہوتا تو جب عقلی ضرورت ختم ہوگئی تھی یہ فعل بھی موقوف کر دیا جاتا۔

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرِ اسود کی طرف آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے نہ (کسی کو) نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان اور اگر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھتا کہ تجھ کو بوسہ دیتے تھے تو میں (کبھی) تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔ (عین ابوداؤد باب تقبیل الحجر)

فائدہ: محبوب کے علاقہ کی چیز کو چومنے کا سبب بجز عشق کے اور کون سی مصلحت ہوسکتی ہے؟ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس قول سے یہ بات ظاہر کر دی کہ مسلمان حجرِ اسود کو معبود نہیں سمجھتے کیونکہ معبود تو وہی ہوتا ہے جو نفع وضرر کا مالک ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کی طرف رُخ کیا پھر اس پر اپنے دونوں لب (مُبارک) ایسی حالت میں رکھے کہ بڑی دیر تک روتے رہے پھر جو نگاہ پھیری تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رو رہے ہیں آپ نے فرمایا اے عمر! اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: محبوب کی نشانی کو پیار کرتے ہوئے رونا صرف عشق

سے ہوسکتا ہے۔خوف وغیرہ سے نہیں ہوسکتا اور افعالِ عاشقانہ تو ارادہ سے بھی ہوسکتے ہیں مگر رونا بدون جوش کے ہونہیں سکتا۔پس حج کا تعلق عشق سے اس حدیث سے اورزیادہ ثابت ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک لانبی حدیث) میں فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے (جس میں حاجی لوگ عرفات میں ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ان لوگوں پر فخر کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز راستہ سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پریشان بال ہیں اورغبار آلود بدن ہے اور دھوپ میں چل رہے ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔(بیہقی وابن خزیمہ)

فائدہ:اس صورت کا عاشقانہ ہونا ظاہر ہےاورفخر کے ساتھ اس کا ذکر فرمانا اس عاشقانہ صورت کے پیاری ہونے کو بتلا رہا ہے۔ یہ چند حدیثیں حج میں عاشقی کی شان ہونے کی تائید میں بطورِ نمونہ کے لکھ دی گئیں ورنہ حج کے سارے افعال کھلم کھلا اسی عاشقانہ رنگ کے ہیں یعنی مزدلفہ عرفات کے پہاڑوں میں پھرنا، لبیک کہنے میں چیخنا پکارنا، ننگے سر پھرنا، اپنی زندگی کو موت کی شکل بنا لینا یعنی مُردوں کا سا لباس پہننا، ناخن بال تک نہ اکھاڑنا، جوں تک کو نہ مارنا جس سے دیوانوں کی سی صورت بھی ہو جاتی ہے۔سر منڈانا کسی جانور کا شکار نہ کرنا خاص حد کے اندر درخت نہ کانٹا گھاس تک نہ توڑنا جس میں کوچہ محبوب کا ادب بھی ہے۔یہ کام عاقلوں کے ہیں یا عاشقوں کے؟ اوران میں بعض افعال جو عورتوں کے لیے نہیں ہیں اس میں ایک خاص وجہ ہے یعنی پردہ کی مصلحت اور خانہ کعبہ کے گرد گھومنا اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑنا اور خاص نشانوں پر کنکر پتھر مارنا اور حجرِ اسود کو بوسہ دینا اورزارزار رونا اور خاک آلودہ دھوپ میں جلتے ہوئے عرفات میں حاضر ہونا، ان کے عاشقانہ افعال ہونے کا ذکر اوپر حدیثوں میں آ چکا ہےاور جس طرح حج میں عشق ومحبت کا رنگ ہے اس کے ادا کا جس مقام سے تعلق ہے یعنی مکہ معظّمہ مع اپنے تعلقات کے اس میں بھی محبت کی شان رکھی گئی ہے جس سے حج کا وہ رنگ اور تیز ہوجائے۔چنانچہ آیت میں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا کی کہ میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قرب آباد کرتا ہوں آپ کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردیجئے۔(سورۂ ابراہیم مختصراً آیت ۳۷)

فائدہ:اس دعا کا وہ اثر آنکھوں سے نظر آتا ہے جس کو ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے۔

کوئی مومن ایسا نہیں جس کا دل کعبہ کی محبت میں پھنسا ہوا نہ ہو۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ابراہیم علیہ السلام یہ کہہ دیتے کہ ''لوگوں کے قلوب'' تو یہود ونصاریٰ کی وہاں بھیڑ ہو جاتی لیکن انہوں نے اہل ایمان کو خاص کر دیا (کہ'' کچھ لوگوں کے قلوب کہہ دیا) (عین در منثور) اورحدیث میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ہجرت کے وقت مکہ معظّمہ کو خطاب کر کے) فرمایا تو کیسا کچھ ستھرا شہر ہے اور میرا کیسا کچھ محبوب ہے اوراگر میری قوم مجھ کو تجھ سے جدا نہ کرتی تو میں اور جگہ جا کر نہ رہتا۔(عین مشکٰوۃ از ترمذی)

فائدہ: اور جب ہر مومن کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہے تو آپ کے محبوب شہر یعنی مکہ معظّمہ سے بھی ضرور محبت ہوگی تو مکہ سے محبت دو پیغمبروں کی دعا کا اثر ہوا، یہ تو حج کی اور مقام کی دینی فضیلت تھی جو کہ اصلی فضیلت ہے اور بعضی دنیوی منفعتیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی ہیں گو حج میں انکی نیت نہ ہونی چاہیے مگر وہ خود حاصل ہوتی ہیں، چنانچہ آگے دو آیتوں میں اس طرف اشارہ ہے۔

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مقام ہے لوگوں کی مصلحت قائم رہنے کا سبب قرار دیا۔ الخ (مائدہ، آیت ۹۷)

فائدہ: مصلحت عام لفظ ہے سو کعبہ کی دینی مصلحتیں تو ظاہر ہیں، اور دنیوی مصلحتیں بعضی یہ ہیں۔ اس کا جائے امن ہونا، وہاں ہر سال مجمع ہونا جس میں مالی ترقی اور قومی اتحاد بہت سہولت سے میسر ہوسکتا ہے اور اس کے بقا تک عالم کا باقی رہنا حتیٰ کہ جب کفار اس کو منہدم کر دیں گے قریب ہی قیامت آ جاوے گی جیسا احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ (بیان القرآن بحاصلہ)

حضرت ابن ابی حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے (کذافی الروح بیان القرآن) اور حج کے رنگ کی ایک دوسری عبادت اور بھی ہے یعنی عمرہ جو کہ سنت مؤکدہ ہے جس کی حقیقت حج ہی کے بعضے عاشقانہ افعال ہیں۔ اسی لیے اس کا لقب حج اصغر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ (عین درمنثور عن ابن ابی شیبہ) مگر یہ حج کے زمانے میں بھی ہوتا ہے جس سے دو عبادتیں ایک شان کی جمع ہو جاتی ہیں اور دوسرے زمانے میں بھی ہوتا ہے۔ یہاں تک مضمون کا ایک سلسلہ تھا آگے متفرق طور پر لکھا جاتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور (جب حج یا عمرہ کرنا ہو تو اس) حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے (خوش کرنے کے) واسطے پورا پورا ادا کیا کرو (کہ افعال و شرائط بھی سب بجا لاؤ اور نیت بھی خالص ثواب کی ہو)۔ (بیان القرآن)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی ظاہری مجبوری یا ظالم بادشاہ یا کوئی معذور کر دینے والی بیماری حج سے روکنے والی نہ ہو اور وہ پھر بے حج کیے مر جائے اس کو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (عین مشکوٰۃ از دارمی)

فائدہ: فرض حج نہ کرنے میں کتنی سخت دھمکی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ میں اتصال کر لیا کرو (جب کہ زمانہ حج کا ہو) دونوں افلاس کو اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جیسا بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔ (بشرطیکہ کوئی دوسرا امر اس کے خلاف اثر کرنے والا نہ پایا جائے) اور جو حج احتیاط سے کیا جائے اس کا عوض بجز جنت کے کچھ نہیں۔ (عین مشکوٰۃ از ترمذی ونسائی)

فائدہ: اس میں حج و عمرہ کا ایک دینی نفع مذکور ہے اور ایک دنیوی نفع اور گناہ سے مراد حقوق اللہ ہیں کیونکہ حقوق العباد تو شہادت سے معاف نہیں ہوتے۔ (الحدیث الا الدین کمافی المشکوٰۃ عن مسلم)

دُعا کیجئے

یا اللہ! موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ آمین

یا اللہ! ہمیں اپنی اتنی محبت عطا فرما کہ آپ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا ہمارے لئے نہایت سہل ہو جائے۔

حج ایک عالمگیر عبادت

عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم الحاج والعمار وفد الله ان دعوه اجابهم وان استغفروه غفر لهم.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ اس سے مغفرت چاہتے ہیں وہ ان کی مغفرت کرتا ہے۔ (عین مشکوٰۃ از ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے چلا، پھر وہ راستہ ہی میں (ان کاموں کے کرنے سے پہلے) مر گیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے غازی اور حاجی اور عمرہ والے کا ثواب لکھے گا۔ (عین مشکوٰۃ از بیہقی)

اور حج کے متعلق ایک تیسرا عمل اور بھی ہے یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ شریفہ کی زیارت جو اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور حج میں عشق الٰہی کی شان بھی اس زیارت میں عشقِ نبوی کی شان ہے اور جب حج سے عشقِ الٰہی میں ترقی ہوئی اور زیارت سے عشقِ نبوی میں، جس کے دل میں اللہ و رسول کا عشق ہوگا وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا؟ (اس شان عشقی کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے۔)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص حج کرکے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت کرے۔ (عین مشکوٰۃ از بیہقی)

فائدہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں زیارتوں کو برابر فرمایا اور جب کسی خاص بات کی تخصیص نہیں تو ہر اثر میں برابر ہوں گی اور ظاہر ہے کہ آپ کا عشق قلب میں پیدا ہوتا تو وفات کے بعد زیارت کرنے کا بھی وہی اثر ہوگا اور حدیث تو اس دعوے کی تائید کے لیے لکھ دی ورنہ اس زیارت کا یہ اثر ترقی عشق نبوی کھلم کھلا آنکھوں سے نظر آتا ہے اور جس طرح حج کے مقام یعنی مکہ معظّمہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے جس کا بیان اوپر ہو چکا اسی طرح اس زیارت کے مقام یعنی مدینہ منورہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ انہوں نے (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی ہے اور میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں وہ بھی اور اتنی ہی اور بھی۔ (مشکوٰۃ از مسلم)

فائدہ: نمبر ۸ میں گذرا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظّمہ کے لیے محبوبیت کی دعا فرمائی ہے تو مدینہ منور کے لیے دوگنی محبوبیت کی دعا ہوگی۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم مکہ سے محبت کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ الخ (مشکوٰۃ از بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو سواری کو تیز کر دیتے مدینہ کی محبت کے سبب۔ (مشکوٰۃ از بخاری)

فائدہ: محبوب کا محبوب جب محبوب ہوتا ہے تو ضرور سب مسلمانوں کو مدینہ سے محبت ہوگی۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں مجھ کو اپنی قبر ہونا مدینہ سے زیادہ پسند ہو یہ بات تین بار فرمائی۔ (مشکوٰۃ از مالک)

اس میں یہ بھی تقریر ہے جو اس سے پہلی حدیث میں تھی اور حج و زیارت سے محبت کا بڑھ جانا اور خود حج و زیارت کی اور ان کے مقاموں کی بھی محبت ہر ایمان والے کے دل میں ہونا دلیل کا محتاج نہیں اور اس محبت کا جو اثر دین پر پڑتا ہے اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ پس اے مقدور والے مسلمانو اس دولت کو نہ چھوڑو۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہم کو اپنی عبادات و طاعات خاصہ کی توفیق، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق فرمایئے۔

یا اللہ! یا اللہ لغزشوں سے نفس و شیطان کے مکائد سے ہم کو محفوظ فرمایئے۔

یا اللہ! مجبوراً معاشرہ کے غلبہ سے اور نفس و شیطان کے غلبہ سے ہم سے جو فسق و فجور کے کام ہوئے ہیں ہم ان سے نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ دینے کا عزم کرتے ہیں۔ مگر ڈرتے ہیں کہ پھر ہم سے ان کا ارتکاب ہو جائے گا۔ یا اللہ آپ ہی محافظ حقیقی ہیں۔ رحم کرنے والے ہیں ہم پر رحم فرمایئے، ہمیں محفوظ رکھئے اور اپنا مورد رحمت بنا لیجئے۔

یا اللہ! ہم سے زیادہ محتاج اور کون ہے، ہم آپ کے فضل و کرم کے بہت محتاج ہیں، ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لیجئے، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار، سچا اُمتی بنا دیجئے،

یا اللہ! تمام لعنت زدہ کاموں سے ہمیں بچا لیجئے کہ ہم جن سے آپ ناراض ہوتے ہیں۔ یا اللہ ہم آپ کے مواخذہ کو برداشت نہیں کر سکتے نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں اس درود شریف کا ورد رکھے تو اُس کا ایمان جانے سے محفوظ ہوگا۔ (ص ۱۵۲)

قربانی ذی الحجہ کا خاص عمل

عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما عمل ابن اٰدم من عمل یوم النحر احب الی الله من اهراق الدم وانه لیاتی یوم القیامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع علی الارض فطیبوا بها نفسا.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن مع اپنے سینگوں اور اپنے بالوں اور کھروں کے حاضر ہوگا (یعنی ان سب چیزوں کے بدلے ثواب ملے گا) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص درجہ میں پہنچ جاتا ہے سوتم لوگ جی خوش کر کے قربانی کرو۔ (زیادہ داموں کے خرچ ہو جانے پر جی بُرا مت کیا کرو)۔ (ابن ماجہ وترمذی وحاکم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ قربانی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارے نسبی یا روحانی باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس میں کیا ملتا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر اون (والا جانور) ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی۔ (حاکم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے فاطمہ اُٹھ اور (ذبح کے وقت) اپنی قربانی کے پاس موجود رہ، کیونکہ پہلا قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اُس کے ساتھ ہی تیرے لیے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (اور) یاد رکھ، کہ قیامت کے دن اس (قربانی) کا خون اور گوشت لایا جائے گا اور تیری میزان (عمل) میں ستر حصہ بڑھا کر رکھ دیا جاوے گا (اور ان سب کے بدلے نیکیاں دی جاویں گی)۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! یہ (ثواب مذکور) کیا خاص آلِ محمد کے لیے ہے؟ کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہیں کہ کسی چیز کے ساتھ خاص کیے جائیں یا آلِ محمد اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ آلِ محمد کے لیے ایک طرح سے خاص بھی ہے اور سب مسلمانوں کے لیے عام طور پر بھی ہے۔ (اصبہانی)

فائدہ: ایک طرح سے خاص ہونے کا مطلب ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویوں کے لیے فرمایا ہے کہ نیک کام کا ثواب بھی اوروں سے دُونا ہے اور گناہ کا عذاب بھی دُونا ہے۔ سو قرآن مجید سے آپ کی بیویوں کے لیے اور اس حدیث سے آپ کی اولاد کے لیے بھی یہ قانون ثابت ہوتا ہے اور اس کی بناء زیادہ بزرگی ہے۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اس کا دل خوش ہو کر (اور) اپنی قربانی میں ثواب کی نیت رکھتا ہو وہ قربانی اس شخص کے لیے دوزخ سے آڑ ہو جائے گی۔ (طبرانی کبیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنے کی گنجائش رکھے اور قربانی نہ کرے سو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے۔ (حاکم)

فائدہ: اس سے کس قدر ناراضی ٹپکتی ہے۔ کیا کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضی کی سہار کر سکتا ہے؟ اور یہ ناراضی اسی سے ہے جس کے ذمہ قربانی واجب ہو اور جس کو گنجائش نہ ہو اس کے لیے نہیں ہے۔ یہ حدیثیں ترغیب میں ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بقرعید کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے گائے قربانی کی۔ (مسلم)

فائدہ: یہ ضرور نہیں کہ ایک گائے سب بیویوں کی طرف سے کی ہو بلکہ ممکن ہے کہ سات کے اندر اندر کی ہو اور اونٹ بکری کثرت سے ملتے ہوئے گائے کی قربانی فرمانا اگر اتفاقی طور پر نہ سمجھی جاوے تو ممکن ہے کہ یہود جو بچھڑے کو پوجا کرتے تھے اس شرک کے مٹانے کے لیے آپ نے اس کا اہتمام فرمایا ہو، اور بعضی روایتوں میں جو گائے کے گوشت کا مرض (یعنی مضر) ہونا آیا ہے وہ شرعی حکم نہیں ہے بطور پرہیز کے ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کھانے سے ممانعت فرمانے کا مضمون گذر چکا ہے۔ چنانچہ حلیمی نے کہا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاز خشک ملک ہے اور گائے کا گوشت بھی خشک ہے۔ (مقاصد حسنہ) اور مقاصد والے نے کہا ہے کہ گویا یہ حجاز والوں کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ معنی پسند کیے گئے ہیں یعنی سب علماء نے اس کو پسند کیا ہے۔

حضرت حنش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو دُنبے قربانی کیے اور فرمایا ان میں ایک میری طرف سے ہے اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میں نے ان سے (اس کے متعلق) گفتگو کی انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو اس کا حکم دیا ہے میں اس کو کبھی نہ چھوڑوں گا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

فائدہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہم پر بڑا حق ہے اگر ہم ہر سال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے بھی ایک حصہ کر دیا کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک دُنبہ کی اپنی طرف سے قربانی فرمائی اور) دوسرے دُنبہ کے ذبح میں فرمایا کہ یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری اُمت میں سے مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔ (موصلی وکبیر واوسط)

فائدہ: مطلب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کو ثواب میں شامل کرنا تھا نہ کہ یہ قربانی سب کی طرف سے ایسی طرح ہوگئی کہ اب کسی کے ذمہ باقی نہیں رہی۔

فائدہ: یہ غور کرنے کی بات ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی میں اُمت کو یاد رکھا تو افسوس ہے کہ اُمتی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد نہ رکھیں اور ایک حصہ بھی آپ کی طرف سے نہ کر دیا کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قربانیوں کو خوب قوی کیا کرو (یعنی کھلا پلا کر)۔ کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی۔ (کنز العمال فر عن ابی ہریرۃ)

فائدہ: عالموں نے سواریاں ہونے کے دو مطلب بیان کیے ہیں ایک یہ کہ قربانی کے جانور خود سواریاں ہو جاویں گی اور اگر کئی جانور قربانی کیے ہوں یا تو سب کے بدلے میں ایک بہت اچھی سواری مل جاوے گی اور یا ایک ایک منزل میں ایک ایک جانور پر سواری کریں گے۔ دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ قربانیوں کی برکت سے پل صراط پر چلنا ایسا آسان ہو جائے گا جیسے گویا خود ان پر سوار ہو کر پار ہو گئے اور کنز العمال میں ایک حدیث اس مضمون کی یہ ہے کہ سب سے افضل قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجہ کی ہو اور خوب موٹی ہو (حم ک عن رجل) اور ایک حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیاری قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجہ کی ہو اور خوب موٹی ہو۔ (ہق عن رجل)

قربانی کرنا جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اس کا بیان کہ زکوٰۃ کس پر فرض ہوتی ہے روح چہاردہم کے اخیر حصہ کے پہلے مضمون میں گذر چکا ہے اور بعضے ایسے شخص پر بھی واجب ہے جس پر زکوٰۃ فرض نہیں، اس کو کسی عالم سے زبانی پوچھ لے اور جس پر قربانی واجب نہ ہو اگر وہ بھی کرے یا اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی کرے تو اس کو بھی بہت ثواب ملتا ہے اور اگر کسی مرے ہوئے کی طرف سے کرے تو اس مرے ہوئے کو بھی بہت ثواب ملتا ہے۔ اب اس کے متعلق آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

فائدہ-۱: اس سے معلوم ہوا کہ قربانی پہلی اُمتوں پر بھی تھی۔

فائدہ-۲: اگرچہ بکری بھیڑ بھی قربانی کے جانور ہیں اور اس لیے وہ بھی دین کی یادگار ہیں مگر آیت میں خاص اونٹ اور گائے کا ذکر فرمانا اس لیے ہے کہ ان کی قربانی بھیڑ بکری کی قربانی سے افضل ہے اور اگر پوری گائے یا اونٹ نہ ہو بلکہ اس کا ساتواں حصہ قربانی میں لے لے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ ساتواں حصہ اور پوری بکری یا بھیڑ قیمت اور گوشت کی مقدار میں برابر ہوں تو جس کا گوشت عمدہ ہو وہی افضل ہے اور اگر قیمت اور گوشت میں برابر ہوں تو جو زیادہ ہو وہ افضل ہے۔ (شامی از تاتارخانیہ)

فائدہ: ۳۔ قربانی میں اخلاص یہ ہے کہ خاص حق تعالیٰ کے لیے ہے اور اس سے ثواب لینے کے لیے کرے۔

۲۔ آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔ (کوثر، آیت ۲)

فائدہ: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے جب آپ کو اس کی تاکید ہے تو ہم کو کیسے معاف ہو گی؟ جیسے اس کے ساتھ کی چیز ہے یعنی نماز کہ اُمت پر بھی فرض ہے۔

دُعا کیجئے

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔ **اے اللہ!** علم سے ہماری مدد فرما اور حلم سے ہمیں آراستہ فرما اور پرہیزگاری سے بزرگی عطا فرما اور امن سے ہمیں جمال عطا فرمائیے۔ **اے اللہ!** ہمارے دلوں کے تالے کھول دے اپنے ذکر کے ساتھ اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا فرما۔ اور ہم پر اپنا فضل کامل کر اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے فرما دیجے۔ آمین

آمدنی وخرچ کا انتظام رکھنا

عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا تزول قدم ابن اٰدم یوم القیامة حتی یسئل عن خمس (ومن الخمس) وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کسی آدمی کے قدم (حساب کے موقع سے) نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ ہو چکے گا اور (ان پانچ میں دو یہ بھی ہیں کہ) اس کے مال کے متعلق بھی (سوال ہوگا) کہ کہاں سے کمایا (یعنی حلال سے یا حرام سے) اور کاہے میں خرچ کیا؟ الخ (ترمذی)

فائدہ: تفصیل اس کی یہ ہے کہ کمانے میں بھی کوئی کام دین کے خلاف نہ کرے جیسے سود لینا اور رشوت لینا اور کسی کا حق دبا لینا جیسے کسی کی زمین چھین لینا یا موروثی کا دعویٰ کرنا یا کسی کا قرض مار لینا یا کسی کا حصہ میراث کا نہ دینا جیسے بعضے آدمی لڑکیوں کو نہیں دیتے یا اس کے کمانے میں اتنا کھپ جانا کہ نماز کی پروا نہ رہے یا آخرت کو بھول جائے یا زکوٰۃ وحج ادا نہ کرے یا دین کی باتیں سیکھنا یا بزرگوں کے پاس آنا جانا چھوڑ دے اور اسی طرح خرچ کرنے میں بھی کوئی کام دین کے خلاف نہ کرے جیسے گناہوں کے کام میں خرچ کرنا یا شادی غمی کی رسموں میں یا نام کے لیے خرچ کرنا یا محض نفس کے خوش کرنے کی ضرورت سے زیادہ کھانے کپڑے یا مکان کی تعمیر یا سجاوٹ یا سواری شکاری یا بچوں کے کھیل کھلونوں میں خرچ کرنا، سو ان سب احتیاطوں کے ساتھ اگر مال کماوے یا جمع کرے کچھ ڈر نہیں بلکہ بعضی صورتوں میں ایسا کرنا بہتر بلکہ ضروری ہے جیسے بیوی بچوں کا ساتھ ہے اور ان کے کھانے پینے یا ان کو دین سکھلانے میں روپیہ کی حاجت ہے یا دین کی حفاظت میں روپیہ کی ضرورت ہے جیسے علم دین کے مدرسے ہیں یا مسلمانوں کی خدمت یا اسلام کی تبلیغ کی انجمنیں ہیں یا اسلامی یتیم خانے ہیں یا مسجدیں ہیں۔

خاص کر جب دشمنانِ دین ان چیزوں کے مٹانے کے لیے روپیہ خرچ کرتے ہوں اور حالات ایسے ہوں کہ روپیہ کا مقابلہ روپیہ ہی سے ہوسکتا ہو جیسا اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع کے لیے پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھنے کا حکم فرمایا ہے (سورہ توبہ)۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے ہی گھوڑوں کے رکھنے میں خاص درجہ کے ثواب کا اور ان گھوڑوں کی ہر حالت پر بہت بہت نیکیوں کا وعدہ فرمایا ہے (مسلم)۔ پس ایسی حالتوں میں دنیا اور دین کی موجودہ اور آئندہ حاجتوں کی کفایت کی قدر روپیہ حاصل کرنا عبادت ہوگا۔ اگلی حدیثوں میں اسی کا ذکر ہے۔

(مثلاً کوئی کافر زمیندار کسی مسلمان رعایا کو تنگ کرے، اگر مسلمان کے پاس زمین ہو وہ اس کو پناہ دے سکتا ہے ۱۲)

۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال کمائی کی تلاش کرنا فرض ہے بعد فرض (عبادت) کے۔ (بیہقی)

ابو کبشہ انماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لانبی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا چار شخصوں کے لیے ہے (ان میں سے) ایک وہ بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مال بھی دیا اور دین کی واقفیت بھی دی سو وہ

اس میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے حقوق پر عمل کرتا ہے یہ شخص سب سے افضل درجہ میں ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال خوش نما خوش مزہ چیز ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ (یعنی شرع کے موافق) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز موقع میں) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لانبی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مال اچھے آدمی کے لیے اچھی چیز ہے۔ (احمد)

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں صرف اشرفی اور روپیہ ہی کام دے گا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مال پہلے زمانہ میں (یعنی صحابہ کے وقت میں) ناپسند کیا جاتا تھا (کیونکہ قلب میں دین کی قوت ہوتی تھی اس لیے مال سے قوت حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی اور اس کی خرابیوں پر نظر کر کے اس سے دور رہنا پسند کرتے تھے) لیکن اس زمانہ میں وہ مال مومن کی ڈھال ہے (یعنی اس کو بددیانتی سے بچاتا ہے کیوں کہ قلب میں وہ قوت نہیں۔ پس مال کے نہ ہونے سے پریشان ہو جاتا ہے اور پریشانی میں دین کو برباد کر لیتا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ہمارے پاس یہ اشرفیاں نہ ہوتیں تو یہ بڑے لوگ ہماری صافی بنا لیتے (یعنی ذلیل و خوار سمجھتے اور ذلت سے بعض دفعہ دین کا بھی نقصان ہو جاتا ہے۔ اب مال کے سبب ہماری عزت کرتے ہیں اور عزت کے سبب ہمارا دین محفوظ رہتا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کے ہاتھ میں کچھ روپیہ پیسہ ہو اس کی درستی کرتا رہے (یعنی اس کو بڑھاتا رہے یا کم از کم اس کو برباد نہ کرے) کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی (اس میں) محتاج ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے اپنے دین ہی پر ہاتھ صاف کرتا ہے (جیسا ڈھال ہونے کے مطلب میں ابھی گذرا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی کی برداشت نہیں کر سکتا (یعنی اکثر وہ اتنا ہوتا ہی نہیں کہ اس کو بے موقع اُڑایا جاوے اور وہ پھر بھی ختم نہ ہو اس لیے اس کو سنبھال سنبھال کر ضرورت میں خرچ کرے تا کہ جلدی ختم ہونے سے پریشانی نہ ہو (شرح سنہ) آگے حلال مال حاصل کرنے کے ذریعوں کی فضیلت کا ذکر ہے۔

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنے والا امانت والا تاجر (قیامت میں) پیغمبروں اور ولیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی و دارمی و دار قطنی)

فائدہ: اس میں حلال تجارت کی فضیلت ہے۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہمیں ظاہری و باطنی ہلاکت سے بچا لیجئے اور اپنی مغفرت و رحمت کا مورد بنا دیجئے اور عذاب نار سے بچا لیجئے۔

یا اللہ! اپنے محبوب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے حشر میں ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیے۔ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمائیے ہمارے ظاہر کو بھی پاک کر دیجئے اور باطن کو بھی پاک کر دیجئے۔

فضیلت تجارت وزراعت

عن مقدام بن معد یکوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیه وان نبی الله داود علیه السلام کان یاکل من عمل یدیه

ترجمہ: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے اچھا نہیں کھایا کہ اپنی دستکاری سے کھائے اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے (بخاری)

اور وہ دستکاری زرہ بنانا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے اور اس سے حلال دستکاری کی فضیلت معلوم ہوئی۔ البتہ حرام دستکاری گناہ کی چیز ہے، جیسے جاندار کا فوٹو لینا یا تصویر بنانا، باجے بنانا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اور آپ نے بھی چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

فائدہ: قیراط دینار کا چوبیسواں حصہ ہوتا ہے اور دینار ہمارے سکہ سے قریب پونے تین روپے کے ہوتا ہے تو قیراط دو پائی کم دو آنہ کا ہوا غالباً ہر بکری کی چرائی اتنی ٹھہر جاتی ہوگی اور اس سے ایسی مزدوری کی فضیلت معلوم ہوئی جس میں کئی شخصوں کا کام کیا جائے۔

عتبہ بن الندر رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کو آٹھ یا دس برس کے لیے نوکر رکھ دیا تھا (حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرانے پر)۔ (احمد وابن ماجہ)

فائدہ: یہ قصہ قرآن مجید میں بھی ہے اس سے ایسی نوکری کی فضیلت ہوئی کہ جس میں ایک ہی شخص کا کام کیا جائے۔

حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین کو) کرایہ پر دینے کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے کہ اسکا کچھ حرج نہیں۔ (مسلم)

فائدہ: اس سے جائز کرایہ کی آمدنی کی اجازت معلوم ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ کوئی درخت لگاوے یا کھیتی کرے پھر اس سے کوئی آدمی یا کوئی پرندہ یا کوئی مواشی کھاوے مگر اس شخص کے لیے وہ (بجائے) خیرات ہوتا ہے (یعنی خیرات کا ثواب ملتا ہے)۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اس سے کھیتی کرنے کی اور اسی طرح درخت یا باغ لگانے کی کیسی فضیلت ثابت ہوتی ہے! تو یہ بھی آمدنی کا ایک پسندیدہ ذریعہ ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ ایک شخص انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے آیا آپ نے (اس کے گھر سے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ پانی پینے کا منگا کر اور اس کو نیلام کر کے اس کی قیمت میں سے کچھ اناج اور کلہاڑی خرید کر اس کو دے کر) فرمایا کہ جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو پھر فرمایا یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ مانگنے کا کام قیامت کے دن تمہارے

چہرہ پر (ذلت کا) ایک داغ ہو کر ظاہر ہو۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ حلال پیشہ کیسا ہی گھٹیا ہو۔ (بشرطیکہ دین کی ذلت نہ ہو جیسے مسلمان کسی کافر کی بہت ذلیل خدمت کرے۱۲)

اگرچہ گھاس ہی کھودنا ہو مانگنے سے اچھا ہے اگرچہ شان ہی بنا کر مانگا جاوے جیسے بہت لوگوں نے چندہ مانگنے کا پیشہ کرلیا ہے جس سے اپنی ذلت اور دوسروں پر گرانی ہوتی ہے البتہ اگر دینی کام کے لیے عام خطاب سے چندہ کی ضرورت ظاہر کی جاوے تو مضائقہ نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (حلال) پیشہ کرنے والے مومن سے محبت کرتا ہے۔ (طبرانی وبیہقی)

فائدہ: اس میں ہر حلال پیشہ آ گیا کسی حلال پیشہ کو ذلیل نہ سمجھنا چاہئے آگے اس کا ذکر ہے کہ اپنی تسلی کے لیے حلال مال کا ذخیرہ رکھنا بھی مصلحت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ (یہود) بنی نضیر کے اموال (مراد زمینیں ہیں جو بذریعہ فتح مسلمانوں کے قبضہ میں آئی تھیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (خرچ کے) لیے مخصوص تھے آپ اس میں سے اپنی بیویوں کا خرچ ایک سال کا دے دیتے تھے اور جو بچتا اس کو ہتھیار اور گھوڑوں (یعنی جہاد کے سامان) میں لگا دیتے۔ (عین بخاری)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری توبہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنے کل مال کو اللہ و رسول کی نذر کر کے اس سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کچھ مال تھام لینا چاہیے یہ تمہارے لیے بہتر (اور مصلحت) ہے (اور وہ مصلحت یہی ہے کہ گذر کا سامان اپنے پاس ہونے سے پریشانی نہیں ہونے پاتی) میں نے عرض کیا تو میں اپنا وہ حصہ تھامے لیتا ہوں جو خیبر میں مجھ کو ملا ہے۔ (عین بخاری)

فائدہ: پہلی حدیث سے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بقدرِ ضرورت ذخیرہ رکھنا اور دوسری حدیث سے حضور کا اس کے لیے مشورہ دینا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایسے شخص سے نفرت رکھتا ہوں جو محض بیکار ہو نہ کسی دنیا کے کام میں ہو اور نہ آخرت کے کام میں ہو۔ (بیہقی وابن شیبہ)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے متعلق کوئی دینی کام نہ ہو اس کو چاہیے کہ معاش کے کسی جائز کام میں لگے بیکار عمر نہ گذارے، باقی دینی کام کرنے والوں کا ذمہ دار خود اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ معاش کی فکر نہ کریں۔ یہاں تک آمدنی کا ذکر تھا آگے خرچ کا ذکر ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مال کے ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: ضائع کرنے کا مطلب بے موقع خرچ کرنا ہے جس کی کچھ تفصیل حدیث نمبر ایک کے ذیل میں مذکور ہے۔

حضرت انس وابوامامہ وحضرت ابن عباس وحضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے (مجموعاً ومرفوعاً) روایت ہے کہ بیچ کی چال چلنا (یعنی نہ کنجوسی کرے اور نہ فضول اُڑاوے بلکہ سوچ سمجھ کر اور سنبھال کر ہاتھ روک کر کفایت شعاری اور انتظام و اعتدال کے ساتھ ضرورت کے موقعوں میں صرف کرے تو اسطرح خرچ کرنا) آدھی کمائی ہے۔ جو شخص خرچ کرنے میں اسطرح بیچ کی چال چلے گا وہ محتاج نہیں ہوتا اور فضول اڑانے میں زیادہ مال بھی نہیں رہتا۔ (عین مقاصد از عسکری ودیلمی وغیرہا)

فائدہ: اس میں خرچ کے انتظام کا گر بتلا دیا گیا اور دیکھا بھی جاتا ہے کہ زیادہ تر پریشانی و بربادی کا سبب یہی ہے کہ خرچ کا انتظام نہیں رکھا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو ہاتھ میں ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ پھر قرض لینا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کے بُرے نتیجے بے شمار ہیں۔ جو کہ دنیا میں بھی دیکھے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی، جیسا کہ:

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین کے بارے میں فرمایا (یعنی جو کسی کا مالی حق کسی کے ذمہ آتا ہو) قسم اس ذات کی کہ میری جان اس کے قبضہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص جہاد میں شہید ہو جاوے پھر زندہ ہو کر (دوبارہ) شہید ہو جاوے پھر زندہ ہو کر (سہ بارہ) شہید ہو جاوے اور اس کے ذمہ کسی کا دین آتا ہو وہ جنت میں نہ جاوے گا جب تک اس کا دین ادا نہ کیا جائے گا۔ (نسائی وطبرانی)

فائدہ: البتہ جو دین کسی ایسی ضرورت سے لیا کہ شرع کے نزدیک بھی وہ ضرورت ہے اور اس کے ادا کرنے کی دھن میں بھی لگا رہا اس کی اجازت ہے۔ (لا حادیث فی الترہیب من الدین من الترغیب)

ان سب حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ مال کا آمد و خرچ اگر شرع کے موافق ہو تو اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اس میں کوئی بُرائی نہیں اور جہاں بُرائی آتی ہے وہ اس صورت میں ہے جب اس کا آمد و خرچ شرع کے خلاف ہو جیسے حدیثوں میں نکاح کرنے کی اور نسل بڑھانے کی تاکید بھی آئی ہے۔ (کما فی الروح الآتی) پھر بی بی اور اولاد کو دشمن بھی فرمایا ہے۔ (تغابن)

یعنی جب آخرت سے روکے (جلالین)۔ یہی حالت مال کی ہے۔

اسی لیے فتنہ ہونے میں بھی مال اور اولاد دونوں کا ساتھ ہی ذکر فرمایا (تغابن) یعنی جب آخرت سے غافل کرے (جلالین)۔ پس ان سب کی ایک حالت ہوئی۔ سو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں خوب برتو مگر غلام بن کر نہ کہ باغی بن کر۔ یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لی ہیں اور بعضی حدیثیں جو دوسری کتابوں سے لی ہیں ان کے نام کے ساتھ لفظ عین بڑھا دیا۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہمارے پاس اور کوئی سرمایہ نہیں، کوئی وسیلہ نہیں اقرار جرم کرتے ہیں آپ کے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے آپ کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہمیں ہر خطا و عصیان سے محفوظ رکھئے ہر تقصیر و کوتاہی سے محفوظ رکھئے۔

یا اللہ! ہم کو اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی سے بچا لیجئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے ہم پر اور تمام امت مسلمہ پر رحم فرمائیے۔

یا اللہ! آپ کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اس وقت جہاں جہاں بھی ہیں اور دشمنوں کی رد میں ہیں، سازشوں میں ہیں۔ ان کی حفاظت فرمائیے ان کو ہدایت دیجئے اور ان کو دشمنوں سے آزاد کر دیجئے۔ اعدائے دین کی سازشوں سے ان کو بچا لیجئے۔

محتاج کون؟

عن ابن ابی نجیح رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مسکین مسکین رجل لیست له امراة قالوا وان کان کثیر المال قال وان کان کثیر المال مسکینة مسکینة إمرأة لیس لها زوج قالوا وان کانت کثیرة المال قال وان کانت کثیرة المال

ترجمہ: حضرت ابن نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جس کی بی بی نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر چہ وہ بہت مال والا ہو (تب بھی وہ محتاج ہے؟) آپ نے فرمایا (ہاں) اگر چہ وہ بہت مال والا ہو، (پھر فرمایا) محتاج ہے محتاج ہے وہ عورت جس کے خاوند نہ ہو لوگوں نے عرض کیا کہ اگر چہ وہ بہت مالدار ہو (تب بھی وہ محتاج ہے؟) آپ نے فرمایا (ہاں) اگر چہ وہ بہت مال والی ہو۔ (رزین)

فائدہ: کیونکہ مال کا جو مقصود ہے یعنی راحت اور بے فکری نہ اس مرد کو نصیب ہے جس کی بی بی نہ ہو اور نہ اس عورت کو نصیب ہے جس کے خاوند نہ ہو۔ چنانچہ دیکھا بھی جاتا ہے اور نکاح میں بڑے بڑے فائدے ہیں دین کے بھی اور دنیا کے بھی چنانچہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جوانو! کی جماعت جو شخص تم میں گھرستی کا بوجھ اُٹھانے کی ہمت رکھتا ہو (یعنی بی بی کے حقوق ادا کرسکتا ہو) اس کو نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا ہے اور شرمگاہ کو بچانے والا ہے (یعنی حرام نگاہ سے اور حرام فعل سے آسانی کے ساتھ بچ سکتا ہے۔) (ستة الامالک)

فائدہ: اس کا دینی فائدہ ہونا ظاہر ہے اور دنیوی فائدہ ایک تو نمبر ا میں مذکور ہو چکا ہے اور کچھ آگے مذکور ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرو وہ تمہارے لیے مال لاویں گی۔ (بزار)

فائدہ: یہ بات اسی وقت ہے جب میاں بی بی دونوں سمجھ دار اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں۔ سو ایسی حالت میں مرد تو یہ سمجھ کر کہ میرے ذمہ خرچ بڑھ گیا ہے، کمانے میں زیادہ کوشش کرے گا اور عورت گھر کا ایسا انتظام کرے گی جو مرد نہیں کر سکتا اور اس حالت میں راحت اور بے فکری لازم ہے اور مال کا یہی فائدہ ہے یہ مطلب ہوا مال لانے کا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو ایسی ہو کہ جب شوہر اس کو دیکھے (دل) خوش ہو جاوے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو اس کو بجا لاوے اور اپنی ذات اور مال کے بارے میں کوئی ناگوار بات کر کے اس کے خلاف نہ کرے۔ (نسائی)

فائدہ: خوشی اور فرمانبرداری اور موافقت کتنے بڑے فائدے ہیں!

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ سینہ میں چکی پینے سے اور پانی ڈھونے سے نشان پڑ گئے اور جھاڑو کی گرد اور چولھے کے دھوئیں سے کپڑے میلے ہو گئے، کہیں سے کچھ لونڈیاں آئی تھیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک لونڈی مانگی۔ آپ نے فرمایا اے فاطمہ

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پروردگار کا فرض ادا کرتی رہو اور اپنے گھر والوں کا کام کرتی رہو۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)

فائدہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑی کون ہو گی، جو گھر کا کام نہ کرے، تو گھر کا انتظام رہنا کتنا بڑا فائدہ ہے؟

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی ہو اور بچے جننے والی ہو (اگر وہ بیوہ ہے تو پہلے نکاح سے اس کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اگر کنواری ہے تو اس کی تندرستی سے اور اس کے خاندان کی نکاح کی ہوئی عورتوں سے اس کا اندازہ ہوسکتا ہے) کیونکہ میں تمہاری کثرت سے اور اُمتوں پر فخر کروں گا (کہ میری اُمت اتنی زیادہ ہے)۔ (ابوداؤد و نسائی)

فائدہ: اولاد کا ہونا بھی کتنا بڑا فائدہ ہے؟ زندگی میں بھی کہ وہ سب سے بڑھ کر اپنے خدمت گذار و مددگار اور فرماں بردار اور خیر خواہ ہوتے ہیں (کما ہو مشاہد فی الاکثر) اور مرنے کے بعد اس کے لیے دعا بھی کرتے ہیں۔ (عین مشکوٰۃ باب العلم از مسلم) اور اگر آگے نسل چلی تو اس کے دینی راستہ پر چلنے والے مدتوں تک رہتے ہیں۔

اور قیامت میں بھی اس طرح کہ جو بچپن میں ہی مر گئے وہ اس کو بخشوائیں گے (کتاب الجنائز) اور جو بالغ ہو کر نیک ہوئے وہ بھی سفارش کریں۔ (روح سوم نمبر ٦ و ٧) اور سب سے بڑی بات یہ کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہے جس سے دنیا میں بھی قوت بڑھتی ہے اور قیامت میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو کر فخر فرمائیں گے۔ سو نکاح نہ کرنا اتنے فائدوں کو برباد کرنا ہے۔ اور اگر کسی ملک میں شرع کے موافق باندی مل سکے تو ان فائدوں کے حاصل کرنے میں وہ بھی بجائے بی بی کے ہے۔ پس بدوں معقول عذر کے حلال عورت سے خالی رہنے کی بُرائی آئی ہے۔ چنانچہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عکاف بن بشیر تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ نے فرمایا اے عکاف کیا تمہاری بی بی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اور باندی بھی نہیں؟ عرض کیا باندی بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا اور خیر سے تم مالدار بھی ہو، وہ بولے خیر سے میں مالدار بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر تو تم اس حالت میں شیطان کے بھائی بھی ہو۔ اگر تم نصاریٰ میں سے ہوتے تو ان کے راہبوں میں سے ہوتے، ہمارا (یعنی اہل اسلام کا) طریقہ نکاح کرنا ہے (یا شرعی باندی رکھنا) تم میں سب سے بدتر مجرد لوگ ہیں۔ شیطان کے پاس کوئی ہتھیار جو نیک لوگوں میں پورا اثر کرنے والا ہو عورتوں سے بڑھ کر نہیں مگر جو لوگ نکاح کیے ہوئے ہیں وہ گندی باتوں سے پاک وصاف ہیں۔

فائدہ: یہ اس حالت میں ہے جب نفس میں عورت کا تقاضا ہو، سب جب حلال نہ ہوگی حرام کا ڈر ظاہر ہے اور یہ سب فائدے دین و دنیا کے جو ذکر کیے گئے پورے طور سے اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب میاں بی بی میں محبت ہو اور محبت اس وقت ہوتی ہے جب ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے رہیں۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! موجودہ دور میں ہمیں دین اسلام پر مضبوطی سے کاربند فرما اور غیر اسلامی تہذیب کے اثرات سے ہمیں اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرما۔ **یا اللہ!** ہمیں اپنی اتنی محبت عطا فرما کہ آپ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا ہمارے لئے نہایت سہل ہو جائے۔

عورتوں سے حسن سلوک

عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة لهم اجران. الی قوله ورجل کانت عنده امة یطاها نادبها فاحسن تادیبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اس شخص کی فضیلت فرمائی جس کے پاس کوئی باندی تھی اس نے اس کو (دینی) ادب اور علم اچھی طرح سکھایا۔ الخ (عین مشکوٰۃ از بخاری ومسلم)

فائدہ: ظاہر ہے کہ بی بی کا حق باندی سے زیادہ ہی ہے تو اس کو علم دین سکھلانے کی کیسی کچھ فضیلت ہوگی اور روح دوم نمبر ۲۴ میں اس کا حکم قرآن سے مذکور ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے حق میں (تم کو) اچھے برتاؤ کی نصیحت کرتا ہوں، تم (اس کو) قبول کرو کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ سو اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق دے دینا ہے اور اگر اس کو اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ اس لیے ان کے حق میں اچھے برتاؤ کی نصیحت قبول کرو۔ (بخاری ومسلم وترمذی)

فائدہ: سیدھا کرنے کا یہ مطلب کہ ان سے کوئی بات بھی تمہاری طبیعت کے خلاف نہ ہو سو اس کوشش میں کامیابی نہ ہو گی، انجام کار طلاق کی نوبت آئے گی۔ اس لیے معمولی باتوں میں درگذر کرنا چاہیے۔ نیز زیادہ سختی یا بے پروائی کرنے سے کبھی عورت کے دل میں شیطان دین کے خلاف باتیں پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری بی بی کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ اس کو بھی کھلاؤ اور جب کپڑا پہنو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو (یعنی قصور پر بھی منہ پر مت مارو، اور بے قصور مارنا تو سب جگہ بُرا ہے) اور نہ اس کو بُرا کو سنا دو اور نہ اس سے ملنا جلنا چھوڑو مگر گھر کے اندر اندر رہ کر (یعنی روٹھ کر گھر سے باہر مت جاؤ)۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی بی بی کو غلام کی سی مار نہ دے پھر شاید دن کے ختم ہونے پر اس سے ہم بستری کرنے لگے۔ (بخاری ومسلم وترمذی)

فائدہ: یعنی پھر کیسے آنکھیں ملیں گی۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں اتنے میں حضرت ابن اُم مکتوم (نابینا) رضی اللہ عنہ آئے اور یہ واقعہ ہم کو پردہ کا حکم ہونے کے بعد کا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں ان سے پردے میں جاؤ۔ ہم نے عرض کیا کیا وہ نابینا نہیں ہے؟ نہ ہم کو دیکھتا ہے نہ ہم کو پہچانتا ہے! آپ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو، کیا تم اس کو نہیں دیکھتیں؟ (ترمذی وابوداؤد)

فائدہ: یہ بھی بی بی کا حق ہے کہ اس کو نامحرم سے ایسا گہرا پردہ کروائے کہ نہ یہ اُس کو دیکھے نہ وہ اس کو دیکھے اور اس میں بی بی کے دین کی بھی حفاظت ہے کہ بے پردگی کی خرابیوں سے بچی رہے گی اور اس کی دنیا کی بھی حفاظت ہے۔ اس لیے کہ تجربہ ہے کہ کسی سے جس قدر زیادہ خصوصیت ہوتی ہے اسی قدر اس سے زیادہ تعلق ہوتا ہے اور جتنی کوئی چیز عام ہوتی ہے اس سے کم تعلق ہوتا ہے اور پردہ میں یہ خصوصیت ظاہر ہے اس لیے تعلق بھی زیادہ ہوگا اور جتنا تعلق بی بی سے زیادہ ہوگا اتنا ہی اس کا حق زیادہ ادا ہوگا تو پردہ میں بی بی کا دنیا کا نفع بھی زیادہ ہوا۔ آگے خاوند کا حق مذکور ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو بی بی کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

فائدہ: اس سے کتنا بڑا حق شوہر کا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے گی۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: یعنی صرف نماز روزہ کر کے یوں نہ سمجھ بیٹھے کہ میں نے اللہ کا حق ادا کر دیا وہ حق بھی پورا ادا نہیں ہوا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کی نماز اس کے سر سے آگے نہیں بڑھتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے جب تک وہ اس سے باز نہ آ جاوے۔ (اوسط وصغیر و طبرانی)۔ یہاں تک نکاح کی تاکید اور حقوق کا مضمون ہو چکا البتہ اگر نکاح سے روکنے والا کوئی قوی عذر ہو تو اس حالت میں نہ مرد کے لیے نکاح ضروری رہتا ہے نہ عورت کے لیے۔ اگلی حدیثوں میں بعضے عذروں کا بیان ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کیا کہ یہ میری بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ آپ نے اس لڑکی سے فرمایا (نکاح کے بارہ میں) اپنے باپ کا کہنا مان لے۔ اس نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا، میں نکاح نہ کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتلا دیں کہ خاوند کا حق بی بی کے ذمہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا (اس میں بعضے بڑے حقوق کا ذکر ہے)۔ اس نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین کر بھیجا میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔ آپ نے فرمایا عورتوں کا نکاح (جب وہ شرعاً باختیار ہوں) بدوں ان کی اجازت کے مت کرو۔ (بزار)

فائدہ: اس کا عذر یہ تھا کہ اسکو امید نہ تھی کہ خاوند کا حق ادا کر سکوں گی، آپ نے اسکو مجبور نہیں فرمایا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے رخسار (محنت مشقت سے) بدرنگ ہو گئے ہوں قیامت کے دن اس طرح ہوں گے جیسے بیچ کی اُنگلی اور شہادت کی اُنگلی۔ یعنی ایسی عورت جو اپنے خاوند سے بیوہ ہو گئی ہو اور شان و شوکت والی اور حسن و جمال والی ہے (جس کے طالب نکاح بہت سے ہو سکتے ہیں مگر) اس نے اپنے کو یتیموں (کی خدمت) کے لیے مقید کر دیا یہاں تک کہ (سیانے ہو کر) جدا ہو گئے یا مر گئے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے جب عورت کو یہ اندیشہ ہو کہ دوسرا نکاح کرنے سے بچے برباد ہو جائیں گے۔ پہلی حدیث میں پہلے نکاح کا اور دوسری حدیث میں دوسرے نکاح کا عذر ہے۔ یہ عذر عورت کے لیے تھے آگے مردوں کے عذر کا ذکر ہے۔

حضرت یحییٰ بن واقد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک سو اسی سنہ ہو (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پونے دوسو برس کے قریب گذر جاویں جس میں فتنوں کی کثرت ہوگی اور بعضی روایت میں دوسو برس آئے ہیں۔ (کمافی عین تخریج العراقی علی الاحیاء ابی یعلی والخطابی) سو ایسی کسر کو شمار کرنے سے دونوں کا ایک ہی مطلب ہوا) میں (اس وقت) اپنی اُمت کے لیے مجرد رہنے کی اور تعلقات چھوڑ کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں رہنے کی اجازت دیتا ہوں۔ (رزین)

فائدہ: اس کا مفصل مطلب آگے آتا ہے۔

حضرت ابن مسعود وابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آوے گا کہ آدمی کی ہلاکت اس کی بیوی اور ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی کہ یہ لوگ اس شخص کو ناداری سے عار دلائیں گے اور ایسی باتوں کی فرمائش کریں گے جس کو یہ اُٹھا نہیں سکے گا۔ سو یہ ایسے کاموں میں گھس جاوے گا جس میں اس کا دین جاتا رہے گا پھر یہ برباد ہو جائے گا۔ (عین تخریج مذکور از خطابی وبیہقی)

فائدہ: حاصل اس عذر کا ظاہر ہے کہ جب دین کے ضرر کا قوی اندیشہ ہو اور بعضے آدمی جو کم ہمتی سے نکاح نہیں کرتے اور پرائے ٹکڑوں پر پڑے رہتے ہیں، ان کی نسبت یہ حدیث آئی ہے۔

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ آدمی دوزخی ہیں (ان میں سے) ایک وہ کم ہمت ہے جس کو (دین کی) عقل نہیں جو لوگ تم میں طفیلی بن کر رہتے ہیں نہ اہل وعیال رکھتے ہیں نہ مال رکھتے ہیں۔ (مسلم)

اور بیویوں کی طرح اولاد کے بھی حقوق ہیں جن کا حکم بھی ہے اور انکے ادا کرنے سے یہ بھی زیادہ امید ہے کہ وہ زیادہ خدمت کریں گے، ان میں سے دینی حقوق کا ذکر روح دوم کی نمبر ۴ و ۶ و ۷ میں اور روح سوم نمبر ۶ و ۷ میں ہو چکا ہے اور ان کا دنیوی حق یہ ہے کہ جن چیزوں سے دنیا کا نفع اور آرام ملتا ہے وہ بھی سکھلاوے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹوں کو تیرنا اور تیر چلانا سکھلاؤ اور عورتوں کو کاتنا سکھلاؤ۔ (عین مقاصد از بیہقی)

فائدہ: ان تین کا نام مثال کے طور پر ہے مراد سب ضرورت کی چیزیں ہیں۔ یہ سب حدیثیں جمع الفوائد سے لی گئیں اور بعض حدیثیں جو دوسری کتابوں سے لی گئی ہیں ان کے نام کے ساتھ عین بڑھا دیا گیا۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہم کو اپنی عبادات وطاعات خاصہ کی توفیق، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق فرمایئے۔

یا اللہ! یا اللہ لغزشوں سے نفس وشیطان کے مکائد سے ہم کو محفوظ فرمایئے۔

یا اللہ! مجبوراً معاشرہ کے غلبہ سے اور نفس وشیطان کے غلبہ سے، ہم سے جو فسق وفجور کے کام ہوئے ہیں ہم ان سے نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ دینے کا عزم کرتے ہیں۔ مگر ڈرتے ہیں کہ پھر ہم سے ان کا ارتکاب ہو جائے گا۔ یا اللہ آپ ہی محافظ حقیقی ہیں۔ رحم کرنے والے ہیں ہم پر رحم فرمایئے، ہمیں محفوظ رکھئے اور اپنا مور دِ رحمت بنا لیجئے۔

یا اللہ! ہم سے زیادہ محتاج اور کون ہے، ہم آپ کے فضل وکرم کے بہت محتاج ہیں، ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لیجئے، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار، سچا اُمتی بنا دیجئے۔

زھد اور فکر آخرت

عن المستور دبن شداد رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وما الدنیا والاٰخرة الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه فی الیم فلینظر بم یرجع.

ترجمہ: حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم دنیا کی نسبت بمقابلہ آخرت کے صرف ایسی ہے جیسے تم میں کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کتنا پانی لے کر واپس آتی ہے؟ اس پانی کو جو نسبت دریا سے ہے وہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کن کٹے مرے ہوئے بکری کے بچے پر گذر ہوا آپ نے فرمایا تم میں کون پسند کرتا ہے کہ یہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جاوے؟ لوگوں نے عرض کیا (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ ہم کو کسی ادنیٰ چیز کے بدلے بھی مل جاوے آپ نے فرمایا قسم اللہ کی دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔ (مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی پینے کو نہ دیتا۔ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرے گا وہ اپنی آخرت کا ضرر کرے گا اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرے گا وہ اپنی دنیا کا ضرر کرے گا سو تم باقی رہنے والی چیز کو (یعنی آخرت کو) فانی ہونے والی چیز پر (یعنی دنیا پر) ترجیح دو۔ (احمد و بیہقی)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جاویں وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ نہ کریں جتنا انسان کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کرتی ہے۔ (ترمذی و دارمی)

فائدہ: یعنی ایسی محبت کہ اس میں دین کے تباہ ہونے کی بھی پرواہ نہ رہے اور یہ بڑائی چاہنا دنیا کا ایک بڑا حصہ ہے خواہ دینی سرداری ہو جیسے استاد یا پیر یا واعظ بن کر اپنی تعظیم و خدمت چاہتا ہو۔ خواہ دنیوی سرداری ہو جیسے رئیس یا حاکم یا صدر انجمن وغیرہ بن کر اپنی شان و شوکت یا حکومت چاہتا ہو، قرآن مجید میں بھی اس کی بُرائی آئی ہے۔ چنانچہ:

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ عالمِ آخرت ہم ان لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ تو (نفس کے لیے) بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد یعنی گناہ اور ظلم کرنا چاہتے ہیں۔ (قصص، آیت ۸۳)

البتہ اگر بے چاہے اللہ تعالیٰ کسی کو بڑائی دیدے اور وہ اس بڑائی سے دین میں کام لے وہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ جیسا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ سے قیامت میں فرماوے گا کیا میں نے تجھ کو سرداری نہ دی تھی۔ (مسلم)

اس سے بڑائی کا نعمت ہونا ظاہر ہے اور جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وجاہت والا فرمایا۔ (احزاب۔ آیت ۶۹)

اور جیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا و آخرت میں وجاہت والا فرمایا۔ (آل عمران آیت ۴۵)

یہاں تک کہ بعض انبیاء علیہم السلام کو سلطنت تک عطا فرمائی جیسے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ تھے۔ (ص وغیرہا) بلکہ دین کی خدمت کے لیے خود سرداری کی خواہش کرنا بھی مضائقہ نہیں جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے ملکی خزانوں پر باختیار ہونے کی خود خواہش کی۔ (یوسف۔ آیت ۵۵)۔

لیکن باوجود جائز ہونے کے پھر بھی اس میں خطرہ ہے۔ چنانچہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکومت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں حاضر کیا جائے گا کہ اس کی مشکیں کسی ہوں گی یہاں تک کہ یا تو اس کا انصاف (جو دنیا میں کیا ہوگا) اس کی مشکیں کھلوا دے گا اور یا بے انصافی (جو اس نے دنیا میں کی ہوگی) اس کو ہلاکت میں ڈال دے گی۔ (دارمی)

فائدہ: اس کا خطرہ ہونا ظاہر ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے، پھر اُٹھے تو آپ کے بدن مبارک میں چٹائی کا نشان ہو گیا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوے پھر اُس کو چھوڑ کر آگے چل دے۔ (احمد و ترمذی وابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس شخص کا مال ہے جس کے پاس کوئی مال نہ ہو اور اس کو (حدِ ضرورت سے زیادہ) وہ شخص جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔ (احمد و بیہقی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (اپنے خطبہ میں یہ بھی فرماتے تھے کہ) دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ (رزین بیہقی عن الحسن مرسلاً)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دنیا ہے جو سفر کرتی ہوئی جا رہی ہے اور یہ آخرت ہے جو سفر کرتی ہوئی آ رہی ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ فرزند ہیں سو اگر تم یہ کر سکو کہ دنیا کے فرزندوں میں نہ بنو تو ایسا کرو کیونکہ تم آج دار العمل میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہے اور تم کل کو آخرت میں ہو گے اور وہاں عمل نہ ہوگا۔ (بیہقی)

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائیے اور ہمیں اپنے بچوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اس کے تقاضے سکھانے کی توفیق عطا فرمائیے۔

یا اللہ! ہم سب کو اپنے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق میں علماء حق کی تعلیمات کے مطابق درست کرنے کی فکر نصیب فرمائیے۔

یا اللہ! ہم نے آج احادیث مبارکہ سے دین کا جو علم حاصل کیا ہے اُس کو صحیح انداز میں محبت و حکمت سے دوسروں تک اور خاص طور پر اپنے گھروں میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائیے۔ آمین

فکرآخرت

عن ابن مسعود قال تلا رسول الله صلی الله علیه وسلم فمن یرد الله ان یهدیه یشرح صدره للاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسخ فقیل یا رسول الله هل لتلک من علم یعرف به قال نعم التجافی من دار الغرور والانابة الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله.

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے پھر آپ نے فرمایا جب نور سینہ میں داخل ہوتا ہے وہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا اس کی کوئی علامت ہے جس سے (اس نور کی) پہچان ہو جاوے؟ آپ نے فرمایا ہاں دھوکہ کے گھر سے (یعنی دنیا سے) کنارہ کشی اور ہمیشہ رہنے کے گھر کی طرف (یعنی آخرت کی طرف) توجہ ہو جانا اور موت کے لیے اس کے آنے سے پہلے تیار ہو جانا۔ (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے یاد کیا کرو لذتوں کی قطع کرنے والی چیز کو یعنی موت کو۔ (ترمذی ونسائی وابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت تحفہ ہے مومن کا۔ (بیہقی)

فائدہ: سو تحفہ سے خوش ہونا چاہیے اور اگر کوئی عذاب سے ڈرتا ہو تو اس سے بچنے کی تدبیر کرے، یعنی اللہ ورسول کے احکام کو بجالاوے، کوتاہی پر توبہ کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑے پھر فرمایا دنیا میں اس طرح رہ جیسے گویا تو پردیسی ہے (جس کا قیام پردیس میں عارضی ہوتا ہے اس لیے اس سے دل نہیں لگاتا) یا (بلکہ ایسی طرح رہ جیسے گویا تو) راستہ میں چلا جا رہا ہے (جس کا بالکل ہی قیام نہیں) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب شام کا وقت آوے تو صبح کے وقت کا انتظار مت کر اور جب صبح کا وقت آوے، تو شام کے وقت کا انتظار مت کر۔ (بخاری)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن دنیا سے آخرت کو جانے لگتا ہے تو اس کے پاس سفید چہرہ والے فرشتے آتے ہیں۔ ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر ملک الموت آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے جانِ پاک اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل، پھر جب اس کو لے لیتے ہیں تو وہ فرشتے ان کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے اور اس کو اس کفن اور اس خوشبو میں رکھ لیتے ہیں اور اس سے مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے اور اس کو لے کر (اوپر) چڑھتے ہیں اور (زمین پر رہنے والے) فرشتوں کی جس جماعت پر گذر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں یہ پاک روح کون ہے؟ یہ فرشتے اچھے اچھے القاب سے اس کا نام بتلاتے ہیں کہ یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے، پھر آسمان دنیا تک اس کو پہنچاتے ہیں اور اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں اور دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اپنے

قریب والے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کا اعمال نامہ علّیین میں لکھو اور اس کو (سوال و جواب کے لیے) زمین کی طرف لے جاؤ سو اس کی روح اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے (مگر اس طرح نہیں جیسے دنیا میں تھی بلکہ اس عالم کے مناسب جس کی حقیقت دیکھنے سے معلوم ہوگی) پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر کہتے ہیں یہ کون شخص ہیں جو تم میں بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ایک پکارنے والا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آسمان سے پکارتا ہے میرے بندہ نے صحیح صحیح جواب دیا۔ اسکے لیے جنت کا فرش کر دو اور اسکو جنت کی پوشاک پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو سو اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے۔ اس کے بعد اسی حدیث میں کافر کا حال بیان کیا گیا جو بالکل اس کی ضد ہے۔ (احمد)

فائدہ: اس کے بعد یہ واقعات ہوں گے۔

الف: صور پھونکا جاوے گا۔

ب: سب مردے زندہ ہوں گے۔

ج: میدان محشر کی بڑی بڑی ہولیں ہوں گی۔

د: حساب کتاب ہوگا۔

ہ: اعمال تولے جائیں گے کسی کا حق رہ گیا ہوگا اس کو نیکیاں دلائی جائیں گی۔

و: خوش قسمتوں کو حوضِ کوثر کا پانی ملے گا۔

ز: پل صراط پر چلنا ہوگا۔

ح: بعضے گناہوں کی سزا کے لیے جہنم میں عذاب ہوگا۔

ط: ایمان والوں کی شفاعت ہوگی۔

ی: جنتی جنت میں جاویں گے وہاں حق تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

ان سب واقعات کی تفصیل اکثر مسلمانوں کے کان میں بارہا پڑی ہے اور جس نے نہ سنا ہو یا پھر معلوم کرنا ہے شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قیامت نامہ اُردو پڑھ لے۔ ان سب باتوں کو سوچا کرے اگر سوچنے کا زیادہ وقت نہ ملے تو سوتے ہی وقت ذرا اچھی طرح سوچ لیا کرے۔

اس سے دین میں پختگی اور دل میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور یہ بات اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ہمیشہ یوں سوچا کرے کہ دنیا ایک ادنیٰ درجہ کی چیز اور پھر ختم ہونے والی ہے خاص کر اپنی عمر تو بہت ہی جلد گذر جائے گی اور آخرت ایک شاندار چیز اور آنے والی ہے جس میں موت تو بہت ہی جلد آ کھڑی ہوگی پھر لگاتار یہ واقعات ہونا شروع ہو جائیں گے۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہم کو اپنی عبادات وطاعات خاصہ کی توفیق، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق فرمائیے۔

یا اللہ! یا اللہ لغزشوں سے نفس وشیطان کے مکائد سے ہم کو محفوظ فرمائیے۔

یا اللہ! مجبوراً معاشرہ کے غلبہ سے اور نفس وشیطان کے غلبہ سے ہم سے جو فسق وفجور کے کام ہوئے ہیں ہم ان سے نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ دینے کا عزم کرتے ہیں۔ مگر ڈرتے ہیں کہ پھر ہم سے ان کا ارتکاب ہو جائے گا۔ یا اللہ آپ ہی محافظ حقیقی ہیں۔ رحم کرنے والے ہیں ہم پر رحم فرمائیے، ہمیں محفوظ رکھئے اور اپنا مورد رحمت بنا لیجئے۔

گناہوں سے بچنا

عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا اخطأ خطیئة نکت فی قلبه نکتة سوداءُ فاذا ھو نزع واستغفر وتاب صقل فی قلبه وان عاد زیدت حتی یعلوا قلبه وھو الران الذی ذکر اللّٰہ کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ ہو جاتا ہے پھر اگر توبہ واستغفار کر لیا تو اس کا قلب صاف ہو جاتا ہے اور اگر (گناہ میں) زیادتی کی تو وہ (سیاہ دھبہ) اور زیادہ ہو جاتا ہے سو یہی ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فرمایا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا وہ لوگ سمجھتے ہیں) بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔
(احمد وترمذی وابن ماجہ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کو گناہ سے بچانا کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ (احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوا نہ بتلادوں، سن لو کہ تمہاری بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ (عین ترغیب از بیہقی والاشبہ انہ قول قتادة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں میں ایک قسم کا زنگ لگ جاتا ہے (یعنی گناہوں سے) اور اس کی صفائی استغفار ہے۔ (بیہقی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آدمی محروم ہو جاتا ہے رزق سے گناہ کے سبب جس کو وہ اختیار کرتا ہے۔
(عین جزاء الاعمال از مسند احمد غالبًا)

فائدہ: ظاہر میں بھی محروم ہو جانا تو کبھی ہوتا ہے اور رزق کی برکت سے محروم ہو جانا ہمیشہ ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دس آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے، پانچ چیزیں ہیں میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ، جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے وہ طاعون میں مبتلا ہوں گے اور ایسی بیماریوں میں گرفتار ہوں گے جو ان کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں اور جب کوئی قوم ناپ تول نے میں کمی کرے گی قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہوں گی، اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا جاوے گا ان سے بارانِ رحمت۔ اگر بہائم بھی نہ ہوتے تو کبھی ان پر بارش نہ ہوتی اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرمادے گا اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو غیر قوم سے پس بجبر لے لیں گے وہ ان کے اموال کو۔ (عین جزاء الاعمال از ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں خیانت ظاہر ہوئی اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگی ان پر دشمن مسلط کر دیا گیا۔ (مالک)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب زمانہ آ رہا ہے کہ کفار کی تمام جماعتیں تمہارے مقابلہ میں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے خوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا اور ہم اس روز (کیا) شمار میں کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑہ (اور ناکارہ) ہو گے جیسے رَو میں کوڑا آ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا کہ یہ کمزوری کیا چیز ہے (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) آپ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ (ابوداؤد و بیہقی)

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام لینا چاہتا ہے بچے بکثرت مرتے ہیں اور عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔ (عین جزاء الاعمال از ابن ابی الدنیا)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں بادشاہوں کا مالک ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں میں ان کے (بادشاہوں کے) دلوں کو ان پر رحمت اور شفقت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان بادشاہوں کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (آہ مختصراً) (ابونعیم)

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں برکت کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی غضبناک ہوتا ہوں اور لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت کا اثر سات پشت تک پہنچتا ہے۔ (عین جزاء الاعمال از احمد)

فائدہ: یہ مطلب نہیں کہ سات پشت پر لعنت ہوتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسکے نیک ہونے سے جو اولاد کو برکت ملتی وہ نہ ملے گی۔

حضرت وکیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بے حکمی کرتا ہے تو اس کی تعریف کرنے والا خود ہجو کرنے لگتا ہے۔ (عین جزاء الاعمال از احمد)

فائدہ: ان حدیثوں میں زیادہ تر مطلق گناہ کی خرابیاں مذکور ہیں، اب بعض بعض گناہوں کی خاص خاص خرابیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر اور فرمایا یہ سب برابر ہیں (یعنی بعضی باتوں میں)۔ (مسلم)

دُعا کیجئے

اے اللہ! جو علم آپ نے ہمیں دیا اس سے نفع عطا فرمائیے اور ہمیں وہ علم دیجئے جو ہمیں نفع دے۔

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے دین میں، دنیا میں اور اہل و عیال میں معافی اور امن کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

بڑے گناہ

عن ابی موسی مرفوعا ان اعظم الذنوب عند الله ان یلقاه بها بعد الکبائر اللتی نهی عنها ان یموت رجل وعلیه دین لا یدع له قضاء.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کبائر کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مرجاوے اور اس پر دین (یعنی کسی کا حق مالی) ہو اور اس کے ادا کرنے کے لیے کچھ نہ چھوڑ جاوے۔ (اھ مختصراً احمد وابوداؤد)

گناہ ایسی چیز ہے کہ اگر اس میں سزا بھی نہ ہوتی تب بھی یہ سوچ کر اس سے بچنا ضروری تھا کہ اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو جاتی ہے اگر دنیا میں کوئی اپنے ساتھ احسان کرتا ہو اس کے ناراض کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات تو بندہ کے ساتھ بے شمار ہیں۔ اس کے ناراض کرنے کی کیسے ہمت ہوتی ہے اور اب تو سزا کا بھی ڈر ہے خواہ دنیا میں بھی سزا ہو جاوے یا صرف آخرت میں،

چنانچہ دنیا میں ایک سزا یہ بھی ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہے کہ اس شخص کو دنیا سے رغبت اور آخرت سے وحشت ہو جاتی ہے اور اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس سے دل کی مضبوطی اور دین کی پختگی جاتی رہتی ہے جیسا روح بست وکیم کے شروع مضمون سے بھی یہ صاف سمجھا جاتا ہے

تو اس حالت میں تو گناہ کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہیے خواہ دل کے گناہ ہوں خواہ ہاتھ پاؤں کے، خواہ زبان کے۔

پھر خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں خواہ بندوں کے ہوں اور یہ سزا تو سب گناہوں میں مشترک ہے اور بعض بعض گناہوں میں خاص خاص سزائیں بھی آئی ہیں۔

حضرت ابی حرۃ رقاشی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو ظلم مت کرنا۔ سنو کسی کا مال حلال نہیں بدوں اس کی خوش دلی کے۔ (بیہقی ودارمی)

فائدہ: اس میں جیسے کھلم کھلا کسی کا حق چھین لینا یا مار لینا آ گیا۔ جیسے کسی کا قرض یا میراث کا حصہ وغیرہ دبا لینا، ایسے ہی جو چندہ دباؤ سے یا شرم ولحاظ سے لیا جاتا ہے وہ بھی آ گیا۔

حضرت سالم اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی کی) زمین سے بدوں حق کے ذرا سی بھی لے لے (احمد کی ایک حدیث میں ایک بالشت آیا ہے) اسکو قیامت کے روز ساتوں زمین میں دھنسا دیا جاوے گا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے پر (ابوداؤد وابن ماجہ وترمذی) اور ثوبان کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے اور (لعنت فرمائی ہے) اس شخص پر جو ان دونوں کے بیچ میں معاملہ ٹھہرانے والا ہو۔ (احمد وبیہقی)

فائدہ: البتہ جہاں بدوں رشوت دیئے ظالم کے ظلم سے نہ بچ سکے وہاں دینا جائز ہے مگر لینا وہاں بھی حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: شراب میں سب نشہ کی چیزیں آ گئیں اور جوئے

میں بیمہ ولاٹری وغیرہ سب آ گئی۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی سب چیزوں سے منع فرمایا ہے جو نشہ لاوے (یعنی عقل میں فتور لاوے) یا جو حواس میں فتور لاوے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اسمیں افیون بھی آ گئی اور بعضے حقے بھی آ گئے جن سے دماغ یا ہاتھ پاؤں بے کار ہو جاویں۔

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو میرے رب نے حکم دیا ہے باجوں کے مٹانے کا جو ہاتھ سے بجائے جاویں اور جو منہ سے بجائے جاویں۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے کسی کا ہاتھ وغیرہ) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اُٹھا (کر جانا) ہے اور قلب کا (زنا یہ ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اور لڑکوں کے ساتھ ایسی باتیں یا ایسے کام کرنا اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے اور اس حدیث کے ساتھ اس سے پہلی حدیث کو ملا کر دیکھنا چاہیے کہ ناچ رنگ میں کتنے گناہ جمع ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان) کو تکلیف دینا اور بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں بجائے اس کے جھوٹی گواہی دینا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) یہ چیزیں بھی ہیں۔ یتیم کا مال کھانا اور (جنگجو کافر کی) جنگ کے وقت (جب شرع کے موافق جنگ ہو) بھاگ جانا اور پارسا ایمان والی بیبیوں کو جن کو ایسی بُری باتوں کی خبر بھی نہیں تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) یہ چیزیں بھی ہیں۔ زنا کرنا، چوری کرنا، ڈکیتی کرنا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس میں وہ چاروں ہیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ایک خصلت ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک اس کو چھوڑ نہ دے گا (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب اس کو امانت دی جائے خواہ مال ہو یا کوئی بات ہو، وہ خیانت کرے اور جب بات کہے جھوٹ بولے، اور جب عہد کرے اس کو توڑ ڈالے اور جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دینے لگے۔ (بخاری و مسلم) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب وعدہ کرے خلاف کرے۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی حکم ارشاد فرمائے ان میں یہ بھی ہے کہ کسی بے خطا کو کسی حاکم کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے) اور جادو مت کرو۔ (ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

اور ان گناہوں پر عذاب کی وعیدیں آئی ہیں۔ حقارت سے کسی کو ہنسنا، کسی پر طعن کرنا، بُرے لقب سے پکارنا، بدگمانی کرنا، کسی کا عیب تلاش کرنا، غیبت کرنا، بلا وجہ بُرا بھلا کہنا چغلی کھانا، دو رویہ ہونا، یعنی اس کے منہ پر ایسا، اُس کے منہ پر ویسا، تہمت لگانا، دھوکا دینا، عار دلانا، کسی کے نقصان پر خوش ہونا، تکبر و فخر کرنا، ضرورت کے وقت باوجود قدرت کے مدد نہ کرنا، کسی کے مال کا

نقصان کرنا، کسی کی آبرو پر صدمہ پہنچانا، چھوٹوں پر رحم نہ کرنا، بڑوں کی عزت نہ کرنا، بھوکوں ننگوں کی حیثیت کے موافق خدمت نہ کرنا، کسی دنیوی رنج سے بولنا چھوڑ دینا، جاندار کی تصور بنانا، زمین پر موروثی کا دعویٰ کرنا، ہٹے کٹے کو بھیک مانگنا، ان امور کے متعلق آیتیں اور حدیثیں روح نہم ونوز دہم میں گذر چکی ہیں، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا کافروں کا یا فاسقوں کا لباس پہننا، عورتوں کے لیے مردانہ وضع بنانا جیسے مردانہ جوتا پہننا، ان کا بیان روح بست و پنجم میں آوے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اور بہت سے گناہ ہیں نمونہ کے طور پر لکھ دیئے سب سے بچنا چاہیے اور جو گناہ ہو چکے ہیں ان سے توبہ کرتا رہے کہ توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا۔ (بیہقی مرفوعاً وشرح السنہ موقوفاً) البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی معاف کرائے۔ چنانچہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ذمہ اس کے بھائی (مسلمان) کا کوئی حق ہو آبرو کا یا کسی چیز کا اس کو آج معاف کرا لینا چاہیے اس سے پہلے کہ نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا۔ (بخاری) (مراد قیامت کا دن ہے) بقیہ

اگر اس کے پاس کوئی نیک عمل ہوا تو بقدر اس کے حق کے اس سے لے لیا جاوے گا (اور صاحب حق کو دے دیا جاوے گا) اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو دوسرے کے گناہ لے کر اس پر لاد دیئے جائیں گے۔ (عین جمع الفوائد از مسلم وترمذی)

دُعا کیجئے

اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہم آپ سے اپنے دین میں، دنیا میں اور اہل وعیال میں معافی اور امن کا سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے دل کو نفاق سے عمل کو ریا سے زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک فرما دیجئے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور جو کچھ دل چھپاتے ہیں جانتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کے تالے کھول دے اپنے ذکر کے ساتھ اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا فرما۔ اور ہم پر اپنا فضل کامل کر اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے فرما دیجے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت میں اُس کا ٹھکانہ دِکھا دیا جائے گا۔

فضائل صبر و شکر

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ھم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکة یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہُ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ وحضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو کوئی مصیبت یا کوئی مرض یا کوئی فکر یا کوئی رنج یا کوئی تکلیف یا کوئی مصیبت یا کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا جو چُبھ جاوے مگر اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

انسان کو جو حالتیں پیش آتی ہیں خواہ اختیار ہوں خواہ غیر اختیاری، وہ دو طرح کی ہوتی ہیں یا تو طبیعت کے موافق ہوتی ہیں، ایسی حالت کو دل سے اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھنا اور اس پر خوش ہونا اور اپنی حیثیت سے اس کو زیادہ سمجھنا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اس نعمت کا گناہوں میں استعمال نہ کرنا یہ شکر ہے اور یا وہ حالتیں طبیعت کے موافق نہیں ہوتیں بلکہ نفس کو ان سے گرانی اور ناگواری ہوتی ہے ایسی حالت کو یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں میری کوئی مصلحت رکھی ہے اور شکایت نہ کرنا اور اگر وہ کوئی حکم ہے تو اس پر مضبوطی سے قائم رہنا اور اگر وہ کوئی مصیبت ہے تو مضبوطی سے اس کی سہار کرنا اور پریشان نہ ہونا یہ صبر ہے اور چونکہ صبر زیادہ مشکل ہے اس لیے اس کا بیان شکر سے پہلے بھی کرتا ہوں اور زیادہ بھی کرتا ہوں۔ اول اس کے کثرت سے پیش آنے والے موقعے بطور مثال کے بتلاتا ہوں پھر اس کے متعلق آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں۔ وہ مثالیں یہ ہیں مثلاً نفس دین کے کاموں سے گھبراتا ہے اور بھاگتا ہے یا گناہ کے کاموں کا تقاضا کرتا ہے خواہ نماز روزہ سے جی چراتا ہے یا حرام آمدنی کو چھوڑنے سے یا کسی کا حق دینے سے ہچکچاتا ہے، ایسے وقت ہمت کر کے دین کے کام کو بجالاوے اور گناہ سے رُکے اگرچہ دونوں جگہ کسی قدر تکلیف ہی ہو۔ کیونکہ بہت جلدی اس تکلیف سے زیادہ آرام اور مزہ دیکھے گا اور مثلاً اس پر کوئی مصیبت پڑ گئی خواہ فقر و فاقہ کی، خواہ بیماری کی، خواہ کسی کے مرنے کی، خواہ کسی دشمن کے ستانے کی، خواہ مال کے نقصان ہو جانے کی، ایسے وقت میں مصیبت کی مصلحتوں کو یاد کرے اور سب سے بڑی مصلحت ثواب ہے جس کا مصیبت پر وعدہ کیا گیا ہے اور اس مصیبت کا بلاضرورت اظہار نہ کرے اور دل میں ہر وقت اس کی سوچ بچار نہ کرے اس سے ایک خاص سکون پیدا ہو جاتا ہے البتہ اگر اس مصیبت کی کوئی تدبیر ہو جیسے حلال مال کا حاصل کرنا یا بیماری کا علاج کرنا یا کسی صاحب قدرت سے مدد لینا یا شریعت سے تحقیق کر کے بدلہ لے لینا یا دعا کرنا اس کا کچھ مضائقہ نہیں اور مثلاً دین کے کام میں کوئی ظالم روک ٹوک کرے یا دین کو ذلیل کرے، وہاں جان کو جان نہ سمجھے مگر قانون عقلی اور قانونِ شرعی کے خلاف نہ کرے۔ یہ صبر کی ضروری مثالیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو طاعون واقع ہونے کے وقت اپنی بستی میں صبر کیے ہوئے ثواب کی نیت کیے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے مگر ایسے شخص کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔ (بخاری) اگرچہ مرے نہیں اور مرنے میں بڑے درجہ کی شہادت ہے۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ: لیکن گھر بدلنا یا محلّہ بدلنا یا اسی بستی کے جنگل میں چلا جانا اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ بیماروں اور مُردوں کے حقوق ادا کرتا رہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندہ کو اس کی دو پیاری چیزوں (کی مصیبت) میں مبتلا کر دوں اس سے مراد دو آنکھیں ہیں جیسا راوی نے یہی تفسیر اسی حدیث میں کی ہے یعنی اس کی آنکھیں جاتی رہیں) پھر وہ صبر کرے، میں ان دونوں کے عوض میں اس کو جنت دوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مؤمن بندہ کیلئے جب کہ میں دنیا میں رہنے والوں میں سے اسکے کسی پیارے کی جان لے لوں پھر وہ اس کو ثواب سمجھے (اور صبر کرے تو ایسے شخص کیلئے) میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں۔ (بخاری)

فائدہ: وہ پیارا خواہ اولاد ہو یا بی بی ہو یا شوہر ہو یا اور کوئی رشتہ دار ہو یا دوست ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کا بچہ مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان لے لی، وہ کہتے ہیں ہاں، پھر فرماتا ہے میرے بندہ نے کیا کہا۔ وہ کہتے ہیں آپ کی حمد (وثناء) کی اور انا للہ وانا الیہ رجعون کہا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (احمد و ترمذی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور ان کی طرف متوجہ ہو کر ہنستا ہے (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اور ان کی حالت پر خوش ہوتا ہے (ان تین میں) ایک وہ (بھی) ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے جان دینے کو تیار ہو گیا (جہاں اس کی شرطیں پائی جاویں) پھر خواہ جان جاتی رہی اور خواہ اللہ تعالیٰ نے اس کو غالب کر دیا اور اس کی طرف سے کافی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندہ کو دیکھو میرے لیے کس طرح اپنی جان کو صابر بنا دیا۔ (اھ مختصراً عین ترغیب از طبرانی)۔ یہ صبر کا بیان ہو چکا اب کچھ شکر کا بیان کرتا ہوں اور یہ شکر جس طرح خود اپنی ذات میں بھی ایک عبادت ہے اسی طرح اس میں ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اس سے ایک دوسری عبادت یعنی صبر آسان ہو جاتا ہے عقلی طور سے بھی اور طبی طور سے بھی۔ عقلی طور سے تو اس طرح کہ جب اللہ کی نعمتوں کے سوچنے کی اور ان پر خوش ہونے کی (جو کہ شکر میں لازم ہے) عادت پختہ ہو جائے گی تو مصیبت وغیرہ کے وقت یہ بھی سوچے گا کہ جس ذات پاک کے اتنے احسانات ہوتے رہتے ہیں اگر اس کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پیش آ گئی اور وہ بھی ہماری ہی مصلحت اور ثواب کے لیے (جیسا اوپر حدیثوں سے معلوم ہوا) تو اس کو خوشی سے برداشت کرنا چاہیے، جیسے دنیا میں اپنے محسنوں کی سختیاں خوشی سے گوارا کر لی جاتی ہیں۔ خاص کر جب بعد میں انعام بھی ملتا ہو اور طبعی طور پر اس طرح کہ نعمتوں کے سوچنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ہو جائے گی اور جس سے محبت ہوتی ہے اس کی سختی ناگوار نہیں ہوتی جیسا دنیا میں عاشق کو اپنے معشوق کی سختیوں میں خاص لطف آتا ہے۔ آگے اس شکر کے متعلق آیتیں اور حدیثیں آتی ہیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یاد کرو میں تم کو (رحمت سے) یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو۔ (بقرہ۔ آیت ۱۵۲)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم بہت جلد جزا دیں گے شکر کرنے والوں کو۔ (آل عمران، آیت ۱۴۵)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر تم (میری نعمتوں کا) شکر کرو گے میں تم کو زیادہ نعمت دوں گا (خواہ دنیا میں بھی یا آخرت میں تو ضرور) اور اگر تم ناشکری کرو گے تو (یہ سمجھ رکھو کہ) میرا عذاب بڑا

سخت ہے (ناشکری میں اس کا احتمال ہے)۔ (ابراہیم، آیت ۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کو مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیں مل گئیں، دل شکر کرنے والا اور زبان ذکر کرنے والی اور بدن جو بلا پر صابر ہو اور بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں اسے خیانت نہیں کرنا چاہتی۔ (بیہقی)

خلاصہ: کوئی وقت خالی نہیں کہ انسان پر کوئی نہ کوئی حالت نہ ہوتی ہو، خواہ طبیعت کے موافق خواہ طبیعت کے خلاف اول حالت پر شکر کا حکم ہے، دوسری حالت پر صبر کا حکم ہے، تو صبر و شکر ہر وقت کے کرنے کے کام ہوئے۔

مسلمانو! اس کو نہ بھولنا، پھر دیکھنا ہر وقت کیسی لذت و راحت میں رہو گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیزیں نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجوں کو بڑھاتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ضرور بتلایئے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا وضو کا کامل کرنا ناگواری کی حالت میں (کہ کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر پھر ہمت کرتا ہے) اور بہت سے قدم ڈالنا مسجدوں کی طرف (یعنی دور سے آنا یا بار بار آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ (مسلم و ترمذی)

فائدہ: ایسے وقت وضو کرنا صبر کی ایک مثال ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دلی محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا اگرچہ تیری بوٹیاں کاٹ دی جاویں اور تجھ کو (آگ میں) جلا دیا جاوے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ایسے وقت ایمان پر قائم رہنا صبر کی ایک مثال ہے اور کسی ظالم کی زبردستی کے وقت جو ایسی بات یا ایسا کام شرع سے معاف ہے وہ شرک و کفر میں داخل نہیں کیونکہ دل تو ایمان سے بھرا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر پر سردار بنا کر دریا کے (سفر) میں بھیجا ان لوگوں نے اسی حالت میں اندھیری رات میں کشتی کا بادبان کھول رکھا تھا (اور کشتی چل رہی تھی) اچانک ان کے اوپر سے کسی پکارنے والے نے پکارا اے کشتی والو! ٹھہرو، میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی خبر دیتا ہوں جو اس نے اپنی ذات پر مقرر کر رکھا ہے، حضرت ابو موسیٰ نے کہا اگر تم کو خبر دینا ہے تو ہم کو خبر دو۔ اس پکارنے والے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات مقرر کر لی ہے کہ جو شخص گرمی کے دن میں (روزہ رکھ کر) اپنے کو پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو پیاس کے دن (یعنی قیامت میں جب پیاس کی شدت ہوگی) سیراب فرماوے گا۔ (عین ترغیب از بزار)

فائدہ: یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اس میں اٹکتا ہو اور وہ اس کو مشکل لگتا ہو اس کو دو ثواب ملیں گے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے اور یہ پوری حدیث روح سوم نمبر ۳ میں گذر چکی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب میں زیادہ پیارا عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: ظاہر ہے کہ اسطرح ہمیشہ نباہنے میں ضرور کسی نہ کسی وقت نفس کو دشواری ہوتی ہے اسلئے یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ گھیری ہوئی ہے (حرام) خواہشوں کے ساتھ اور جنت گھیری ہوئی ہے ناگوار چیزوں کیساتھ۔ (مسلم)

فائدہ: جو عبادتیں نفس پر دشوار ہیں اور جن گناہوں سے بچنا دشوار ہے اس میں سب آ گئے۔

7

اسلامی اوصاف

عن سهل بن سعد ن الساعدی رضی الله عنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الاناة من اللہ و العجلة من الشیطان

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اطمینان کے ساتھ کام کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: ظاہر ہے کہ مشورہ میں جلد بازی کا انسداد ہے اور یہ ان ہی امور میں ہے جس میں دیر کی گنجائش ہے اور دین کا بھی فائدہ ہے کہ شریعت میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اے پیغمبر) ان (صحابہ) سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجئے۔

پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ (ایک جانب) رائے پختہ کرلیں (خواہ وہ ان کے مشورہ کے موافق ہو یا مخالف ہو) سو اللہ تعالیٰ پر اعتماد (کر کے اسی کام کو کر ڈالا) کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ (آل عمران، آیت ۱۵۹)

فائدہ: خاص خاص باتوں سے مراد وہ امور ہیں جن میں وحی نازل نہ ہوئی ہو اور مہتم بالشان بھی ہوں یعنی معمولی نہ ہوں کیوں کہ وحی کے بعد اس کی گنجائش نہیں اور معمولی کاموں میں مشورہ منقول نہیں۔ جیسے دو وقت کا کھانا وغیرہ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کی سرگوشیوں میں خیر (یعنی ثواب اور برکت) نہیں ہوتی، ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ (خیر) خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں اور اس تعلیم و ترغیب کی تکمیل و انتظام کے لیے تدبیریں اور مشورہ کرتے ہیں ان کی سرگوشی میں البتہ خیر یعنی ثواب و برکت ہے۔ (نساء، آیت ۱۱۴)

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اوقات مشورہ خفیۃً ہی مصلحت ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ان (مؤمنین کا ہر) کام (جو قابل مشورہ ہو جس کا بیان اوپر آ چکا ہے) آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔ (شوریٰ آیت ۳۸)

فائدہ: مشورہ پر مؤمنین کی مدح فرمانا مشورہ کی مدح کی صاف دلیل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (واقعہ بدر میں جانے کے متعلق صحابہ سے) مشورہ فرمایا۔ (عین مسلم)

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (کسی مقدمہ میں جب) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (قرآن و حدیث میں حکم نہ ملتا تو) بڑے لوگوں کو اور نیک لوگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیتے جب ان کی رائے متفق ہو جاتی تو اس کے موافق فیصلہ فرماتے۔ (عین حکمت بالغہ عن ازالۃ الخفاء عن الدارمی)

فائدہ: رائے کا متفق ہونا عمل کی شرط نہیں۔

(لعزمہ علی قتال مانعی الزکوٰۃ مع اختلاف الجماعۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اہل مشورہ علماء ہوتے تھے خواہ بڑی عمر کے ہوں یا جوان ہوں۔ (عین بخاری)

فائدہ: اخیر کی تین حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ کا معمول تھا مشورہ لینے کا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لینا چاہے تو اس کو مشورہ دینا چاہیے (عین ابن ماجہ)

اب مشورہ کے کچھ آداب ذکر کیے جاتے ہیں۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی معرکہ کا ارادہ فرماتے تو اکثر دوسرے واقعہ کا پردہ فرماتے۔ (بخاری)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس مشورہ کا ظاہر کرنا مضر ہو اس کو ظاہر نہ کرنا چاہیے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں (یعنی کسی مجلس میں کسی معاملہ کے متعلق کچھ باتیں ہوں ان کو باہر ذکر نہ کرنا چاہیے۔ اس میں مشورہ کی مجلس بھی آ گئی) مگر تین مجلسیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: ان تین مجلسوں کا حاصل یہ ہے کہ کسی کی جان یا مال یا آبرو لینے کا مشورہ یا تذکرہ ہو اس کو چھپانا جائز نہیں اور جب خاص آدمی کے ضرر کے شبہ میں ظاہر کرنا گناہ ہے تو جس کے ظاہر کرنے میں عام مسلمانوں کا ضرر ہو اس کا ظاہر کرنا تو اور زیادہ گناہ ہوگا۔ چنانچہ

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے بدنیتی سے نہیں بلکہ غلط فہمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا ہی راز کفار مکہ کو پہنچا دیا تھا، اس پر سورہ ممتحنہ کی شروع کی آیتوں میں تنبیہ کی گئی۔ (عین درمنثور از کتب حدیث) بلکہ جس معاملہ کا بھی تعلق عام مسلمانوں سے ہو اگرچہ اس کے ظاہر کرنے میں کوئی نقصان بھی معلوم نہ ہوتا ہو تب بھی بجز ان لوگوں کے جو عقل اور شرع کے موافق اس معاملہ کو ہاتھ میں لیے ہوئے ہیں عام لوگوں کو اس کا ظاہر کرنا نہ چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے نقصان کی طرف اس شخص کی نگاہ نہ پہنچی ہو۔ چنانچہ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب ان لوگوں کو کسی امر (جدید) کی خبر پہنچتی ہے خواہ (وہ امر موجب) امن ہو یا (موجب) خوف تو اس (خبر) کو فوراً مشہور کر دیتے ہیں (اس میں ایسے اخبار اور ایسے جلسے بھی آ گئے حالانکہ کبھی وہ غلط ہوتے ہیں کبھی ان کا مشہور کرنا خلاف مصلحت ہوتا ہے) اور اگر (بجائے خود مشہور کرنے کے) یہ لوگ اس (خبر) کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے) کے اوپر اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں (یعنی اکابر صحابہ ان کی رائے) کے اوپر حوالے رکھتے (اور خود کچھ دخل نہ دیتے) تو اس کو وہ حضرات پہچان لیتے جو ان میں تحقیق کر لیا کرتے ہیں۔ (پھر جیسا یہ حضرات عملدرآمد کرتے ویسا ہی ان خبر اڑانے والوں کو کرنا چاہیے تھا)۔ (نساء، آیت ۸۳)

فائدہ: اور اس آیت سے اکثر اخباروں کا خلاف حدود ہونا معلوم ہو گیا البتہ جو اخبار حدود کے اندر ہوں ان کا مفید ہونا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حالات کی تلاش رکھتے تھے اور (خاص) لوگوں سے پوچھتے رہتے کہ (عام) لوگوں میں کیا واقعات (ہو رہے) ہیں۔ (عین شمائل ترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو (اپنے بعض آثار کے اعتبار سے) روزہ اور صدقہ (زکوٰۃ) اور نماز کے درجہ سے بھی افضل ہے لوگوں نے عرض کیا ضرور خبر دیجئے آپ نے فرمایا وہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے اور آپس کا بگاڑ (دین کو) مونڈ دینے والی چیز ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی) اور جن باتوں سے اتفاق پیدا ہوتا ہے یا اتفاق قائم رہتا ہے یعنی آپس کے حقوق کا خیال رکھنا اور جن سے نااتفاقی ہوتی ہے یعنی آپس کے حقوق میں کوتاہی کرنا ان کا بیان روح نہم میں

ہو چکا ہے صفائی معاملہ وحسن معاشرت۔

جن لوگوں کو دین کا تھوڑا سا بھی خیال ہے وہ پہلی بات کا یعنی صفائی معاملہ کا تو کچھ خیال کرتے بھی ہیں اور اس کو دین کی بات بھی سمجھتے ہیں اور مسائل نہ جاننے سے کچھ کوتاہی ہو جائے تو اور بات ہے اس کا آسان علاج یہ ہے کہ میرا رسالہ صفائی معاملات اور پانچواں حصہ بہشتی زیور کا دیکھ لیں یا سن لیں جو معاملہ پیش آیا کرے اس کا حکم کسی عالم سے پوچھ لیا کریں اور اگر خود کوئی خیال نہیں کرتا تو دوسرا شخص جس کا حق ہے وہ تقاضا کر کے اس کے کان کھول دیتا ہے اس لیے اس جگہ اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ لیکن دوسری چیز یعنی حسن معاشرت کا بہت سے دین دار لوگ بھی خیال نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محض دنیا کا ایک انتظام ہے اس کا دین سے کچھ تعلق نہیں اس لیے اس کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اس کے متعلق کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری باری کی رات میں (اول) بستر پر لیٹ گئے پھر اتنا ہی توقف فرمایا کہ آپ نے یہ سمجھا کہ میں سو گئی سو اپنا چادرہ آہستہ سے لیا اور نعلِ مبارک آہستہ سے پہنے اور دروازہ آہستہ سے کھولا اور باہر تشریف لے گئے پھر دروازہ آہستہ سے بند کر دیا (اور بقیع میں تشریف لے گئے) اور (واپسی پر اس کی وجہ میں یہ) فرمایا کہ میں یہ سمجھا کہ تم سو گئیں اور میں نے تمہارا جگانا پسند نہیں کیا اور مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ تم جاگ کر اکیلی گھبراؤ گی۔ الخ (عین مسلم)

فائدہ: حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آپ نے سب کام اس لیے آہستہ کیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تکلیف نہ ہو خواہ جاگنے کی وجہ سے خواہ صرف گھبرانے کی۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ ہم تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے اور آپ ہی کے یہاں مقیم تھے بعد عشاء آکر لیٹ رہتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دیر سے تشریف لاتے تو چونکہ مہمانوں کے سونے جاگنے دونوں کا احتمال ہوتا تھا اس لیے سلام تو فرماتے کہ شاید جاگتے ہوں مگر ایسا آہستہ فرماتے کہ اگر جاگتے ہوں تو سن لیں اور اگر سوتے ہوں تو آنکھ نہ کھلے۔ (عین مسلم بحاصلہ)

دُعا کیجئے

یا اللہ! ہم کو اپنی عبادات وطاعات خاصہ کی توفیق، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق فرمائیے۔

یا اللہ! یا اللہ لغزشوں سے نفس وشیطان کے مکائد سے ہم کو محفوظ فرمائیے۔

یا اللہ! مجبوراً معاشرہ کے غلبہ سے اور نفس وشیطان کے غلبہ سے ہم سے جو فسق وفجور کے کام ہوئے ہیں ہم ان سے نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ دینے کا عزم کرتے ہیں۔ مگر ڈرتے ہیں کہ پھر ہم سے ان کا ارتکاب ہو جائے گا۔ یا اللہ آپ ہی محافظ حقیقی ہیں۔ رحم کرنے والے ہیں ہم پر رحم فرمائیے، ہمیں محفوظ رکھئے اور اپنا مورد رحمت بنا لیجئے۔

یا اللہ! ہم سے زیادہ محتاج اور کون ہے، ہم آپ کے فضل وکرم کے بہت محتاج ہیں، ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لیجئے، اپنے نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار، سچا اُمتی بنا دیجئے،

یا اللہ! تمام لعنت زدہ کاموں سے ہمیں بچا لیجئے کہ ہم جن سے آپ ناراض ہوتے ہیں۔ یا اللہ ہم آپ کے مواخذہ کو برداشت نہیں کر سکتے نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔

غیر مسلموں کی مشابہت سے اجتناب

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ثوبين معصفرين فقال ان هذه من ثياب الكفار فلا تلبسهما.

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دو کپڑے کسم کے رنگے ہوئے دیکھے فرمایا یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں ان کو مت پہنو۔ (مسلم)

فائدہ: ایسا کپڑا مرد کے لئے خود بھی حرام ہے مگر آپ نے ایک وجہ یہ بھی فرمائی معلوم ہوا کہ اس وجہ میں بھی اثر ہے پس یہ وجہ جہاں بھی پائی جاوے گی یہی حکم ہوگا۔

رکانہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوپیوں کے اوپر عماموں کا ہونا فرق ہے ہمارے اور مشرکین کے درمیان۔ (ترمذی)

فائدہ: مرقاۃ میں ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم عمامہ ٹوپیوں کے اوپر باندھتے ہیں اور مشرکین صرف عمامہ باندھتے ہیں۔ اھ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (وضع وغیرہ میں) کسی قوم کی شباہت اختیار کرے وہ ان ہی میں سے ہے۔ (احمد وابوداؤد)

فائدہ: یعنی اگر کفار فساق کی وضع بناوے گا وہ گناہ میں ان کا شریک ہوگا۔

ابی ریحانہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا (ان میں یہ بھی ہے یعنی) اور اس سے بھی کہ کوئی شخص اپنے کپڑوں کے نیچے حریر لگاوے مثل عجمیوں کے یا اپنے شانوں پر حریر لگاوے مثل عجمیوں کے۔ (ابوداؤد ونسائی)

فائدہ: اس میں بھی وہی تقریر ہے جو (نمبر ۳) میں گذری۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی شباہت بناتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی شباہت بناتی ہیں۔ (بخاری)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورت کی وضع کا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی جو مرد کی وضع کا لباس پہنے۔ (ابوداؤد)

ابن ملیکہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردانی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ: آج کل عورتوں میں اس کا بہت رواج ہو گیا اور بعضی تو انگریزی جوتہ پہنتی ہیں جس سے دو گناہ ہوتے ہیں۔ ایک مردوں کی وضع کا دوسرا غیر قوم کی وضع کا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ بال میں بال ملانے والی کو اور ملوانے والی کو (جس سے غرض دھوکہ دینا ہو کہ دیکھنے والوں کو لانبے معلوم ہوں، اور گودنے والی کو اور گدوانے والی کو۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: مردوں کا بھی یہی حکم ہے۔

حجاج بن حسان سے روایت ہے کہ ہم حضرت انسؓ کی خدمت میں گئے (حجاج اس وقت بچے تھے کہتے ہیں کہ) میری بہن مغیرہ نے مجھ سے قصہ بیان کیا کہ تم اس وقت بچے تھے اور تمہارے (سر پر) بالوں کے دو چٹلے یا گچھے تھے حضرت انسؓ

نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور فرمایا ان کو منڈوادو یا کاٹ دو کیونکہ یہ وضع یہود کی ہے۔ (ابوداؤد)

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاف رکھواپنے مکانوں کے سامنے کے میدانوں کو اور یہود کے مشابہ مت بنو (وہ میلے کچیلے ہوتے تھے)۔ (ترمذی)

فائدہ: جب گھر سے باہر کے میدانوں کو میلا رکھنا یہود کی مشابہت کے سبب ناجائز ہے تو خود اپنے بدن کے لباس میں مشابہت کیسے جائز ہوگی۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آ جاویں اور (یہ) دیہاتی اس کو عشاء کہتے تھے (یعنی تم اس کو عشاء مت کہو مغرب کہو) اور یہ بھی فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام میں تم پر غالب نہ آ جاویں کیونکہ وہ کتاب اللہ میں عشاء ہے (اور وہ اس کو عتمہ کہتے تھے) اس لئے کہ عتمہ (یعنی اندھیرے) میں اونٹوں کا دودھ دوہا جاتا تھا۔ (مسلم)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بول چال میں بھی بلاضرورت ان لوگوں کی مشابہت نہ چاہئے جو دین سے واقف نہیں۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں فارس کی کمان تھی آپ نے فرمایا اس کو پھینک اور (عربی کمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ) اس کو لو اور جو اس کے مشابہ ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: فارسی کمان کا بدل عربی کمان تھی اسلئے اسکے استعمال سے منع فرمایا، معلوم ہوا کہ برتنے کی چیزوں میں بھی غیر قوم کی مشابہت سے بچنا چاہئے جیسے کانسی پیتل کے برتن بعضی جگہ غیر قوموں سے خصوصیت رکھتے ہیں۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو عرب لہجے اور آواز میں پڑھو (یعنی صحیح اور بلا تکلف اور اپنے کو اہل عشق کے لہجہ سے اور دونوں اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے لہجہ سے بچاؤ۔ (بیہقی ورزین)

فائدہ: معلوم ہوا کہ پڑھنے میں بھی غیر قوموں اور بے شرع لوگوں کی مشابہت سے بچنا چاہئے۔

ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے ام سعد دختر ابوجہل کو دیکھا کہ ایک کمان لٹکائے ہوئے تھی اور مردوں کی چال سے چل رہی تھی۔ عبداللہ نے کہا کہ یہ کون ہے میں نے کہا کہ یہ ام سعد دختر ابوجہل ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے ایسا شخص ہم سے الگ ہے جو عورت ہو کر مردوں کی مشابہت کرے یا مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کرے۔ (عین ترغیب از احمد وطبرانی واسقط المبہم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبح کئے ہوئے کو کھائے وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کی ذمہ داری ہے اور اس کے رسول کی سو تم لوگ اللہ کی ذمہ داری میں خیانت مت کرو (یعنی اس کے اسلامی حقوق ضائع مت کرو) (بخاری) اس سے معلوم ہوا کہ کھانے کی جن چیزوں کو مسلمانوں کے ساتھ خاص تعلق ہے ان کا کھانا بھی نماز وغیرہ کی طرح علامت ہے اسلام کی، سو بعضے آدمی جو گائے کا گوشت بلا عذر کسی کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں اس کا ناپسند ہونا اس سے معلوم ہوا (ویؤیدہ شان نزول قولہ تعالیٰ یآیھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کآفۃ (البقرہ، آیت ۲۰۸) غرض ہر بات میں اسلامی طریقہ اختیار کرنا چاہئے، دین کی باتوں میں بھی اور دنیا کی باتوں میں بھی۔ چنانچہ

عبداللہ بن عمرؓ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت تہتر فرقوں

میں بٹ جائے گی، سب فرقے دوزخ میں جاویں گے بجز ایک ملت کے۔ لوگوں نے عرض کیا اور وہ فرقہ کونسا ہے (جو دوزخ سے نجات پاوے گا) آپ نے فرمایا جس طریقہ پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ (ترمذی)

فائدہ: طریقہ سے مراد واجب طریقہ ہے جس کے خلاف دوزخ کا ڈر ہے اور آپ نے اس طریقہ میں کسی چیز کی تخصیص نہیں فرمائی تو اس میں دین کی باتیں بھی آ گئیں اور دنیا کی بھی۔ البتہ کسی چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا طریقہ ہونا اور اس کا واجب ہونا کبھی قول سے معلوم ہوتا ہے کبھی فعل سے کبھی نص یعنی (صاف عبارت) سے کبھی (اجتہاد اور) اشارہ سے جس کو صرف عالم لوگ سمجھ سکتے ہیں عام لوگوں کو ان کے اتباع سے چارہ نہیں اور بدوں ان کے اتباع کے غیر عالم لوگوں کا دین بچ نہیں سکتا۔

ختم کلام۔ جس قسم کے اعمال کی فہرست کا دیباچہ میں ذکر ہے ان میں اس وقت جس عمل کو سوچتا ہوں وہ ان پچیس حصوں میں پاتا ہوں اجمالاً یا تفصیلاً۔ اس لئے رسالہ کو ختم کرتا ہوں، البتہ اگر ذوقاً کسی کے ذہن میں اور کوئی عمل آوے یا ان میں سے کسی حصہ کی تفصیل مصلحت معلوم ہو وہ اس کا ضمیمہ بن سکتا ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے پہنچاتے رہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (بخاری)

ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے احکام میں چالیس حدیثیں محفوظ کر کے میری امت پر پیش کر دے اللہ تعالیٰ اُس کو فقیہ کر کے اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ (بیہقی)

الحمد للہ کہ ان حصوں میں نوے سے زائد آیتوں کی اور غیر مکرر و مرفوع تین سو چالیس سے زائد حدیثوں کی تبلیغ ہوگئی۔ اگر کوئی ان حصوں کو چھپوا کر تقسیم کرے یہ ثواب اس کو بھی ملے گا۔

امتیازِ قومی

(یعنی اپنا لباس اپنی وضع، اپنی بول چال، اپنا برتاؤ وغیرہ غیر مذہب والوں سے الگ رکھنا) دوسری قوموں کی وضع و عادات بلا ضرورت اختیار کرنے کو شریعت نے منع کیا ہے پھر ان میں بعضی چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیات نہ بھی رہے تب بھی گناہ رہیں گی جیسے ڈاڑھی منڈانا یا حد سے باہر کترانا یا گھٹنوں سے اونچا پائجامہ یا جانگیہ پہننا کہ ہر حال میں ناجائز ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اس کی بُرائی کرے تو پھر گناہ سے گذر کر کفر ہو جاوے گا۔ اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے ان کی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہ رہیں گی اور خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہ ہو کہ یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے جیسے انگرکھا یا اچکن پہننا۔ مگر جب تک یہ خصوصیت ہے اس وقت تک منع کیا جاوے گا جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا یا گرگابی پہننا یا دھوتی باندھنا یا عورتوں کو لہنگا پہننا۔ پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں جیسے کوٹ پتلون وغیرہ یا قومی وضع کی طرح ان کی عام عادت ہے جیسے میز کرسی پر یا چھری کانٹے سے کھانا۔ اس کے اختیار کرنے سے تو صرف گناہ ہی ہوگا کہیں کم کہیں زیادہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکانا یا سر پر چوٹی رکھ لینا یا جنیو باندھ لینا یا ماتھے پر قشقہ لگا لینا باجے پکارنا وغیرہ۔ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی وضع ہیں گو ان کی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا کوئی حلال دوا یا مختلف سواریاں یا ضرورت کے بعضے نئے آلات جیسے ٹیلیگراف یا ٹیلیفون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جن کا بدل ہماری قوم میں نہ ہو ان کا برتنا جائز ہے نہ کہ گانے

بجانے کی چیزیں جیسے گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ۔ مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نہ کریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں اور مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں خواہ دنیا کے رنگ میں ہوں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے۔ گو کافروں کی وضع سے کم سہی بلکہ مرد کو عورت کی وضع اور عورت کو مرد کی وضع بنانا گناہ ہے۔ پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی زیادہ گناہ ہوگا اگر ادھوری بنائی اس سے کم ہوگا اور اس سے یہ بھی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ یہ مسئلہ جس طرح شرعی ہے اسی طرح عقلی بھی ہے کیونکہ مرد کے لئے زنانہ وضع بنانے کو ہر شخص عقل سے بھی بُرا سمجھتا ہے حالانکہ دونوں مسلمان اور صالح ہیں تو جہاں مسلمان اور کافر کا فرق ہو یا صالح و فاسق کا فرق ہو وہاں کافر یا فاسق کی وضع بنانے کو کس کی عقل اجازت دے سکتی ہے۔ اب کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں۔

جیسی اوپر مثالیں لکھی گئیں اور بعضی تبدیلی صورت کا سنوارنا ہے اور واجب ہے جیسے لبیں ترشوانا ناخن ترشوانا بغل اور زیر ناف کے بال لینا اور بعضی تبدیلی جائز ہے جیسے مرد کو سر کے بال منڈا دینا یا کٹا دینا یا ڈاڑھی کا جو حصہ ایک مٹھی سے زیادہ ہو کٹا دینا اور اس کا فیصلہ شریعت سے ہوتا ہے نہ کہ رواج سے کیونکہ اول تو رواج کا درجہ شریعت کے برابر نہیں دوسرے ہر جگہ کا رواج مختلف پھر وہ ہر زمانے میں بدلتا بھی رہتا ہے۔

۲۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ظالموں (یعنی نافرمانوں) کی طرف (باعتبار دوستی یا شرکت اعمال واحوال کے) مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے۔ (ہود۔آیت ۱۱۳)

فائدہ: یہ یقینی بات ہے کہ اپنی وضع و طریقہ چھوڑ کر دوسرے کی وضع اور طریقہ خوشی سے تب ہی اختیار کرتا ہے جب اسکی طرف دل جھکے اور نافرمانوں کی طرف جھکنے پر دوزخ کی وعید فرمائی ہے، اس سے صاف ثابت ہوا کہ ایسی وضع اور طریقہ اختیار کرنا گناہ ہے۔

دُعا کیجئے

یا اللہ! تمام ممالک اسلامیہ میں پھر اسلام کی حیات طیبہ عطا فرما دیجئے۔ ان کی اعانت ونصرت فرمایئے۔

یا اللہ! یہ ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اس کو گمراہیوں سے بچایئے۔ ہر قسم کے فواحش ومنکرات سے جو رائج الوقت ہو رہے ہیں۔ ان سے محفوظ رکھئے۔

یا اللہ! ہمارے قلوب کی صلاحیتیں درست فرما دیجئے' ایمانوں میں تازگی عطا فرما دیجئے۔ تقاضائے ایمان بیدار فرما دیجئے ہمارے دلوں میں گناہوں سے نفرت پیدا فرما دیجئے' غیرت پیدا فرما دیجئے۔

یا اللہ! ہمیں ظاہری وباطنی ہلاکت سے بچالیجئے اور اپنی مغفرت ورحمت کا مورد بنا دیجئے اور عذاب نار سے بچالیجئے۔

یا اللہ! اپنے محبوب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے حشر میں ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرمایئے۔ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ نصیب فرمایئے ہمارے ظاہر کو بھی پاک کر دیجئے اور باطن کو بھی پاک کر دیجئے۔

چہل حدیث متعلقہ فضائل

درود شریف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

(۱) جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درود بھیجیں اس پر خدائے کریم درود بھیجتا ہے اور جس پر خدائے کریم درود بھیجے تو اس پر تو دنیا کی ہر چیز درود بھیجتی ہے۔

(۲) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نگراں فرشتوں (کراماً کاتبین) کو حکم فرما دیتے ہیں کہ تین دن تک اس شخص کا کوئی گناہ (صغیرہ) نہ لکھو۔

(۳) جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درود سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیتے ہیں جس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور ایک مغرب میں اور اس کی گردن اور اس کا سر عرش کے نیچے ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا تو بھی اپنے بندے پر رحمت نازل فرما جب تک وہ تیرے نبی پر درود بھیج رہا ہے۔''

(۴) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو دس بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو سو بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور جو ہزار بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں عذاب نہ دے گا۔

(۵) جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں دس نیکیاں لکھتے ہیں اس کی دس بُرائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کرتے ہیں۔

(۶) فرمایا کہ:۔ ایک دن (حضرت) جبریل میرے پاس آئے اور بولے کہ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس ایک ایسا مژدہ لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس بھی نہیں لایا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر تین بار درود پڑھے گا تو اگر وہ کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جائے گی اس وقت (آپ یہ سن کر) اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔''

(۷) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس بار درود بھیجے گا تو اس کے چالیس سال کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔''

(۸) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ (صغیرہ) معاف فرما دیں گے۔''

(۹) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے اور اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ جس وقت قبر میں دفن کیا جائے تو وہ فرشتہ اس شخص کو جنت کی خوشخبری سنا دے جس طرح تم لوگ اپنے کسی (باہر سے آنے والے) بھائی کے لئے تحفہ لے کر جاتے ہو۔''

(۱۰) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص مجھ پر ایک دن میں سو بار درود بھیجتا ہے تو اس دن اس کی سو ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔''

(۱۱) فرمایا کہ:۔ ''مجھ سے زیادہ قریب تم میں سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔''

(۱۲) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھ لے اسے مرنے سے پہلے ہی جنت کی خوشخبری دے دی جائے گی۔''

(۱۳) فرمایا کہ:۔ ''(حضرت) جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ جب بھی کوئی شخص آپ پر درود شریف بھیجتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔''

(۱۴) فرمایا کہ:۔ ''وہ دعا جو میرے درود کے بعد ہو وہ نامقبول نہیں ہوتی ہے۔'' (یعنی ضرور قبول کر لی جاتی ہے)

(۱۵) فرمایا کہ:۔ ''مجھ پر درود بھیجنا پل صراط کے لئے نور و روشنی ہے وہ شخص دوزخ میں نہ داخل ہوگا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے۔''

(۱۶) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص مجھ پر درود بھیجنا اپنی عبادت مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی ضرورت پوری فرما دے گا۔''

(۱۷) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو جنت کا راستہ بھٹک جائے گا۔''

(۱۸) فرمایا کہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہوا میں ہیں جن کے ہاتھوں میں نورانی کاغذ ہیں (وہ فرشتے) مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر درود کے سوا اور کچھ نہیں لکھتے۔''

(۱۹) فرمایا کہ:۔ ''اگر کوئی بندہ قیامت میں ساری دنیا والوں کی برابر نیکیاں لے کر آئے مگر اس میں مجھ پر درود نہ ہو تو وہ ساری نیکیاں مردود ہو جائیں گی مانی نہ جائیں گی۔''

(۲۰) فرمایا کہ:۔ ''میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔''

(۲۱) فرمایا کہ:۔ ''جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود استعمال کیا تو فرشتے اس پر برابر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا۔''

(۲۲) فرمایا کہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (گماشتے) زمین میں گشت لگاتے رہتے ہیں جو مجھ کو میری امت کا درود پہنچاتے ہیں تو میں ان کے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔''

(۲۳) فرمایا کہ:۔ ''جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا میں روز قیامت اسکا شفیع اور سفارشی بنوں گا اور جو مجھ پر درود نہ بھیجے گا تو اس سے

بے تعلق ہوں۔"

(۲۴) فرمایا کہ:۔"قیامت میں ایک جماعت کے لئے جنت کا حکم ہوگا وہ لوگ راستہ بھٹک جائیں گے (حضرات صحابہ کرامؓ) نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے (دنیا میں) میرا نام سنا اور مجھ پر درود نہیں بھیجا۔"

(۲۵) فرمایا کہ:۔"ایک شخص کے حق میں دوزخ کا حکم کیا جائے گا تو میں کہوں گا اسے میزان (ترازوئے حشر) کی طرف لوٹا لاؤ تب میں ایک چیز جو (بہت چھوٹی) چیونٹی جیسی میرے پاس ہوگی اس کے لئے ترازو میں رکھوں گا اور وہ چیز مجھ پر درود ہوگی پھر تو اس کی ترازو جھک جائے گی اور اعلان کر دیا جائے گا کہ فلاں شخص خوش قسمت ہو گیا۔"

(۲۶) فرمایا کہ:۔"جس محفل میں بھی لوگ جب کبھی اکٹھے ہوئے ہوں اور مجھ پر درود پڑھے بغیر متفرق و منتشر ہو گئے ہوں تو یہ لوگ ان لوگوں کی طرح ہیں جو کسی میت کے پاس سے متفرق ہو گئے ہوں اور اسے غسل نہ دیا گیا ہو (جس طرح میت کے لئے غسل ضروری ہے اسی طرح ہر محفل میں درود پڑھنا بھی ضروری ہے) ورنہ وہ محفل اس میت کی مانند ہوگی جسے غسل نہ دیا گیا ہو۔"

(۲۷) فرمایا کہ:۔"اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور اسے تمام مخلوق کے نام دے دیئے ہیں تو اب قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ مجھے اس کے نام کے ساتھ پہنچائے گا اور وہ کہے گا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلانی کے بیٹے فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

(۲۸) فرمایا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا گناہ کو اتنا زیادہ مٹاتا ہے کہ تختی کی روشنائی کو پانی بھی اتنا نہیں مٹاتا ہے۔"

فرمایا کہ:۔"اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس سے بھی زیادہ قرب ہو جاؤں جتنا کلام زبان سے اور روح بدن سے قریب ہے تو پھر تم نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔"

(۲۹-۳۰) فرمایا کہ:۔"ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا حکم دیا جس پر اللہ تعالیٰ کو غضب آ گیا تھا مگر اس فرشتہ کو کچھ رحم آ گیا اور اس نے تعمیل حکم (شہر کو اکھیڑ پھینکنے میں جلدی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کو اس فرشتہ پر بھی غصہ آ گیا اور اس کے بازو توڑ دیئے۔ حضرت جبریلؑ اس کے پاس سے گذرے تو اس نے اپنی تکلیف بیان کی جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق سوال کیا تو...... اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے چنانچہ اس فرشتے نے درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصور معاف فرما دیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکت سے اس کے بازو اسے واپس کر دیئے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:۔

(۳۱) فرمایا "جس شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود پڑھا اور دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کی نماز قبول کر لی جائے گی اس کی ضرورت پوری کی جائے گی اور اس کی دعا رد نہ کی جائے گی۔"

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پر درود بھیجنے کے متعلق سوال کیا تو:

(۳۲) آپ نے فرمایا کہ:۔"مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو اور (یوں) کہو "اللھم صل علےٰ محمد وعلےٰ ال محمد"

(مطلب یہ ہے کہ درود شریف میں آپ کے نام نامی کے ساتھ آل واصحاب کو بھی شامل کرلیا جائے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۳۳) فرمایا کہ:۔"مجھ پر درود بھیجتے رہا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے حق میں زکوٰۃ ہے (اس سے تمہارے ایمان و اسلام کی صفائی ہوتی رہے گی) اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرتے رہا کرو۔" جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمار کھا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے:

(۳۴) فرمایا کہ:۔"اس شخص کی نماز نہیں (مکمل) جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا ہو۔"

(۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔"اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔"جس شخص نے درود بھیجنے کی صورت میں یوں کہہ دیا کہ "جزى الله عنا محمداً خيراً يا جزى الله نبينا محمداً بما هو اهله۔"

(اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری جانب سے جزائے خیر دے یا اللہ تعالیٰ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزا دے جوان کی شایان شان ہو) تو اس شخص نے اپنے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو تھکا دیا وہ اس مختصر سی دعا کی تفصیل لکھتے لکھتے تھک جائیں گے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۳۷) فرمایا کہ:۔"اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو (جس طرح قبر میں رہنے والے عبادت نہیں کرتے اسی طرح تم بھی اپنے گھروں میں بھی) مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو کیونکہ تم کو چاہئے جہاں بھی رہو۔ تمہارے درود مجھ تک پہنچتے رہیں۔"

(۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔"جب بھی کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتے ہیں تا کہ اس کے درود کا جواب دوں (روح لوٹانے کا مطلب علماء نے یہ بتایا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ حق میں مشغول رہتے ہیں اور درود کی خبر پا کر درود بھیجنے والے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔)

(۳۹) فرمایا کہ:۔"روز قیامت تم میں سے وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا رہا ہوگا۔"

(۴۰) فرمایا کہ:۔"جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں سامنا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے کیونکہ وہ شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا تو کبھی تنگدست نہ ہوگا اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اس کی تمام غلطیاں معاف کردی جائیں گی اور ہمیشہ خوش خرم رہے گا۔ اس کی دعا قبول ہوگی اس کی تمنائیں پوری ہوں گی دشمن کے خلاف اس کی مدد کی جائے گی اور وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو جنت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہوں گے۔"

(گوہر مقصود- از: حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب رومی مدظلہ العالی) مفتی شہر آگرہ-ہند

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحمت بھیجتے ہیں،
اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (تاکہ ان کا حق عظمت ادا ہو)
درود وسلام پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔

درود ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (صحاح ستہ)

یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح اور سب سے افضل ہے۔ (ص ۲۰)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ

فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ
وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اس کو خواب میں حضور کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت ہوگی۔ (ص ۴۷)

مسجد میں آنے اور جانے پر درود

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں جاتے یا مسجد سے نکلتے تو
یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (ص ۵۵)

دوزخ سے نجات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت خلاد رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرتے تھے
ان کے انتقال کے بعد ان کے تکیہ کے نیچے سے ایک کاغذ ملا جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ
خلاد بن کثیرؒ کے لئے دوزخ سے آزادی کا پروانہ ہے۔ (۱۸۳)

جنت میں ٹھکانہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ

النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت میں اُس کا ٹھکانہ دِکھادیا جائے گا۔ (ص ۸۲)

اَسی سال کی عبادت کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ

النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

جمعہ کے دن جہاں نمازِ عصر پڑھی ہو اُس جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے سے اَسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اَسی سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (فضائل درود)

پریشانیاں دُور ہوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ

النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ صَلَاۃً تُحَلُّ

بِہِ الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ

یہ درود شریف بار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرما دیتے ہیں۔ (ص ۱۱۴)

مغفرت کا ذریعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

امام اسماعیل بن ابراہیم مزنیؒ نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو اُنہوں نے جواب دیا اس درود شریف کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور عزت و احترام سے جنت میں لے جانے کا حکم دیا۔ (زادالسعید)

ایمان کی حفاظت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں اس درود شریف کا وِرد رکھے تو اُس کا ایمان جانے سے محفوظ ہوگا۔ (ص ۱۵۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً

جو شخص نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ۳۳۔۳۳ بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اُس شخص کی قبر کے اور روضۂ اقدس کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی اور روضۂ اقدس کی راحت اس کو نصیب ہوگی۔ (ص ۱۵۳)

ثواب میں سب سے زیادہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ درود شریف پڑھنے میں چھوٹا اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے، جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ اس کو پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (ص ۱۵۳)

ہر درد کی دوا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہر درد اور بیماری دور ہونے کے لئے اول و آخر مذکورہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں مع بسم اللہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ (ص ۱۶۰)

قرض کی ادائیگی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

ظہر کی نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھنے والے کو تین باتیں حاصل ہوں گی۔

۱۔ کبھی مقروض نہ ہوگا۔

۲۔ اگر قرض ہوگا تو وہ ادا ہو جائے گا خواہ جتنا بھی قرض ہو۔

۳۔ قیامت کے دن اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔ (ص۱۶۲)

درود باعثِ زیارت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ

جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اس کو خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ پانچ یا سات جمعہ تک پابندی سے اسکو پڑھیں۔ (ص۱۶۲)

جنت کے پھل

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

جو شخص روزانہ اس درود شریف کی پابندی کرے وہ جنت کے خاص پھل اور میوے کھائے گا۔ (ص۱۷۳)

ہزار دن تک ثواب ملنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّجَزَاهُ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے تو ثواب لکھنے والے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اُس کا ثواب لکھیں گے۔ (ص۱۷۷)

تمام درودوں کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذِكْرِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ

یہ درود شریف پڑھنا حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سارے درود بھیجنے کے برابر ہے۔ (ص۱۹۰)

عرشِ عظیم کے برابر ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اس درود شریف کے پڑھنے والے کو آسمان و زمین بھر کر اور عرشِ عظیم کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ص۱۸۲)

دنیا و آخرت کی برکات کا حصول

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

دنیا اور آخرت کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے اپنے وظائف و معمولات کے ختم پر یہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ (ص۱۹۲)

چاند کی طرح چہرہ ہونا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلٰوتِكَ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَّارْحَمِ النَّبِيَّ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَّحْمَتِكَ شَيْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس درود شریف کے پڑھنے والے کا چہرہ پل صراط سے گزرتے وقت چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ (ص۱۷۵)

کامل دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ
عَلَیْهِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْهِ

حضرت انسؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسا درود شریف دریافت کیا جس کو کامل درود شریف کہا جا سکے تو آپؐ نے درودِ بالا تلقین فرمایا۔ (ص ۴۴)

قُربِ خاص کا ذریعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ایک روز ایک شخص کو اپنے اور حضرت صدیق اکبرؓ کے درمیان بٹھایا، صحابہؓ کو اس پر تعجب ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ شخص مجھ پر مذکورہ درود شریف پڑھتا ہے۔ (ص ۵۰)

اسی سال کے گناہ معاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو شخص اسی ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف فرما دیں گے۔ (ص ۱۶۶)

بڑا جام کوثر عطا ہونا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ

وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض کوثر سے بڑے پیالے کے ساتھ پانی نوش کرے، اس کو چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ (ص ۹۰)